تِلْكَ اٰیٰتُ اللّٰہِ نَتْلُوْهَا عَلَیْکَ بِالْحَقِّ ؕ

جمالِ ضمیر الحق

مُحمّد حنیف چشتی
(فاضل بھیرہ شریف)

مکتبہ سراجیہ
چک نمبر 656/7 گ ب بچیانہ
0301-7274502

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
تِلۡکَ اٰیٰتُ اللّٰہِ نَتۡلُوۡھَا عَلَیۡکَ بِالۡحَقِّ ؕ
(البقرہ 252)

جمالِ ضمیر الحق

محمد حنیف چشتی
فاضل بھیرہ شریف

مکتبہ سراجیہ
چک نمبر 656/7 گ ب بچیانہ 0301,7274502

نام کتاب: **جمال ضمیر الحق**

مرتب: ابوالاحسان **محمد حنیف چشتی قادری**

فاضل بھیرہ شریف ضلع سرگودھا۔ 0302.5661207

کمپوزنگ: حافظ محمد احسان احمد چشتی، راولپنڈی

پروف ریڈنگ: مقبول احمد عطاری قادری، لاہور

محمد سعید چشتی، کوٹ عبدالمالک، محمد جواد عرفان چشتی

پرنٹنگ: راشد پرنٹرز داتا گنج بخش مارکیٹ لاہور

مطبع: مکتبہ سراجیہ چک نمبر 656/7 گ ب بچیانہ

تعداد: ایک ہزار (1000)

تاریخِ اشاعت: اگست 2016ء ۔ ہدیہ : 250

رابطے کے لیے

☆ سیّد زین العابدین شاہ بخاری، ڈنگہ روڈ کھاریاں۔ 0300,5412658

☆ حافظ محمد احسان احمد چشتی ڈھوک رتہ امرال راولپنڈی، 0306,5532336

☆ مرکز جماعتِ سراجیہ ظہور ہال پیپلز کالونی (ا) فیصل آباد، 041,8536486

☆ ڈاکٹر حافظ محمد یونس چشتی چک نمبر 656/7 گ ب بچیانہ 0301.7274502

☆ ضیاء القرآن پبلی کیشنز داتا گنج بخش روڈ لاہور۔ 042.7221953

☆ منہاج القرآن سیل سنٹر تاج پلازہ، شکر گڑھ۔ 0300.3338934

☆ احمد بک کارپوریشن کمیٹی چوک راولپنڈی۔ 0300.5512538

☆ آستانہ عالیہ سیفیہ، جامع مسجد مبارک الٰہ آباد راولپنڈی 032.15255954

☆ محمد سعید چشتی ہجویری سٹریٹ مکان نمبر 35 کوٹ عبدالمالک 0321.5552030

مناجات

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر

روزِ محشر عذر ہائے مَن پذیر

ور حسابم را تو بینی ناگزیر

از نگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پنہاں بگیر

﴿محمد رمضان عطائیؒ ۔ ڈیرہ غازی خان﴾

﴿عطیہ: حکیم الامت ڈاکٹر محمد اقبالؒ﴾

اجمالی تعارفِ ابواب

جمالِ ضمیر الحق

مثلِ کلیم ہو اگر معرکہ آزما کوئی
اب بھی درختِ طور سے آتی ہے بانگِ لاتخف
خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوہ دانشِ فرنگ
سرمہ ہے میری آنکھ کا خاکِ مدینہ ونجف

﴿حکیم الامت ڈاکٹر محمد اقبالؒ﴾

فہرست

فہرست

فہرست

فہرست

فہرست

علم اور علماء کی فضیلت

عَنْ مُعَاوِيَةَ ؓ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ : مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ ، وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ " وَّاللّٰهُ يُعْطِي . مُتَّفَقٌ " عَلَيْهِ ، وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيُّ . (اَلْمِنْهَاجُ السَّوِيُّ مِنَ الْحَدِيْثِ النَّبَوِيِّ . شَيْخُ الْاِسْلَامِ اَلدُّكْتُوْرُ مُحَمَّد طَاهِرُ الْقَادِرِيُّ ، فَصْلٌ " فِي فَضْلِ الْعِلْمِ وَالْعُلَمَآءِ . رَقَمُ الْحَدِيْثِ 1/461)

"حضرت معاویہ ؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، اُسے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرما دیتا ہے، اور میں تو بس تقسیم کرنے والا ہوں جب کہ دیتا اللہ تعالیٰ ہے۔

اللہ تعالیٰ کے دوست

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ o اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ o لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ o

(یونس 10:62 تا64)

خبردار! بے شک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ وغمگین ہوں گے۔(وہ) ایسے لوگ ہیں جو ایمان لائے اور (ہمیشہ) تقویٰ شعار رہے۔ان کے لیے دنیا کی زندگی میں (بھی عزت ومقبولیت کی) بشارت ہے اور آخرت میں (بھی مغفرت وشفاعت کی/یا دنیا میں بھی نیک خوابوں کی صورت میں پاکیزہ روحانی مشاہدات ہیں اور آخرت میں بھی حسنِ مطلق کے جلوے اور دیدار)، اللہ کے فرمان بدلا نہیں کرتے یہی وہ عظیم کامیابی ہے۔

عرفان القرآن۔مترجم: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

انتساب

یہ نگارشات اس ہستی کے نام ہیں جو حینِ حیات علم وعمل، ذکر وفکر اور اتحادِ اُمتِ مسلمہ کے لیے مقدور بھر جدُّ جُہد کرتے رہے۔وہ ہیں:

وارثِ مسندِ چشتیاں، شیخِ بزمِ سالکاں،

امیرِ قافلہِ عارفاں، حضرت میاں الشّاہ

مُحمّد ضمیرُ الحق

چشتی صابری سراجی

رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ

(1926ء ☆ 2015ء)

حسن فکر

مترجم کتبِ کثیرہ محترم جناب حضرت علّامہ مولانا **ظفر اقبال کلیار**

فاضل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ!

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ o (یونس 10:63)

بزرگانِ دین کے سوانح لکھنا اتنا مشکل نہیں جتنا ان پر تبصرہ کرنا مشکل ہوتا ہے۔ کہتے ہیں محبت اندھی ہوتی ہے، اگر اندھی نہ بھی ہو تو محبت کی آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے وہ عام آنکھ سے اوجھل رہتا ہے۔ مشائخ کرام کے بارے میں عام طور پر مریدین اور ان سے محبت کرنے والے بعض اوقات میں ایسی باتیں کہہ اور لکھ جاتے ہیں جن کی توجیہ کرنا مشکل ہوتا ہے۔ اہلِ ایمان و محبت کے لیے ایسی باتوں کا انکار اس سے بھی کہیں مشکل ہوتا ہے۔

حضرت علّامہ مولانا **محمد حنیف چشتی** مَدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی نے اپنی تصنیف کردہ کتاب **انوار سراجیہ** پڑھنے کو دی۔ میں نے اسے ایک روایتی تذکرہ سمجھتے ہوئے ایک طرف رکھ دیا، اسے کوئی خاص توجہ نہ دی۔ اچانک دل میں خیال آیا، اگر حضرت نے پوچھ لیا کہ کتاب کیسی ہے؟ تو کیا جواب دوں گا؟ بے دلی سے ورق گردانی شروع کر دی، یوں محسوس ہونے لگا کہ ایک اَن دیکھی قوّت مجھے اپنی طرف کھینچتے اور جکڑتے جا رہی ہے۔ میں گنہگار ضرور ہوں لیکن کافر نہیں کہ روحانی کیفیات کو محسوس نہ کر سکوں، کچھ ہی لمحوں میں اپنے آپ کو کتاب کی مکمل گرفت میں محبوس پا رہا تھا۔ شُستگی، بے تکلّفی، جملوں کا باہمی اِرتباط، گفتگو کا سلیقہ اور اِفراط و تفریط سے بچتے ہوئے عالمانہ اور محقّقانہ انداز میں واقعات کا بیان مجھے محبت وعقیدت کے قفس میں گرفتار کرتا چلا گیا، بے ساختہ میرے دل نے گواہی دی:

حُسن جس رنگ میں ہوتا ہے جہاں ہوتا ہے

اَہلِ دل کے لیے سرمایہ جاں ہوتا ہے

حسن و دل کشی پھول کی صورت میں ہو، بادِ صبا کے جھونکوں کی صورت میں ہو، دہکتے گال اور رُخسار کی صورت میں ہو، بلند بینی اور عقل کے نور سے چمکتی نیم باز آنکھوں کی صورت میں ہو، حرف و صَوت کی صورت میں ہو، آواز و آہنگ کی صورت میں ہو، کسی بھی صورت میں ہو دل بے ساختہ اس کی طرف کھنچا چلا جاتا ہے۔ **انوار سراجیہ** حرف و صَوت، عشق و محبت اور عقیدت نیاز مندی کی صورت میں مجسّمہِ حسن کتاب ہے، اس پر مجھ جیسے شخص کا جو حسن پرستی کے حوالے سے ہمیشہ بدنام رہا ہے، اس کی طرف کھنچ جانا، اس کا گرویدہ ہو جانا اور علم و ادب کے تقاضوں کو پسِ پشت ڈالتے ہوئے اس کے مشمولات کو اُصولِ محبت کے ساتھ قبول کر لینا کوئی جرم و گناہ نہیں ہے۔

ویسے بھی مصنفِ علاّم نے جو کچھ لکھا ہے سچ لکھا ہے، جھوٹ بولنا ان کے بس کی بات نہیں، یہ بہت مشکل کام ہے، آپ میری جَلوت وخَلوت کے ساتھی ہیں، میرے کلاس فیلو ہیں، میری محبتوں اور علمی نوک جوک کا ہدف رہے ہیں، مجھ سے زیادہ بھلا اُنہیں کون جانتا ہے؟ آپ نے نہایت اخلاص، علمی اُصولوں کو پوری طرح ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اپنے عظیم المرتبت مشائخ کرام کے حالات قلم بند کیے ہیں، ان میں مبالغہ نہیں، بے جا تعریف نہیں، محض کرامات کا تذکرہ نہیں، انسان کو انسان کے جامے میں دکھایا گیا ہے۔ ان کے اَخلاقِ حمیدہ، شب زندہ داریوں، محبتوں اور دین کے لیے کی جانے والی کاوشوں کا تذکرہ ہے۔

زیرِ نظر کتاب **جمال ضمیر الحق** اُس کتاب کا گویا تتمہ اور تکملہ ہے جو تین ابواب اور دوسو چالیس (240) صفحات پر مشتمل ہے۔

☆ پہلے باب میں حضور قبلہ میاں محمد ضمیر الحق چشتی ؒ کی زندگی کے حالات و واقعات اور علمی خدمات کا تذکرہ بہت ہی دل نشیں انداز میں کیا گیا ہے۔

☆ دوسرے باب میں اُن کی یادِ آخرت، علالتِ طبع، سفرِ آخرت، تدفین اور چہلم کے موقع پر کیے جانے والے علمائے کرام کے خطابات کا خلاصہ تحریر کیا گیا ہے۔ جس سے عوام کے

ذہن میں چہلم کے بارے میں پائے جانے والے کئی سوالات کا جواب بھی دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ نئے منتخب ہونے والے سجّادہ نشین جناب صاحبزادہ ڈاکٹر مسرور الحق شہزاد چشتی مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی کا اس روحانی خانقاہ کے لیے بہترین خدمت کا عزمِ مصمّم بھی ذکر کر دیا گیا ہے۔

☆ تیسرے اور آخری باب میں حضرت قبلہ میاں صاحبؒ کے روز مرّہ کے روحانی معمولات، اوراد و وظائف اور خلقِ خدا کو پہنچنے والے فیوض و برکات کا ذکر ہے۔

مصنفِ علّام نے اِفراط و تفریط سے بچتے ہوئے ان تمام اُمور کو بہت عالمانہ اُسلوب میں علمی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے بیان فرمایا ہے۔ یوں یہ کتاب ایک روایتی تذکرے کی بجائے ایک مفید اور سنجیدہ تحریر بن گئی ہے جس سے سالکانِ راہِ طریقت آسانی سے اِستفادہ کر سکتے ہیں۔ بزرگانِ دین کے حالات و واقعات کو پڑھ کر قارئین کے دل میں عشق و محبت کی چنگاری سلگ سکتی ہے۔ ان کے دل میں یہ جذبہ اور حوصلہ پیدا ہو سکتا ہے کہ انسان ستاروں پر کمندیں ڈال سکتا ہے اور مٹی کا یہ پُتلا رشکِ ملائک بننے کے قابل ہے۔ مصنف نے واقعات کو اس حقیقت پسندانہ انداز میں بیان فرمایا ہے کہ یہ عجوبہ بننے کی بجائے ایک کھلی حقیقت اور قابلِ تقلید و اتباع نمونہ نظر آتے ہیں۔

بزرگانِ دین جو انبیاء کے حقیقی وارث ہوتے ہیں، ان کی تعلیمات اور سیر کو نسلِ نَو کی روحانی تربیّت کے لیے اسی انداز میں پیش کرنے ضرورت ہے تا کہ لوگ ان کی حیاتِ طیّبہ سے مستفید ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی قربتوں کا سفر جاری رکھ سکیں اور انسان کی حقیقی عظمتوں کو سمجھنے کے قابل ہو سکیں۔

صالحین کی ہم نشینی پر فخر گناں ایک گنہگار

ظفر اقبال کلیار

7 جون 2016ء بمطابق یکم رمضان المبارک 1437ھ

☆☆☆

وارثِ مسندِ چشتیاں، شیخِ بزمِ سالکاں،

امیرِ قافلۂ عارفاں، حضرت میاں الشّاہ

مُحمّد ضمیرُ الحق

چشتی صابری سراجی

رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعالیٰ عَلَیہِ

(1926ء 2015ء)

آستانہ عالیہ چشتیہ صابریہ سراجیّہ ظہور ہال

پیپلز کالونی (ا) فیصل آباد

❁❁❁❁❁

شوق میری لَے میں ہے شوق میری نَے میں ہے

نغمۂ **اللہ ھُو** میرے رگ و پے میں ہے

(اقبالؒ)
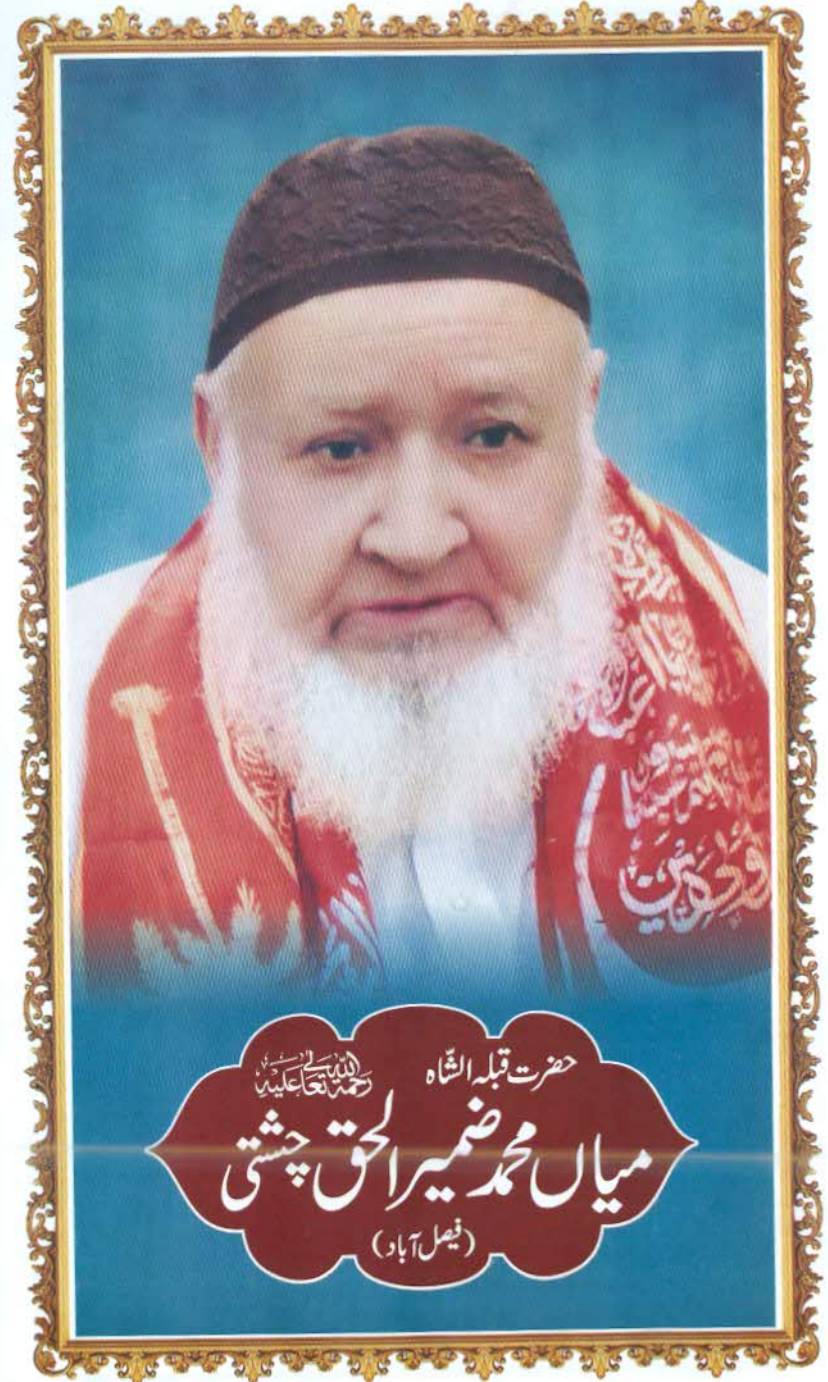
باب اوّل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمالِ ضمیر الحق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نبیرہ سراج الحق، نقشہ نقشِ ظہورُ الحق حضرت میاں

اَلشّاہ مُحمّد ضمیرُ الحق چشتی

رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالیٰ عَلَیْہِ (1926ء 2015ء)

آستانہ عالیہ صابریہ سراجیّہ ظہور ہال فیصل آباد

اللہ کریم نے دنیا میں کچھ بندے ایسے بھی پیدا کیے ہیں جو اپنا آرام و سکون تج کر کے اپنے معاشرے کے محتاجوں، ناداروں، کمزوروں، پسے ہوئے اور ضرورت مندوں کی ضروریات کی تکمیل میں اپنے تمام تر وسائل خرچ کرتے ہیں۔ کسی کا بے چین ہونا اِن کی نیند اُچاٹ کر جاتا ہے۔ اُن کی ضرورت پھر اُن کی نہیں اِن کی بن جاتی ہے، دکھیوں کے ساتھ زندہ رہنا اور ان کے دکھ بانٹنا اُن کو پسند ہوتا ہے، غریب کی پیشانی پر غربت کے شکن دور کرنا ان کا اوڑھنا بچھونا بن جاتا ہے، ایسے کریم و شفیق افراد میں سے ایک میرے ممدوح وارث وراثتِ خواجہ سراج الحق "، نقشہ نقشِ سراج سالکاں "، مطلعِ علم کے روشن ماہتاب، داعیِ شمعِ علم حضرت میاں **الشّاہ محمد ضمیر الحق چشتی** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ عَلَیْہِ تھے۔

یہ وہ شخص تھے جن کی صحبت میں جاہل آئے تو وہ عالم و فاضل بن کر گئے، غریب آئے تو وہ امیر بن کر گئے، تنگ نظر اور تنگ ظرف آئے تو وسیع النظر اور وسیع الظرف بن کر گئے، جو اپنی جیب سے دوسروں پر خرچ کر کے فرحت و انبساط محسوس کرتے تھے، اس کو ایمان کا حصہ، عبادت اور نیکی خیال کرتے تھے۔

ولادت باسعادت

شیخ المشائخ حضرت پیر الشاہ محمد ظہور الحق (م۔1984ء) نَوَّرَاللّٰہُ مَرْقَدَہٗ کے گھر 1926ء میں جس خوش نصیب بچے نے آنکھ کھولی اس کا نام **محمد ضمیر الحق** رکھا گیا، یہ نام حق کی خفیہ اور پوشیدہ امانتوں کا امین بننے کی طرف اشارہ کرتا ہے، گویا یہ معنیٰ اپنی معنوی وسعت کے ساتھ قبلہ میاں صاحب میں موجود ہے۔ دوسروں کو اللہ کریم کے خفیہ رازوں کو تلاش کرنے اور مخلوقِ خدا کی ہمہ جہتی خدمت کے انداز میں راہِ حق کی طرف گامزن کرنے میں مصروف رہنے کا بلیغ اشارہ دیتا ہے، خاندان والوں کے لیے بہت خوشی اور اللہ کریم کا شکر بجالانے کا یہ لمحہ تھا۔

قبلہ میاں صاحب کی علمی زندگی

تعلیم و تعلّم

گھر کا ماحول تعلیمی، مذہبی اور روحانی تھا۔ قرآن پاک سے تعلیم کا آغاز کیا گیا، اس تعلیم کے ساتھ علوم متداولہ کی طرف متوجہ ہوئے، اعلیٰ تعلیم میں دو ایم اے کیے یعنی ایم اے (MA) اکنامکس 1953ء میں کیا۔ ایم اے (MA) ایجوکیشن اور ایم ایڈ (MeD) 1961ء میں کیا اور اس کے ساتھ کئی محکمانہ تعلیمی کورسز بھی کیے۔

تعلیمی اعزازات

☆1۔ اعلیٰ تعلیم اور تعلیمی وسیع تجربہ کی بنیاد پر سرگودھا بورڈ کے 1958ء میں جنرل سیکریٹری مقرر ہوئے اور بہت دیر تک یہ عہدہ آپ کے پاس رہا۔

☆2۔ آپ نے 1987ء سے ہیڈ ماسٹرز ایسوسی ایشن فیصل آباد کے بالترتیب جنرل سیکریٹری اور صدر کے عہدوں پر بھی کام کیا۔

☆3۔ صابریہ سراجیہ سکولز کے نیٹ ورک میں سے ایک صابریہ سراجیہ ہائی سکول فوارہ چوک فیصل آباد کے آپ ہیڈ ماسٹر رہے۔

☆4۔ اسی کو بعد ازیں گورنمنٹ آف پاکستان نے ہائر سیکنڈری سکول (Higher Secondry School) بنادیا، جس کے آپ ہی پرنسپل مقرر ہوئے، اس کے باوجود پڑھاتے بھی رہے، وہیں سے 11 جنوری 1988ء میں ریٹائر ہوئے۔

☆5۔ آپ صابریہ سراجیہ ہائر سیکنڈری سکول سے بطور پرنسپل ریٹائر ہونے کے بعد بھی پرائیویٹ سکولز کو رجسٹرڈ کرنے کی ٹیم کے چیئرمین رہے۔

☆6۔ فیصل آباد کی سرزمین میں سکولوں کے نیٹ ورک میں دو سکول زیادہ تر ہمیشہ کمپیٹیشنز (Compititions) یعنی مقابلہ میں رہے ہیں۔ ایک ڈویژنل پبلک سکول (DPS) فیصل آباد ہے۔ دوسرا صابریہ سراجیہ ہائر سیکنڈری سکول فوارہ چوک فیصل آباد، جس کے آپ پرنسپل تھے۔ ہمیشہ بورڈ میں اوّل دوم یا سوم پوزیشنز (Positions) ان کے بچوں کی ہوتی تھیں۔ ہم نصابی سرگرمیوں میں سے حسنِ قرأت، حسنِ نعت، تقاریری مقابلہ جات، پیٹی شو، جمناسٹک، ہاکی، والی بال اور فٹ بال کی ٹیمیں بھی آپ کی سربراہی میں اعلیٰ کامیابیاں حاصل کرتی رہیں۔ آپ کے تلامذہ کو آپ کے زیرِ تربیت رہنے پر ہمیشہ فخر رہا ہے جو حکومت کے اعلیٰ مناصب پر فائز ہوئے۔

7۔ بطور اُستاد اور پرنسپل آپ کی شہرت ایک محنتی، دیانت دار، مخلص اور ماہرِ تعلیم کی حیثیت سے ہے، گویا تعلیمی میدان میں بہترین نظامت میں ڈویژن فیصل آباد کی سرزمین میں آپ کا نام ایک سند کا درجہ رکھتا ہے۔

☆8 آپ نے 1963ء تا 1965ء میں بی ٹی ایم (B T M) بورے والا ٹیکسٹائل مل کے ہائی سکول میں بطور ہیڈ ماسٹر (Head Master) اپنے تدریسی کیریئر (Teaching Carior) کا آغاز کیا۔ اس شرط پر یہ ذمہ داری قبول کی کہ بچوں کا داخلہ، رزلٹ اور اساتذہ کی تعیناتی اپنی مرضی سے کروں گا، ان شاء اللہ رزلٹ آپ کی مرضی کا ہوگا۔

☆9 بی ٹی (BT) بیچلر آف ٹیچنگ 1954ء میں پاس کیا۔

ہاورڈ یونیورسٹی سکول ایڈ منسٹریشن امریکہ کا وزٹ

صوبہ پنجاب کے محکمۂ تعلیم کو انٹیریل برائٹ سکالرشپ کے تحت امریکہ کے سکولز کا وزٹ (Visit of Amrikan Schools) کرنے کے لیے چھ (6) ماہ کے دورانیے کا 1962ء میں مطالعاتی وزٹ کا ایک نادر موقع ملا تھا۔ یہ بھی یاد رہے کہ پوری دنیا کے ممالک سے لوگ اس میں شریک ہو رہے تھے۔ پاکستان سے چھ (6) آدمیوں کے وفد میں گورنمنٹ آف پاکستان کے تعلیمی محکمے نے ضلع فیصل آباد سے **میاں محمد ضمیر الحق** (م۔1915ء) رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ عَلَیْہ کا نام تجویز کیا، چار (4) مقامات پر انٹرویو ہوا۔ ایک جملہ آپ کی سلیکشن کا ذریعہ بن گیا۔ انٹرویو لینے والی امریکی ٹیم میں سے ایک شخص نے سوال کیا کہ ہم آپ کو اس وزٹ پر اس لیے لے جا رہے ہیں کہ آپ اپنے ملک میں واپس آکر اس نظامِ تعلیم کو متعارف کروائیں، کیا آپ ہماری اُمید کے مطابق یہ کام کر سکیں گے؟ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا:

”میں واپس آکر تعلیمی ماحول میں وہ کام کروں گا جو میرے ملک کے حالات اور وسائل مجھے اجازت دیں گے۔“

فائنل سلیکشن کے بعد آپ کے بالا آفسرز نے بتایا کہ میاں صاحب! یہ ایک جملہ آپ کی سلیکشن کا ذریعہ بنا، اس سے وہ سوال کرنے والا بہت متأثر ہوا۔ اسی جملے سے آپ کے سچے پاکستانی ہونے کا عندیہ ملتا ہے۔ آپ نے دورانِ سروس یہ وزٹ (Visit) بڑی کامیابی کے ساتھ مکمل کیا۔ امریکی قوم کی تعلیمی روشن خیالی اور سکولز میں دی جانے والی تربیّت کو آپ نے قریب سے تقابلی اور تنقیدی تناظر میں دیکھا، اور ان کی صلاحیتوں کا جائزہ لیا۔ صرف تعریفی اور تقلیدِ جامد کی نظر سے ہی نہیں دیکھا کہ امریکہ بہادر سے جو ملے اس نظامِ

تعلیم کو اپنی مسلم قوم پر تجربہ کرنے کے لیے اندھا دُھند مسلّط کرنا ضروری ہے، یہ نہیں بلکہ اپنے ملکی اور اسلامی نظریاتی تناظر میں اس پورے دورے کو دیکھا اور اس کے مثبت اور منفی پہلوؤں کا صحیح جائزہ لیا۔

آپ نے سوچا کہ اس وزٹ (Visit) کی روشنی میں اسلام کا پیش کردہ تعلیمی نکتۂ نظر اور اسلامی جمہوریۂ پاکستان جو دنیا کے نقشے پر دوقومی نظریہ کی بنیاد پر حاصل ہونے والا خطۂ زمین ہے۔ اس میں پاکستانی قوم کی تعلیمی شرح بڑھانے میں کیسے فوائد حاصل کیے جا سکتے ہیں؟ اس وزٹ نے آپ کے ذہن کو وسعت دینے میں بہت مدد کی۔ واپسی پر پہلی بار عمرہ شریف یعنی حرمین شریفین کی زیارت کی سعادت حاصل کر کے وطن واپس آئے۔ حرمین شریفین میں مقیم پاکستانیوں نے ان کے ساتھ ہر ممکن مثالی اور یادگار تعاون کیا۔

یہ بات بھی یاد رہے کہ آپ کے شرکائے سفر پر سب سے زیادہ آپ کی محبت، خلوص، حسنِ سلوک اور اَخلاقِ حسنہ کا اَثر ہوا اور وہ آپ کے گرویدہ ہو گئے، وہ دل و جان سے آپ پر نثار ہونے لگے۔ ان کے دل پر اس صحبت صالحہ کے اَنمٹ نقوش ثبت ہو گئے۔ اس وزٹ کے بعد بھی اُنہوں نے باہمی ملاقات کا یہ سلسلہ عمر بھر جاری رکھا۔ ان کے ساتھ کام میں ہاتھ بٹانا اور ہر ممکن ان کی سہولت کا خیال رکھنا بھی آپ اپنا فرضِ منصبی سمجھتے تھے۔

تعلیمی شوق و ذوق

حضرت میاں محمد ضمیر الحق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ عَلَیْہ نے تعلیمی شعبے کو ایک نیکی، قومی خدمت اور عبادت خیال کر کے اختیار کیا، یہ ایک مقدّس اور انبیائے کرام کا پیشہ تو ہے ہی مگر آپ اس کو بڑی قدر کی نظر سے اس لیے بھی دیکھتے ہیں کہ اس ذریعے سے آنے والی نسل کو جہالت کی تاریکیوں سے نکال کر میں علم کے نور کی طرف لانے کی شعوری کوشش کر رہا ہوں۔ اساتذہ کی میٹنگ میں اور اپنے اسٹاف کو اس بات کی خوب تلقین کرتے ہیں۔ 1989ء میں جب راقم الحروف آپ کے زیرِ سایہ تعلیمی و تدریسی فرائض سر انجام دے رہا تھا، اس وقت بھی

کئی بار فرمایا کرتے تھے:

"اُستاد نے اگر محنت اور لگن سے سبق کو پوری تیاری کے ساتھ پڑھایا ہے، تو وہ جب کمرہ کلاس سے پڑھا کر باہر نکلتا ہے، تو ایک لمحہ کے لیے اس کو ایسی فرحت نصیب ہوتی ہے، جو بے بدل ہوتی ہے، اور یہ احساس پیدا کرتی ہے، کہ اُس نے قوم کے بچوں کی تربیّت کرنے کا حق ادا کرنے میں اپنا حصّہ ڈال دیا ہے"۔

انجمن اسلامیہ سراجیہ (رجسٹرڈ) کا قیام

قیامِ پاکستان کے بعد شیخ المشائخ قبلہ حضرت **الشاہ محمد ظہور الحق** نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ (م۔1984ء) نے فروغِ تعلیم کے جذبے کے تحت انجمن اسلامیہ سراجیہ کی بنیاد رکھی، اس کو باقاعدہ رجسٹرڈ کرایا، آپ نے اپنے والدِ گرامی قبلۂ عالم **الشاہ محمد سراج الحق** قُدِّسَ سِرُّہُ العَزِیز (م۔1932ء، مزار مبارک گورداس پور، ہندوستان) کے نام پر اس کا قیام عمل میں لا کر سکولز کے قیام کا مشن جاری کیا، جس کی تفصیلات اُمید ہے آپ **انوارِ سراجیہ** (جلد اوّل) کے باب دوم میں مطالعہ فرما چکے ہوں گے۔

حضرت الشاہ محمد ظہور الحق نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ کے 1984ء میں وصالِ پُر ملال کے بعد تعلیمی اور خانقاہی تمام تر ذمہ داریاں نبیرۂ سراج الحق حضرت الشاہ میاں محمد ضمیر الحق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ عَلَیْہِ کے کندھوں پر آ گئیں، جن کو آپ بفضلِ خدا جَلَّ وَعَلَا تادمِ وصال بڑی خوش اُسلوبی سے ادا فرماتے رہے۔ 1988ء میں محکمانہ تعلیمی فرائض سے باعزت ریٹائر ہونے کے بعد آپ کی تمام کوششیں صابریہ سراجیہ سکولز میں دی جانے والی پرائیویٹ تعلیم پر مرکوز ہو گئی ہیں۔ سکولز کے قیام کا جو فیض اپنے آباؤ اَجداد سے ان کو ورثہ میں ملا، اس کو نہ صرف نبھا رہے ہیں بلکہ اس میں موقع اور حالات کے پیشِ نظر سائنس، کمپیوٹر، انٹرنیٹ اور جدید

یّت کے تمام تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے اضافہ بھی کر رہے ہیں۔

ان کے دور میں جو پانچ (5) سکول بنے یا ان کو پرائمری سے ہائی سکول کا درجہ ملا، ان کی کارکردگی اور طریقۂ کار آپ درج ذیل سطور میں مختصر طور پر مطالعہ کریں گے، سکولز کے بالترتیب نام یہ ہیں:

☆ انجمن صابریہ سراجیہ ہائی سکول پیپلز کالونی نمبر 1 فیصل آباد
☆ انجمن صابریہ سراجیہ گرلز ہائی سکول پیپلز کالونی نمبر 2 فیصل آباد
☆ انجمن صابریہ سراجیہ ہائی سکول سراجیہ کالونی فیصل آباد
☆ صابریہ سراجیہ مڈل سکول رشید پورہ شکر گڑھ ضلع نارووال
☆ صابریہ سراجیہ گرلز ماڈل ہائی سکول بجلی محلہ حافظ آباد

انجمن صابریہ سراجیہ ہائی سکول

ظہور ہال پیپلز کالونی نمبر 1 فیصل آباد

یہ سکول انجمن اسلامیہ سراجیہ رجسٹرڈ فیصل آباد کی زیرِ نگرانی تعلیمی خدمات سرانجام دے رہا ہے، یہ ادارہ قطعی طور پر غیر تجارتی بنیادوں پر قائم ہے، کسی قسم کا دنیاوی اور مادی منافع پیشِ نظر نہیں ہے۔ اس کے حقیقی منافع کی اُمید اللہ کریم و رحیم سے آخرت میں ہے۔ اسے 1991ء میں ہائی سکول کا درجہ ملا، اعلیٰ کارکردگی کی بنا پر فیصل آباد بورڈ نے اسے مستقل طور پر تسلیم کر لیا۔ یہاں ٹرینڈ اور تجربہ کار محنتی اساتذہ نونہالانِ قوم کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کر رہے ہیں۔ بڑی جانفشانی سے اپنے فرائضِ منصبی ادا کر کے اعلیٰ نتائج حاصل کرتے ہیں۔ بطور مثال اس کا تفصیلی تعارف درج کیا رہا ہے، باقی سکولز کو اس پر قیاس کیا جا سکتا ہے، یہ سکول دو حصوں میں منقسم ہے۔

☆**الف۔** حصہ پرائمری
☆**ب۔** حصہ ہائی

☆الف۔ حصّہ پرائمری

اس حصّے میں مخلوط تعلیم ہے، چھوٹے بچوں کی نفسیات خواتین زیادہ سمجھتی ہیں۔اللہ تعالیٰ نے پیار ومحبت کا زیادہ تر حصّہ ماں کو عطا فرمایا ہے۔اس لیے اس حصّہ کو اعلیٰ تعلیم یافتہ خواتینِ اسلام اور ٹرینڈ (Trand) دخترانِ قوم ہی بڑی کامیابی سے چلارہی ہیں، جن کی تعداد سولہ (16) کے قریب رہتی ہے۔انتظامی معاملات میں عمر رسیدہ لوگ ان کی رہنمائی کرتے ہیں۔قبلہ حضرت میاں صاحب خود ان کی تعلیمی معاملات یعنی سلیبس کی تیاری، امتحانات، نتائج وغیرہ میں نگرانی فرماتے تھے۔

☆ب۔ حصہ ھائی

جبکہ ہائی حصّہ یعنی چھٹی سے دسویں تک میں صرف طلبا ہی زیرِ تعلیم ہیں۔یہ تقسیم قریب البلوغ یا بڑے بالغ بچوں کی نفسیات کو سامنے رکھ کر کی گئی ہے، یہ دونوں حصے نتائج کے لحاظ سے ضلع بھر میں اپنا ایک نمایاں مقام اور اپنی خاص شناخت رکھتے ہیں۔ہر سال سو فیصد نتائج حاصل ہوتے ہیں، زیادہ تر بچے اے گریڈ(A .Grade) یا بی گریڈ(B. Grade) میں پاس ہوتے ہیں، کوئی بھی تھرڈ ڈویژن میں پاس نہیں ہوتا۔اس اعلیٰ کامیابی کا سہرا اکیس (21) اعلیٰ تعلیم یافتہ تجربہ کار اور محنتی اساتذۂ کرام کے سر ہے، کیونکہ ایسے اعزازات ٹیم سپرٹ سے ہی حاصل کیے جاسکتے ہیں۔داخلہ سے لے کر نتائج کے حصول تک سکول کا ڈھانچہ ملاحظہ فرمائیں گے تو اِنْ شَاءَ اللہ (اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا) خود ہی سکول کا وزٹ (Visit) کرنے کو آپ کا جی چاہے گا:

داخلہ

داخلے کے لیے ہر سال اپریل اور مئی کے دو مہینے مخصوص ہیں۔چھٹی جماعت میں بچے کو بغیر ٹیسٹ کے داخل کرلیا جاتا ہے، جبکہ باقی کلاسوں میں داخلے کے لیے ٹیسٹ لینا ضروری ہے تاکہ بچے کے تعلیمی معیار کا اندازہ کیا جاسکے، کلاس رومز(Class rooms)

میں گنجائش کے مطابق بچوں کو داخلہ دیا جاتا ہے۔

داخلے کا طریقۂ کار

آپ سکول کے گیٹ پر تشریف لائیں، وہاں ڈیوٹی پر موجود ڈے مانیٹر (Day Monitor) آپ کو غلام فرید چشتی صاحب (سپرنٹنڈنٹ آفس) کے دفتر پہنچا دے گا اور جماعت ششم میں بچہ داخل ہو جائے گا۔اگر آپ پرنسپل صاحب سے ملاقات کرنا چاہیں تو ڈے مانیٹر ہی آپ کو پرنسپل صاحب کے دفتر میں پہنچا دے گا۔

سلیبس

پورے تعلیمی سال کے سلیبس ہر سال 31 مارچ تک تیار کر کے جماعت کے کمروں میں آویزاں کردیے جاتے ہیں اور نتائج کے فوراً بعد اگلی کلاسسز میں درس وتدریس کا سلسلہ شروع کردیا جاتا ہے۔

صباحی پروگرام

صباحی پروگرام میں سب سے پہلے تلاوتِ قرآن مجید ہوتی ہے، بعد ازیں نبی کریم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْم کی بارگاہ میں ہدیۂ نعتِ رسول مقبول ﷺ پیش کی جاتی ہے۔اس کے بعد پرنسپل صاحب یا کوئی سٹاف ممبر درسِ قرآن یا درسِ حدیث دیتے ہیں۔کون کس دن یہ فرض ادا کرے گا؟ سال کے شروع میں ہی یہ طے کرلیا جاتا ہے، اس کے بعد ایک دن دانائے راز علامہ محمد اقبالؒ کی معروف دعا:

لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری
زندگی شمع کی صورت ہو خدایا میری ﴿اقبالؒ﴾

اور قومی ترانہ پڑھا جاتا ہے، ایک دن سکول کا ترانہ اور ایک دن قومی ترانہ پیش کیا جاتا ہے، صبوحی پروگرام میں تمام اساتذۂ کرام کا حاضر ہونا لازمی ہوتا ہے۔

سکول لائبریری

سکول میں ایک جدید اور اعلیٰ کتب پر مشتمل ایک لائبریری کی سہولت موجود ہے، جس سے طلبہ اور اساتذہ یکساں استفادہ کر رہے ہیں۔ایک نیا لائبریری روم بنالیا گیا ہے، جس میں طلبہ اور اساتذہ کے علمی معیار کی الگ الگ کتب کے ساتھ معیاری ناولز اور اخلاقی اور سبق آموز کہانیوں کی کتب بھی منتخب کی گئی ہیں۔

سائنس لیبارٹری

اس میں فزکس، کیمسٹری اور بیالوجی کے تجربات کے لیے وافر مقدار میں سائنسی سامان موجود ہے، یہاں بیک وقت چالیس (40) طلبا آسانی کے ساتھ پریکٹیکل کر سکتے ہیں۔اس سکول کی یہ لیبارٹری ڈویژن فیصل آباد کی بہترین لیبارٹریز میں سے ایک ہے۔جماعت ششم سے بچوں کو عملی تجربات کرانے شروع کر دیے جاتے ہیں۔اس کی اہمیت اور وسعت کا اندازہ آپ اس بات سے بھی لگا سکتے ہیں کہ گزشتہ سات (7) سال سے یہ لیبارٹری فیصل آباد بورڈ کی طرف سے جماعت نہم اور دہم کے پریکٹیکل امتحان کا سنٹر قرار دی جارہی ہے۔

کمپیوٹر لیب

اس میں جماعت ششم تا ہشتم کمپیوٹر کی تعلیم کا بندوبست ہے۔حصہ ہائی میں کمپیوٹر کی تعلیم بطور اختیاری مضمون دی جارہی ہے۔یہ لیب بھی ہر طرح کے سامان سے لیس ہے۔جماعت نہم کے لیے کمپیوٹر پریکٹیکل امتحانات کا سینٹر بھی ہے۔

بزم ادب:

اس میں بچوں کو آٹھ (8) گروپوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

☆ ابنِ سینا ☆ ابنِ خلدون

☆ ابن الہیثم ☆ غزالی گروپ

☆ رُومی گروپ ☆ جامی گروپ

☆ جوہر گروپ ☆ رازی گروپ

مذکورہ بالا گروپس دو بزموں پر مشتمل ہیں:

☆بزم جناحؒ ☆بزمِ اقبالؒ

ان گروپس میں حسنِ قرأت، نعت خوانی اردو تقریر، مباحثہ، انگریزی تقریر، پنجابی مباحثہ، اقبالیات، معلوماتِ عامہ، سائنس اور جنرل کوئیز اور مزاحیہ خاکے تیار کروائے جاتے ہیں۔ہر جمعرات کو ان کا اجلاس ہوتا ہے، جہاں ماہر اساتذہ کی تربیت میں بچوں کی خفیہ صلاحیتوں کو اُبھارنے کی ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے۔اس سکول کے بچے بورڈ کے مقابلوں تک پہنچتے ہیں۔اساتذہ اور والدین کی آنکھوں کو ٹھنڈا کرنے کے لیے بچے ہر سال کوئی نہ کوئی پوزیشنز ضرور حاصل کرتے ہیں۔

تحریکات

اس سکول میں درج ذیل تحریکات جاری ہیں، ان کے لیے ہر جمعرات کو ایک پیریڈ مختص کیا گیا ہے۔

سراجیہ ادبی کونسل

اس کونسل میں شامل بچے مختلف موضوعات پر مضامین لکھتے ہیں، اس کونسل کے چیئرمین اور دیگر اساتذۂ کرام ان کی اصلاح کرتے ہیں۔

انجمن فروغِ صلوٰۃ

اس انجمن میں شامل بچوں کو دین اور ارکان اسلام کے بارے میں اہم بنیادی معلومات فراہم کی جاتی ہیں۔نماز کی پریکٹیکلی (Practicaly) اہمیت بتائی جاتی ہے۔ان بچوں کا یہ عملی مظاہرہ دوسروں کے لیے مشعلِ راہ ہوتا ہے۔

سائنس کلب

یہ سائنس کا دور ہے، دنیا گلوبل ولیج (Globel Village) بن چکی ہے،

یاداشت کے لیے طلبہ سائنس کے بارے میں اہم معلومات کاپیوں میں درج کرتے ہیں، نیز معلوماتی ٹُورز بھی کاپیوں میں تحریر کیے جاتے ہیں۔

انجمن معلومات عامہ

اس کے ذریعے طلبا کو ملک میں ہونے والے اہم واقعات کے بارے میں ضروری معلومات فراہم کی جاتی ہیں اور اس انجمن کے رکن بچوں کو علم اور قلم کا ساتھ سمجھانے کے لیے وہ معلومات کاپیوں پر لکھوائی بھی جاتی ہیں۔

انجمن تعمیر اخلاق

اس بزم کے ذریعے بچوں کو احادیثِ مبارکہ اور بزرگانِ دین کے اقوال بتائے جاتے ہیں، جو تعمیرِ اَخلاق اور اَخلاقی اقدار کو زندگی کا حصّہ بنانے میں ان کے ممد و معاون ثابت ہوتے ہیں۔

سکاؤٹنگ

اکثر اوقات موسم گرما کی تعطیلات میں سکاؤٹنگ کیمپ لگایا جاتا ہے، یہ ٹرینڈ سکاؤٹس سکول میں تقریبات کے مواقع پر اپنے فرائضِ منصبی ادا کرتے ہیں۔

ریفریشر کورس

تعلیم تبدیلی کا نام ہے، عصرِ حاضر میں تعلیم کے میدان میں ہر روز نئی تبدیلیاں ہو رہی ہیں۔ جدید ٹیکنالوجی کے فروغ کے ساتھ تعلیم کا کینوس (Canvass) بہت وسیع ہو گیا ہے، اس میں خوبصورت اور جدید رنگ بھرنے کے لیے اساتذہ کا جدید تبدیلیوں سے باخبر ہونا بے حد ضروری ہے، اس سلسلے میں اساتذہ کی رہنمائی کے لیے انجمن ہر سال ریفریشر کورس کا اہتمام کرتی ہے، جس میں اساتذہ کی ذہنی صلاحیتوں کو اجاگر کر کے ان کو جدید تبدیلیوں سے ہم آہنگ کیا جاتا ہے اور ان کی موجودہ تدریسی اہلیّت کو مزید بہتر خطوط پر اُستوار کرنے کی بھرپور کوشش کی جاتی ہے۔

تقریبات

نصابی اور ہم نصابی سرگرمیاں ہمیشہ سے انجمن اسلامیہ سراجیہ کا طرۂ امتیاز رہی ہیں، جہاں تعلیمی میدان میں مدارس کے نتائج سو (100) فیصد رہے ہیں، وہاں تعلیم کے ساتھ طلبہ و طالبات کو صحت مند ماحول فراہم کرنے کے لیے غیر نصابی سرگرمیوں کے مواقع مہیا کیے جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں ہر ادارے میں سالانہ مقابلہ جات ہوتے ہیں۔ ان میں حسنِ قرأت، نعت خوانی، تقریری مقابلے، اردو، انگلش، پنجابی، مباحثے اور معلومات کے لیے کوئیز پروگرام شامل ہیں، جس سے صحت مند مقابلے کا شعور پیدا ہوتا ہے اور بچوں میں زندگی کے ہر میدان میں آگے بڑھنے کا شوق نہ صرف جنم لیتا ہے بلکہ مزید نکھرتا ہے۔

قومی ایام

اس انجمن کے اداروں کی ایک انفرادیت یہ بھی ہے کہ بچوں کو ملّی تاریخ کے اہم واقعات اور ان کے بزرگوں کی قربانیوں سے آگاہ کرنے کے لیے تمام قومی اور تاریخی اہمیّت کے دنوں کو باقاعدہ مقابلہ جات کی شکل دے کر اِہتمام کے ساتھ منایا جاتا ہے اور ان کی اہمیّت اُجاگر کی جاتی ہے۔ اس سے بچوں میں نہ صرف جذبۂ حُب الوطنی پیدا ہوتا ہے بلکہ وہ اپنے اَسلاف کے کارناموں کی تقلید کرنے کی کوشش کرتے ہیں، ان قومی ایام میں سے چند یہ ہیں:

- ☆ 23 مارچ، قراردادِ پاکستان ☆ 14 اگست، جشنِ آزادی
- ☆ 6 ستمبر، یومِ دفاعِ پاکستان ☆ 28 مئی یومِ تکبیر (ایٹمی دھماکہ)
- ☆ 9 نومبر، 21 اپریل (علامہ محمد اقبالؒ کا یومِ پیدائش اور وفات)
- ☆ 11 ستمبر اور 25 دسمبر (قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ کا یومِ پیدائش اور وفات)

اسلامی تہواروں میں سے درج ذیل منعقد کیے جاتے ہیں:

- ☆ عاشورہ محرّم الحرام (10 محرم شہادت امام حسینؓ اور شہدائے کربلا)

☆جشنِ عید میلاد النبی ﷺ (12 ربیع الاول)

☆رمضان میں جشنِ نزولِ قرآن وغیرہ شامل ہیں۔

مدارس کی خصوصیات تو سراجیہ مدارس کی سالانہ رپورٹس میں دیکھی جاسکتی ہیں یہاں ان کی تفصیلات کی گنجائش نہیں ہے۔

حضرت میاں صاحب رَحْمَةُ اللّٰهِ تعالیٰ عَلَیْه کی سیرت کے مطالعہ کے ساتھ ہی فوراً سکول کے داخلے کا طویل مضمون شروع ہوگیا، جس سے آپ قارئین کرام شاید اُکتاہٹ محسوس کررہے ہوں کہ سکول کا داخلہ اور سیرتِ میاں صاحب دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ مگر اس کا ذکر کرنا اس لیے ضروری تھا کہ جس شخصیّت کے متعلق آپ پڑھ رہے ہیں، اس کا اور علم کا لازم وملزوم اور چولی دامن کا ساتھ ہے۔ ان کی ساری زندگی سکولز کی نوک پلک سنوارنے میں بسر ہوئی، جس نے اپنا سب کچھ اپنی قوم کے بچوں کو سمجھا ہے۔ قبلہ حضرت میاں صاحبؒ کی کوئی نرینہ اولاد نہیں، صرف بچیاں ہیں مگر اُنہوں نے سکول میں بچوں کو اپنی نرینہ اولاد سمجھ کر ہی تعلیم دی ہے۔ اس میں کوئی لمحہ بھی ضائع نہیں کیا۔ نصابِ تعلیم پڑھ کر صرف اچھے نمبر حاصل کیے جاسکتے ہیں جبکہ عملی تربیّت کے ساتھ درحقیقت بچوں میں قوم اور ملک کی خدمت کا جذبہ ،انسانی ہمدردی اور کسی مجبور کا درد محسوس کرنے کا جذبہ ہی اگلی نئی نسل میں منتقل کیا جاسکتا ہے۔

سکول کا ترانہ

صابر یہ سراجیہ سکول ہمارا ہے — ہم سب طالب علموں کی آنکھ کا تارا ہے

اسکول ہمارا ہے

گہوارہ ہے علم وادب کا — دین کی دولت کا گھر ہے

گمراہوں کو راہ دکھانے والا ایک ستارہ ہے

اسکول ہمارا ہے

جنت کی ہیں اس کی ہوائیں — نُور سے پُر ہیں اس کی فضائیں

بے علمی بے عملی جیسی سب امراض کا چارہ ہے

اسکول ہمارا ہے

ایسے بزرگوں کی ہے نشانی — آزادی ہے جن کی غلامی

مشعلِ تاباں نُور بداماں ایک مینارہ ہے

اسکول ہمارا ہے

جب تک دنیا ہے یہ قائم — یارب یہ آباد رہے

تشنہ لبوں کی پیاس بجھانے کا محمود سہارا ہے

اسکول ہمارا ہے

❁❁❁❁❁

سیاسی زندگی

برِصغیر پاک وہند میں 1940 سے 1947ء تک کا زمانہ منظّم سیاسی جدّ وجُہد کا زمانہ شمار کیا جاتا ہے۔ 23 مارچ 1940ء کو قرار دادِ پاکستان پیش کی جاچکی تھی اور 24 کو منظور بھی ہوگئی تھی۔ لاہور کے اس تاریخی جلسے میں مسلم لیگ کے سیاسی قائدین حصولِ پاکستان کے لیے منٹو پارک (مینارِ پاکستان) لاہور میں اپنے عزمِ مصمّم کا اِظہار کرچکے تھے۔ قرار دادِ پاکستان منظور ہوچکی تھی۔ باقاعدہ پاکستان کا نقشہ دنیا کے نقوش میں ثبت کرنے کے لیے بانی پاکستان قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ اپنا آہنی عزم لے کر منزل متعیّن کرکے سیاسی جدّ جُہد کا آغاز کرچکے تھے اور فضاؤں میں:

☆ پاکستان کا مطلب کیا؟ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه

☆ بن کے رہے گا پاکستان ☆ لے رہیں گے پاکستان

کے فلک شگاف نعرے گونج رہے تھے اور نہ صرف درودیوار پر تحریر تھے بلکہ برِصغیر کے مسلمانوں کے دل ودماغ میں کنداں ہوچکے تھے، تمام حساس لوگ جناح صاحبؒ کی قیادت

پر متفق تھے۔تقریباً ایک صدی سے قوم کے قدموں میں پڑی ہوئی غلامی کی زنجیروں کو توڑنے کے لیے علما و مشائخ ،عوام اہلِ سنت و جماعت مسلم لیگ کے پرچم تلے جمع ہو چکی تھی۔ پاکستان بننے کا فیصلہ لوحِ تقدیر پر لکھا جا چکا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے اس کی نیلے رنگ کی فائل عالم رؤیا (خواب) میں اپنے باوفا اور مخلص اُمتی محمد علی جناح کو عطا کر دی تھی اور اُن کو نہ صرف مسلم لیگ کا لیڈر بلکہ قائدِ اعظم کا عظیم لقب بھی برِ صغیر کے مسلمانوں کی طرف سے مل چکا تھا۔

میاں محمد ضمیر الحق اس وقت چڑھتی ہوئی جوانی میں قدم رکھ چکے تھے، میٹرک پاس کر لیا تھا، کالج کی بہاروں میں سانس لیتے تھے، سیاسی جدّ وجُہد میں عملی طور پر شریک ہوتے تھے، برِ صغیر کے اس سیاسی منظر نامے میں آستانہ عالیہ صابر یہ سراجیہ گورداس پور کے پروردہ ،حریّت پسند میاں صاحب کا خاموش رہنا ممکن نہ تھا، ان کے جذبات جوان تھے، جناح صاحب کی غیّور قیادت بڑی بے خوف ، مخلص اور دور اندیش تھی، سارا دن اور رات حصولِ پاکستان کی عظیم مہم کو سر کرنے کے لیے مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے پلیٹ فارم پر جلسے، جلوس اور عوامی رابطہ مہم کی صورت میں کوششیں جاری رہتی تھیں، اندرونی اور بیرونی دشمنوں سے آگاہ رہنے کے لیے عوام کا شعور بیدار اور ان کو متحد کیا جا رہا تھا ان میں میاں محمد ضمیر الحق بھی مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن (MSF) کے پلیٹ فارم سے جاندار کردار ادا کر رہے تھے۔

سیاسی جلسوں کی تیاری میں ایم ایس ایف ہراول دستے کا کام کر رہی تھی۔
میاں صاحب ایک جواں سال سیاسی مسلم لیگی کارکن کے طور پر تحریکِ پاکستان میں قائدین کے شانہ بشانہ اَن تھک کام کر رہے تھے۔ ایک رات تاخیر سے آستانہ عالیہ گورداس پور پہنچے، تھکے ماندے آئے تھے، ابھی آنکھ لگی ہی تھی، کہ شب زندہ دار صوفی منش بزرگ صوفی رستم علیؒ شکر گڑھی (م۔1995ء) نے حسبِ معمول بلند آواز سے تہجد کے وقت ذکر کرنا شروع کر دیا، بلند آواز سے ذکر کرنے کا مقصد خوابِ غفلت میں پڑے ہوؤں کو بیدار کرنا اور شیطان کو دور کرنا بھی ہوتا ہے۔ آواز کے اُونچا ہونے کی وجہ سے میاں

صاحب کی آنکھ کھل گئی، ذکر کرنے والے کو منع بھی نہ کرنا چاہتے تھے، اسی نیم نوم حالت میں کروٹیں بدلتے رہے۔

اگلے دن کسی وقت میاں صاحب نے صوفی صاحب کو رات اپنی بے آرامی کا قصہ بتایا، وہ بڑے شرمندہ ہوئے اور عرض کرنے لگے: صاحبزادہ صاحب! مجھے معاف کر دیجئے، میری بے خبری کی وجہ سے ایک قومی خدمت کرنے والا شخص بے آرام ہو گیا، مجھے اس ذکر سے ثواب کی بجائے گناہ ہی ملا ہوگا۔ میاں صاحب نے فرمایا: کوئی بات نہیں، آپ کا اپنا کام تھا، ہمارا اپنا کام تھا، نہ وہ رکا، نہ یہ رکا، دونوں ہی نیکی کے کام تھے، اپنے اپنے حال میں دونوں نے مکمل ہونا تھا، جو ہو گئے۔

اس واقعہ سے یہ بھی پتا چلا کہ میاں صاحب اپنے عمل سے قربانی در قربانی کر رہے تھے، ایک تو پاکستان کے لیے اپنا وقت قربان کر کے اور جسم کو تھکا کے آئے تھے۔ دوسرا اپنا آرام بھی ایک ذاکر کے ذکر الٰہی کو جاری رکھنے پر نثار کر رہے تھے۔

حضرت صوفی رستم علیؒ (م۔1995ء) کو جب حقوق العباد کی ادائیگی میں اپنی سستی کا علم ہوا تو فوراً ہی معذرت کرنے لگے۔ یہ کامل صوفی کی پہچان ہے کہ وہ اپنی عبادت سے نہ تو کسی کا دل دکھاتا ہے اور نہ ہی کسی کے آرام میں خلل پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اگر انجانے میں حقوق العباد میں کمی ہو جائے تو معذرت کرنے میں بھی اپنی انا کو آڑ نہیں بننے دیتا بلکہ معافی مانگ کر دوسرے آدمی کے دل کو خوش کرتا ہے۔

آج کے سیاسی کارکنوں اور عابدوں کے لیے اس واقعہ میں ہدایت کا پہلو موجود ہے ، جو اسلام کی اَخلاقی تعلیم پر مبنی ہے، یعنی ہمیں بھی ان بزرگوں کی راہ اختیار کر کے اعتدال، میانہ روی، وسعتِ ظرفی کے ساتھ زندگی گزارنی چاہیے اور اپنے انسانی رویوں میں برداشت جیسی عادات کو روزمرّہ کا معمول بنانا چاہیے۔

اسی طرح قبلہ میاں صاحب نے بھی مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے ساتھ مل کر اپنی

سیاسی فتح 14 راگست 1947ء (ہجری سال کے مطابق رمضان المبارک کی شبِ قدر) کو حصولِ پاکستان کی منزل کو پالیا اور اس سبق کو کبھی بھلایا نہیں، عملی زندگی میں میاں صاحب اپنی سیاسی تحریک بنائے بغیر مسلمان اور پاکستانی قوم کی سیاسی خدمت بجالاتے رہے۔

تحریکِ ختم نبوّت 1954ء اور تحریکِ نظام مصطفیٰ ﷺ 1977ء میں بھی آپ نے بامعنیٰ کردار ادا کیا، فرق صرف اتنا تھا کہ کہیں یہ کردار بحیثیت کارکن تھا اور کہیں بحیثیت لیڈر تھا۔ منفی، تصادم، گراؤ، جلاؤ اور توڑ پھوڑ کی سیاست سے آپ ایک منجھے ہوئے سیاست دان کی طرح الگ رہتے ہیں۔ موقع کے مطابق الیکشن کے دنوں میں ایک صوفی منش بزرگ کی طرح اپنے مریدین اور متعلقین ومتوسّلین کو ماہنامہ **السّراج** میں باکردار سیاسی لوگوں کو منتخب کرنے کی نصیحت فرماتے ہیں، یہ قومی، اَخلاقی اور سیاسی فریضہ سمجھ کر ادا کرتے ہیں۔

سقوطِ ڈھاکہ کا صدمہ

پاکستانی اور مسلم قوم کی محبت قبلہ میاں محمد ضمیر الحق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ عَلَیْہ کے دل و دماغ میں موروثی طور پر رچی بسی ہے، جس کا عملی اظہار اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے، جب 1971ء میں ہندوپاک کی معروف جنگ ہوئی، جس کے نتیجے میں نوے ہزار (90,00 0) پاکستانی فوج ہندوستان میں پابندِ سلاسل کردی گئی۔ سقوطِ ڈھاکہ ہوا، ایک اَن ہونا کام نہ چاہتے ہوئے ناعاقبت اندیش سیاسی لوگوں کے حکم سے ہوگیا۔ اس شکست کو کوئی غیرت مند مسلمان تسلیم کرنے کے لیے تیار نہ تھا، کیونکہ مسلمان مجاہد کی دو ہی تو منزلیں ہیں، شہید یا غازی۔ مالِ غنیمت اور کشور کشائی کا تو یہاں کوئی تصوّر ہی نہیں۔ اس ہزیمت سے پاکستانی قوم پر قیامتِ صغریٰ ٹوٹ پڑی۔ پاکستان کی قربانیوں سے بھرپور تاریخ کے حسین چہرے پر ایک بد نما داغ لگ گیا۔ اکیسویں صدی میں پاکستان اگرچہ ایٹمی طاقت ہے مگر اُس ہزیمت و ندامت کی یاد سے اب بھی اہلِ درد کی آنکھیں خون کے آنسو رونے لگتی ہیں۔

حضرت میاں صاحب بھی ان اہلِ محبت اور وطن دوست انسانوں میں سے ہیں،

جنہوں نے قوم وملک سے وفا کا درس خوب یاد کیا ہوا ہے۔ اس کا عملی اظہار اس طرح کیا، کہ دو سال تک ایک ہی ملیشیا کا لباس استعمال کیا، میلا ہونے کے بعد اسی کو صاف کرتے اور اسی کو پہنتے تھے، برسرروزگار ہونے کے باوجود کوئی کپڑوں کا دوسرا جوڑا تیار نہ کروایا، کیونکہ غیور پاکستانی فوج کی کثیر تعداد قید وبند کی صعوبتوں میں دشمن کے نرغے میں ہے اور ہم قسم قسم کے تعیشاتِ حیات سے مستفید ہو رہے ہوں، مجھے یہ ہرگز پسند نہیں۔

اسی اَثناء میں میاں صاحب کے پاس ان کی فیملی کے حاضر سروس بریگیڈیئر حیات محمد صاحب کسی کام کے سلسلے میں آئے، تو آپ نے ان کی ضیافت میں بہت سادہ کھانا پیش کیا۔ اُنہوں نے کچھ انتظار کر کے کہا: بھئی کچھ گوشت وغیرہ بھی تو کھانے کے لیے لاؤ، آپ نے بھرائی ہوئی آواز میں جواب دیا:

بریگیڈیئر صاحب! آپ سے بہتر کون جانتا ہے کہ پاکستانی قوم کے جری اور شیر دل مجاہد دشمن کی قید میں ہیں اور ہم گل شرّے اُڑائیں، مجھے یہ ہرگز پسند نہیں ہے، میں قوم کی دکھ درد کی گھڑی میں برابر کا شریک ہوں، بس یہی کچھ ہے، جو دال دلیہ آپ کے سامنے ہے۔ بریگیڈیئر صاحب قبلہ میاں صاحبؒ کے عظمتِ کردار اور انسانی درد آشنائی سے انتہائی متأثر ہوئے، حبُ الوطنی اور قومی جذبے کو دلی اور عملی دادِ تحسین دیتے ہوئے رُخصت ہوئے۔

عائلی زندگی

قبلہ میاں محمد ضمیر الحق چشتیؒ نے مسنون عائلی زندگی اختیار کی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو یکے بعد دیگرے چار رحمتیں (بیٹیاں) عطا فرمائیں، آپ کی کوئی نرینہ اولاد نہیں ہے، مگر صبر وشکر کا حال یہ ہے کہ کبھی اولادِ نرینہ کی حسرت و مایوسی کا ایک جملہ بھی آپ کی زبان سے ادا نہیں ہوا۔ دل میں دعا اور اُمید کی اور بات ہے، جو نبوی سنّت ہے۔ بچیوں کی اعلیٰ تعلیم و تربیّت فرما کر ان کو بھی عائلی زندگی میں منسلک کردیا ہے، جو اپنے گھروں میں خوش حال زندگی بسر کر رہی ہیں۔

پہلی اہلیہ محترمہ کے یکم مارچ 1981ء میں وصال کے بعد حلقۂ احباب کے اصرار پر آپ نے دوسری شادی سیالکوٹ کے اہلِ علم اور صوفی منش گھرانے سے 1986ء میں کی، جو تعلیم یافتہ یعنی بی اے بی ایڈ خاتون ہیں، جن سے تادمِ تحریر یعنی 2014ء تک کوئی اولاد نہیں ہے۔ مگر اُنہوں نے ہمیشہ ایک بچہ یا بچی (حقیقی بیٹے یا بیٹی کی طرح) گھر میں رکھی ہے، جس کی تمام تعلیمی اور تربیّتی ذِمہ داریاں بڑی خوش اُسلوبی سے ادا فرماتے ہیں اور اعلیٰ تعلیم دلوا کر معاشرے کا معزز رکن بناتے ہیں۔ وہ شادی کی عمر کو پہنچ جائیں تو خود شادی کا انتظام کرتے تھے، اس جوڑے سے ہونے والی اولاد کو اپنی اولاد کی طرح جانتے تھے۔ کسی سے ان کی اولاد کا تعارف کرواتے ہوئے ان کے باپ کا نام اس شفقت سے بتاتے تھے، جس طرح اپنے نواسوں اور دوہتوں کا بتایا جاتا ہے۔

خانقاہِ سراجیہ کی ذمّہ داریاں

دورانِ سروس ہی جب وارثِ خانقاہِ سراجیہ شیخ المشائخ قبلہ حضرت الشاہ محمد ظہور الحق نَوَّرَ اللّٰہ مَرْقَدَہ' (م۔1984ء) کی صحت علیل ہوئی، آپ نے خلافت ونیابت کے فرائض اپنے بیٹے **الشاہ میاں محمد ضمیر الحق** (م۔2015ء) رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ عَلَیْہ' کو تفویض فرما دیئے، اُنہوں نے اپنی ذِمہ داری کا احساس کرتے ہوئے خانقاہی اور صابریہ سراجیہ سکولز کے معاملات کی طرف زیادہ توجّہ دینی شروع کی۔

اللہ کریم کی منشا کے مطابق قضاؤ قدر کے فیصلے کو تسلیم کرتے ہوئے 7 ستمبر 1984ء میں عیدِ قربان کے دن قبلہ حضرت الشاہ محمد ظہور الحق چشتی قلندری نَوَّرَ اللّٰہ مَرْقَدَہ' داعیٔ اَجل کو لبیک کہہ گئے، تو خانقاہِ سراجیہ کی تعلیمی اور روحانی تمام تر ذِمّہ داریاں میاں صاحب کے کندھوں پر آ گئیں۔ ایک طرف ہائر سیکنڈری سکول کے پرنسپل کی ذِمہ داری اور دوسری طرف خانقاہ کے فرائض تھے، بہر کیف آپ نے بڑی دانش مندی سے ان کو مکمل کیا۔ 11 جنوری 1988ء میں ریٹائرمنٹ کے بعد مکمل طور پر آپ کی توجّہ خانقاہِ سراجیہ کے نظم وضبط

کی بہتری کی طرف ہوگئی۔ آپ نے اپنی طبیعت کے مطابق تمام سراجیہ اداروں کو بڑی خوبصورتی کے ساتھ ایک مثالی نظم میں پرو دیا، جس کی ایک عمدہ جھلک اُمید ہے آپ گزشتہ اوراق میں مطالعہ فرما چکے ہوں گے۔

تعمیراتی ذوق

تادمِ وصال یعنی 17 دسمبر 2015ء تک تقریباً 31 سال میں آپ نے جانشینی کا حق ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔ لال کوٹھی کی پرانی بلڈنگ کو منہدم کر کے نئے سرے سے پوری عمارت کو جدید اندازِ تعمیر کے ساتھ تین منزلہ مکمل کیا ہے۔ اس کا نام قبلہ اباجیؒ (الشاہ محمد ظہور الحق چشتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ۔ م۔1984ء) کے نام کی مناسبت سے ظہور ہال رکھا گیا ہے، جس کا آغاز مئی 1994ء بمطابق 1414ھ میں کیا گیا تھا، یہ ایک پُرشکوہ اور عظیم عمارت ہے، جو جدید طریقۂ تعمیرات یعنی کنکریٹ، سریا اور سیمنٹ کے ذریعے پائیدار بھی ہے اور دیدہ زیب بھی، گراونڈ فلور (Ground Floor) یعنی نیچے والی منزل میں قبلہ میاں صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ عَلَیْہ کی ملاقات گاہ کے ساتھ ایک وسیع ہال بنایا ہے، جس میں پانچ سو (500) سے زیادہ آدمیوں کے بیٹھنے کی گنجائش موجود ہے، بڑے بڑے اجتماعات میں نماز کا اِہتمام بھی وہاں ہی کیا جاتا ہے۔

اس میں سکول کی قومی تقریبات اور سالانہ محافلِ ذکر کے ساتھ سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ سراجیہ کے بزرگانِ دین کے اعراس بھی منعقد کیے جاتے ہیں۔ اس ہال کو جدید ٹیکنیک کے ذریعے عام دنوں میں سکول کے کمروں میں بھی تبدیل کر لیا جاتا ہے جبکہ ضرورت کے وقت موبائل پردے ہٹا کر بطور ہال بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

دوسری منزل پر پرنسپل صاحب کے دفتر کے ساتھ میٹرک تک کی کلاسوں کے بچوں کی ضروریات کے درجنوں کمرے وسیع، قدرتی روشنی والے اور ہوادار تیار کیے گئے ہیں۔ ہر ایک کمرے میں بچوں کے لیے بہترین فرنیچر کے ساتھ جدید ساونڈ سسٹم (Sound

System) لگایا گیا ہے، جس سے پرنسپل صاحب بیک وقت جس اُستاد کا لیکچر سننا چاہیں تو سن سکتے ہیں۔ کلاس کا نظم وضبط چیک کرنا چاہیں یا کوئی مناسب رہنمائی کرنا چاہیں تو کلاس میں جائے بغیر اپنے دفتر سے ہی دی جاسکتی ہے۔ اس سکول میں اعلیٰ سامان کے ساتھ بھرپور سائنس لیبارٹری موجود ہے، عمدہ اور معیاری کتب اور تقریباً ہر عنوان پر معلوماتی کتب سے لبریز جدید لائبریری اور کمپیوٹر کی تعلیم کے لیے اعلیٰ کمپیوٹر لیب بھی موجود ہے، جو یقیناً قبلہ میاں صاحب رَحْمَةُ اللہِ تعالیٰ عَلَیْہ کے خواب کی ہی تعبیر ہے۔

مسجد اور گنبد کی تیاری

خانقاہِ سراجیہ کی ذِمّہ داریاں جب امیرِ جماعت سراجیہ قبلہ حضرت میاں محمد ضمیر الحق (م۔2015ء) رَحْمَةُ اللّٰہِ تعالیٰ عَلَیْہ کے کندھوں پر آگئیں تو آپ نے دیگر معاملات کے ساتھ خانۂ خدا یعنی مسجد کی آبادکاری کی طرف بھی توجہ مبذول فرمائی۔ مریدین کی بڑھتی ہوئی تعداد کو سامنے رکھتے ہوئے مسجد کو وسیع کیا، نمازیوں کی سہولت کے لیے پنکھے اور سجدہ گاہ پر اعلیٰ قالین بچھائے۔ مسجد کے ظاہری حسن کے لیے محراب کے اِردگرد دیدہ زیب سفید اور لائٹ گرین کلر ٹائلوں کا انتخاب کیا گیا، جن پر آیۃُ الکرسی اور قرآنی آیات تحریر ہیں، جو ایمان کو جلا بخشتی ہیں اور بھولا ہوا سبق بھی یاد کرواتی ہیں۔

مسجد کے معنوی اور باطنی حسن کے لیے، بچوں کے ناظرہ قرآن مجید پڑھنے کے لیے قاری صاحب اور اعلیٰ تعلیم یافتہ امام وخطیب صاحب کا مناسب اور باقاعدہ انتظام فرمایا۔ اس مسجد میں دلوں کو جوڑنے والا بنیادی اسلامی تعلیمات پر مبنی خطبہ دیا جاتا ہے، ایک سال عرس کے موقع پر جمعۃُ المبارک کے لیے راقم السطور کو عنوان دیا گیا کہ ''وضو کے فرائض کی سائنسی اور طبی حکمتیں'' بیان کریں۔ اسی طرح یہاں تصوّف کے اعتبار سے صوفیانہ اقدار کی ترجمانی ہوتی ہے۔ نفرتیں مٹانے اور اُلفتیں پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اُمتِ مسلمہ کے زخموں پر نشتر کی بجائے مرہم رکھا جاتا ہے، فرقہ وارانہ تعصبات سے اجتناب کیا جاتا ہے۔ اپنا صوفیانہ

محبت کا عقیدہ چھوڑو نہیں اور کسی کا عقیدہ چھیڑو نہیں کے اُصول پر عمل کیا جاتا ہے۔

اسی مسجد میں بغیر کسی تاخیر کے ہر جمعرات کو محفلِ ذکر ونعت شریف کا اہتمام بھی کیا گیا ہے، جو ابھی تک اپنی پوری خوبیوں کے ساتھ وقت کی پابندی کے ساتھ بالعموم مغرب تا عشاء جاری ہے۔ اس محفل کے ذریعے مریضانِ گناہ اور پریشان حال لوگوں کو اللہ جَلَّ وَعَلَا کی یاد اور اطمینانِ قلب کی دوا دی جاتی ہے۔

حاضرین وسامعین اور ذاکرین کے دلوں میں عشقِ رسول ﷺ کے کسی حد تک بھولے ہوئے سبق کو یاد کروانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ محبتِ مصطفیٰ ﷺ کی چنگاری کو نعتِ رسولِ مقبول ﷺ کے ساتھ شعلۂ جوالہ بنانے کی کوشش کی جاتی ہے، مرکز ومحورِ ایمان یعنی ذاتِ رسالت مآب، خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی نعت مبارکہ سے اُلفتِ مصطفیٰ ﷺ عملی شکل میں پیش کرنے کی مقدور بھر جِدّ وجُہد جاری ہے۔ آخر میں پیٹ بھر کر چشتیہ لنگر بھی دیا جاتا ہے جو چشتی خانقاہوں کی پہچان ہے۔ اس محفل ذکر ونعت شریف حلاوتِ ایمان کی تفصیلات انوارِ سراجیہ جلد اول، باب دوم میں ''یادِ الٰہی'' کے عنوان سے گزر چکی ہیں، قارئین کرام وہاں سے پڑھ کر اپنے مطالعاتی ذوق کی تسکین کر سکتے ہیں۔

مسجد کی دو منزلیں ہیں اُوپر والی منزل جو وسیع ہال پر مشتمل ہے، دارالعلوم سراجیہ کے بچوں کے تعلیمی مقاصد کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ اسی کے شمالی حصّے میں برقی قمقموں سے جگمگ جگمگ کرتی خوبصورت الماریاں بنائی گئی ہیں، ان میں خانقاہِ سراجیہ کے اکابرین بزرگانِ دین کے استعمال میں رہنے والی اشیاء بطور خاص سجائی گئی ہیں۔ قبلہ عالم الشاہ محمد سراج الحق قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز (م۔1932ء) کے مزار مبارک کی تصویر، قبلہ حضرت الشاہ محمد ظہورُ الحق نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ (م۔1984ء) کی تصویر، خطوط، گدڑی، عینک، چپل، وظائف، دلائل الخیرات اور ان کے تبرکات بھی نمایاں ہیں۔ ان میں سے قبلہ حضرت میاں صاحب رَحْمَةُ اللّٰہِ تعالیٰ عَلَیْہ کے حسنِ نظم اور اعلیٰ تعمیری ذوق کی جھلک ظاہر ہوتی ہے۔

مسجد کے ملحق مغربی جانب مکان میں سلطان الہند کے وارث، شیخ المشائخ حضرت قبلہ الشاہ محمد ظہورُالحق نَوَّرَ اللّٰہ مُرْقَدَہ (م۔1984ء) آسودہ خواب ہیں، یہ اُن کی آخری آرامگاہ ہے، یہاں زائرین کرام آکر فاتحہ خوانی کرتے ہیں، قرآن مجید کی تلاوت ہوتی ہے، نمازی اللہ تعالیٰ کی عبادت سے فارغ ہوکر یہاں دعا کرتے ہیں۔ اس کمرے کے اطراف میں شجرہ شریف میں تمام مذکورہ اَسمائے گرامی قبلہ میاں صاحب سے لے کر تاجدارِ کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تک درج ہیں، شجرۂ قادریہ اور چشتیہ بھی آویزاں ہیں۔

اس عمارت کے اُوپر خوبصورت گنبد تعمیر کیا گیا ہے، جس پر سبز رنگ کی ٹائلیں نصب کی گئیں ہیں، جو ہر وقت سبز رنگ کی بہار دکھارہی ہیں۔ گنبد کے اُوپر سفید رنگ کا کلس بھی روشنی کی کرنوں کو پھیلا کر اس کی خوبصورتی میں اضافہ کررہا ہے، یہ زائرین و حاضرین اور مریدین و متعلقین کی عقیدت و محبت کا مرکز قائم ہے، جس کو دیکھ کر نہ صرف مضطرب دلوں کو سکون اور پیاسی روحوں کو قرار نصیب ہوتا ہے، بلکہ ایمان کو جلا بھی حاصل ہوتی ہے۔

سدا بہار روے اس باغے، کدی خزاں نہ آوے
ہوون فیض ہزاراں تائیں ہر پوکھا پھل کھاوے ﴿میاں محمد بخشؒ﴾

دارالعلوم سراجیہ فیصل آباد

دارالعلوم سراجیہ کے طلبا کی رہائش تین منزلہ ہے، ایک وسیع بیسمنٹ ہے، جو کثیر المقاصد استعمال ہوتا ہے۔ یہاں ایک وسیع ڈائننگ ہال ہے، جس پر کرسی اور میز پر طلبہ کو کھانا دیا جاتا ہے۔ اسی کے ایک کمرے میں آٹا پیسنے والی چکی لگی ہوئی تھی، جو خود کفالت کے نکتہ نظر سے لنگر خانے کے لیے آٹا مہیا کرتی تھی۔ ایک ریٹائر چاک وچوبند فوجی محترم محمد مقبول صاحب آف شکر گڑھ لنگر خانے اور دیگر انتظامی اُمور کے ساتھ بڑے مستعد ہوکر یہ خدمت سر انجام دے رہے ہیں۔

مسجد کے سامنے نیچے والی منزل میں صوفی محمد حسینؒ ہال ہے، جو بوقتِ ضرورت

دن کے وقت کلاس روم اور خواتین اسلام کے لیے محفل خانہ کے طور پر بھی استعمال ہورہا ہے۔ اپریل 1999ء میں اس کا آغاز ہوا اور 6 ستمبر 1999ء کو شیخ المشائخ قبلہ الشاہ محمد ظہور الحقؒ کے سالانہ عرس کے مبارک موقع پر اس کا افتتاح بھی کردیا گیا، چھ (6) ماہ کی قلیل مدت میں یہ پایۂ تکمیل تک پہنچا۔ یہ چار (4) منزل مضبوط اور شاندار بلڈنگ ہے۔

اسی کے ساتھ کونے میں لنگر خانہ بھی ہے، جہاں دارالعلوم کے رہائشی طلبہ کے لیے کھانا تیار کیا جاتا ہے۔ اس کام کو سرانجام دینے کے لیے ایک فیملی (Family) کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ دیگر انتظامی اُمور میں استعمال ہونے والے کمروں کے علاوہ ایک بہترین مہمان خانہ ہے، جس میں زائرین کے لیے مناسب سہولیات اعلیٰ بیڈ، اٹیچ باتھ روم اور موسم کے مطابق بستر مہیا کیا جاتا ہے۔ سب سے اُوپر والی منزل پر اساتذہ کی معیاری رہائش گاہیں بھی ہیں۔

مسجد کے سامنے کھڑے ہوکر دیکھا جائے تو شفیع بلاک (گوجرانوالہ) پر انسان کی نظر پڑتی ہے، جو چار (4) منزل ہے، اس کا آغاز پانچ (5) جون 1997ء میں ہوا اور افتتاح 24 دسمبر 1997ء سالانہ سراجیہ کانفرنس کے موقع پر ہوا، اس بلڈنگ کی خوبصورتی یہ ہے کہ انسان جس دیوا پر نظر دوڑائے تو ہر دیوار انسان کے دل و دماغ کو علم کے موتیوں سے منور کررہی ہوگی۔ کہیں خوبصورت خطاطی میں علم کا شوق دلانے والی آیت مع ترجمہ تحریر ہے، کہیں بزرگانِ دین کے اجمالی حالات زندگی، اقوال اور سنہری اُصول لکھے گئے ہیں اور کسی دیوار پر ملکِ عزیز پاکستان کے متعلق معلومات، قومی ترانہ اور سراجیہ ترانہ بھی بندے کو دعوتِ نظارہ دیتا ہے۔

جامع مسجد سراجیہ کے مین دروازہ (Main Gate) سے داخل ہوتے ہی بائیں جانب نمازی حضرات اور دارالعلوم سراجیہ کے طلبہ کے لیے طہارتِ ظاہریہ کا بندوبست بھی کیا گیا ہے، اعلیٰ، معیاری اور صاف ستھرے وضوخانے اور استنجاخانے بنائے گئے ہیں، جن میں

موسم کے مطابق ہر وقت گرم اور ٹھنڈے پانی کی سہولت موجود رہتی ہے۔

توکّل علَی اللہ (اللہ پر بھروسہ)

امیر جماعت سراجیہ قبلہ الشاہ میاں محمد ضمیرالحق رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تعمیرِ نو کی بنیاد مئی 1994ء میں رکھی، اس تمام عمل میں جس خانقاہی روایت اور خودی داری کا خاطر خواہ خیال رکھا گیا ہے، وہ ہے عزّتِ نفس، اس کو کبھی مجروح نہیں ہونے دیا گیا، جو آ گیا اس کو راہِ خدا میں خرچ کر دیا۔ **نہ طمع ، نہ منع ، نہ جمع** کے روحانی اُصول کی مکمل پاسداری کی گئی ہے، نہ کبھی حرص و لالچ کو قریب پھٹکنے دیا، نہ کسی کو دینے سے روکا اور نہ ہی بینک بیلنس بنایا۔ اس تعمیرِ نو پر کروڑوں روپے خرچ ہوئے لیکن اپنے مالک و خالق کے خزانوں پر نظر رکھی ہے، اُسی سے سوال کیا ہے، اُسی پر بھروسہ کیا ہے، اُس نے کبھی مایوس نہیں کیا۔ اس اعتبار سے قبلہ میاں صاحب تَوَکُّلُ عَلَی اللّٰہ کے کوہِ گراں محسوس ہوتے تھے۔

عزّت مآب شیخ احمد دین صاحب جنرل سیکریٹری ہیں، سارے اخراجات انہیں کے ہاتھوں انجام پا رہے تھے۔ تعمیراتی سامان کے لیے دوکان داروں، معماروں اور مزدوروں کو وقت پر ادائیگی کے لیے وہ بھی کبھی حیران و پریشان نہ ہوتے تھے، جبکہ قبلہ میاں صاحب کے چہرے پر کبھی شکن تو آیا ہی نہیں، وہ ہنستے اور متبسّم ریز ہونٹوں کے ساتھ یہ تعمیری معاملات نبھا رہے ہوتے تھے۔

وہ صبر و تحمّل کے ساتھ اللہ مالکُ الملک پر ایسا کامل بھروسہ فرماتے تھے کہ سارے خزانوں کا مالک خود ہی ان کی دستگیری فرما کر انتظام فرما دیتا تھا۔ مادی لوگوں کی عقلیں دنگ تھیں، وہ سر پکڑ کر بیٹھ جاتے تھے، یہ پیسہ کہاں سے آ رہا ہے؟ ان کو کون دے رہا ہے؟ حقیقت یہی ہے کہ اللہ مالکُ الملک خود ہی اس کے انتظامات فرما کر اپنی یاد کا مرکز قائم کروا رہا تھا، جو آج ہزاروں انسانوں کی اُمیدوں کا ملجاء و ماؤیٰ ہے۔ جس گھاٹ سے علمِ ظاہر اور اسرارِ باطن کے پیاسے سیراب ہو رہے ہیں، وہ دراصل توکّل علی اللہ کے چشمۂ صافی کی ایک بوند ہے۔

توکّل کا یہ مطلب ہے کہ خنجر تیز رکھ اپنا
پھر اس خنجر کی تیزی کو مقدّر کے حوالے کر

وقت کی پابندی

امیر جماعت سراجیہ نے ہائر سیکنڈری سکول فوارہ چوک فیصل آباد کے پرنسپل کی حیثیت سے ایک عرصہ تک دل جمعی، ایمان داری اور محنت سے کام کیا ہے، جس نے آپ کی شخصیّت میں وقت کی پابندی کا احساس بڑی عمدگی سے جاگزیں کر دیا ہے۔ اس لیے اپنے دیئے ہوئے وقت کا سختی سے پاس کرنا آپ کی بے مثال اور اعلیٰ صفت شمار کی جاتی ہے۔ بیک وقت تمام دینی اور معاشرتی تقریبات میں یہ پابندی نظر آتی ہے۔

راقم الحروف چار سال (2001ء تا 2005ء) تک اپنے فرائضِ منصبی کے حوالے سے 74 لائٹ ایئر ڈیفینس رجمنٹ کچی پکی روڈ ساہیوال میں تعیّنات رہا۔ پاکپتن شریف کے سالانہ عرس کی تقریبات سے فارغ ہو کر آپ ساہیوال میں عزّت مآب جناب عبد الرشید افضل اور دیگر اہلِ ارادت کے ہاں تبلیغی و اصلاحی قیام فرماتے ہیں، اس عرصہ میں بندۂ ناچیز کو بھی شرفِ پابوسی نصیب رہا، آپ صبح کا ناشتہ غریب خانہ پر آرمی کینٹ میں آرمی کوارٹر پر (جہاں ائر ڈیفینس کی ایک یونٹ ہوتی ہے۔) بالمقابل چک نمبر 96/6R میں تناول فرماتے تو جو آمد کا وقت ارشاد فرماتے بالکل ٹھیک اسی وقت پر تشریف فرما ہو جاتے۔

ایک دفعہ کسی وجہ سے پانچ (5) منٹ کی تاخیر ہوئی تو آپ نے کئی بار فرمایا کہ آج غیور افواجِ پاکستان کی طرح پابندیٔ وقت نہ ہو سکی، ناراض نہ ہونا آپ کو اپنی منشاء کے خلاف انتظار کی زحمت برداشت کرنا پڑی۔ راقم نے دست بستہ معذرت کی، اگلے سال پانچ (5) منٹ پہلے تشریف لائے، ابھی ہم آپ کے استقبال کے لیے جانے کی تیاریاں کر رہے تھے کہ آپ کی سفید گاڑی کینٹ کے گیٹ میں داخل ہوتی نظر آئی تو دوڑ کر پہنچے، گاڑی سے اُترتے ہی فرمایا: گزشتہ سال کا بدلہ ہو گیا۔ گویا آپ نے تاخیر کو یاد رکھا اور اس کا بدلہ دے کر آخرت

میں سرخرو ہونے کا سامان کر لیا۔

اسی طرح کسی دینی و مذہبی محفل میں، سکول کے سالانہ نتائج کے پروگرام یا عرس کی سالانہ تقریبات میں عوام و خواص اور اہلِ اِرادت ابھی وضو کر رہے ہوتے جب کہ آپ مقرّرہ وقت پر کرسی صدارت پر جلوہ افروز ہو کر باقاعدہ پروگرام شروع کروا دیتے، (قبلہ میاں صاحب گھٹنوں میں تکلیف کی وجہ سے زمین پر نہیں بیٹھ سکتے اس لیے کرسی پر بیٹھتے ہیں۔) آستانے پر تمام محافل نماز کی پابندی کی طرح صحیح وقت پر شروع ہو جاتی ہیں۔ جہاں صدارت کے لیے نامزد ہوتے تو عین وقت پر پہنچنا آپ کا معمولِ حیات ہے، وعدہ کا اِیفاء اور وقت کی پابندی کو عبادت اور تعلیماتِ اسلام پر عمل کی نیّت سے پوری طرح ادا کرنے کی حتی المقدور کوشش کرتے ہیں۔

قبلہ میاں صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ اکثر فرماتے تھے، اسلام نے ہی وقت کی پابندی پر سب سے زیادہ زور دیا ہے، ارکانِ اسلام نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج ہمیں وقت کی پابندی کا قرآنی نظام دیتے ہیں۔ نمازِ تہجد، اِشراق، چاشت اور اوّابین کے نوافل کا بھی ایک وقت مقرر ہے۔ نظامِ فطرت میں طلوعِ آفتاب، غروبِ آفتاب، موسموں کا ہمیشہ اپنے وقت پر آنا وقت کی پابندی کا بہترین فطرتی درس ہے، اس کو بنظرِ غائر دیکھ کر سبق سیکھنا اور عمل کرنا ہماری ذِمّہ داری ہے۔ وقت کی پابندی صوفیائے کرام اور سالکین وذاکرین کا اس لیے طرّۂ امتیاز ہے اور ہونا بھی چاہیے کیونکہ وہ ہر چیز سے اپنے خالق کی معرفت و پہچان کا سبق حاصل کرتے ہیں۔

عاجزی و انکساری

عاجزی و انکساری وہ اعلیٰ انسانی صفت ہے جو اللہ کریم کو بہت محبوب ہے، اسی صفت کو انسان میں پیدا کرنے کے لیے نماز جیسی اہم عبادت میں رکوع و سجود کو رکھا، تاکہ بار بار جھکنے کے عمل سے نصیحت حاصل کر کے عاجزی کو زندگی کا جزوِ لاینفک بنا لیا جائے۔ مٹی اور

زمین پر سجدہ کروا کر زمین کی سی عاجزی کا سبق بار بار ازبر کروایا، یہ بھی باور کروایا کہ اے انسان! تیری اصل یہ مٹی ہے، تو اس کو یاد رکھ اور بالآخر روح قفسِ عنصری سے پرواز کرنے کے بعد تیرے جسم نے اس مٹی کی قبر میں مدتوں قیام کرنا ہے۔ قرآن وسنّت میں تواضع اور عاجزی و انکساری کے نام سے جامع تعلیمات موجود ہیں اور وہ تعلیمات صوفیائے کرام کی حیاتِ مستعار میں متشکّل صورت میں موجود ہوتی ہیں۔

کبریائی اور بڑائی کا سزاوار فقط اللہ کریم ہے، اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر بندہ ہر نماز میں اس کا اعلان کرتا ہے۔ بندے کو نظامِ عبادت دیا ہے، تمام عبادات کا فلسفہ بھی یہی ہے کہ اس عمل کے ذریعے انسان کی غرور و تکبّر کی عادات کو تواضع اور عجز و انکساری میں تبدیل کیا جائے۔ اچھے انسانوں میں یہ خصلت و عادت اپنی قدر و منزلت کے مطابق کافی حد تک پائی جاتی ہے، جو بندہ زیادہ عاجزی کرنے والا ہوتا ہے، اس کو باری تعالیٰ اس قدر ہی بلند فرماتا ہے۔ عربی زبان کی معروف ضربُ المثل ہے:

مَنْ اِنْکَسَرَ اِرْتَفَعَ

جو انکساری کرتا ہے وہ بلند ہو جاتا ہے۔

حضرت شیخ شرفُ الدّین سعدی شیرازی سہروردی ؒ (م۔ 691ھ) کا قول بھی ہے کہ:

ع نہد شاخ پُر میوہ سر بر زمین

پھل سے بھری ہوئی ٹہنی اپنا سر زمین پر رکھتی ہے۔

اس کے ساتھ یہ عادت انسانی معاشرے میں دوسروں کی نظر میں مقبول بنا دیتی ہے، صوفیائے کرام میں یہ عادتِ کریمہ بہت حد تک پائی جاتی ہے۔

1990ء کی بات ہے، قبلہ میاں محمد ضمیر الحق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ چک نمبر 7/656 گ ب بچیانہ ضلع فیصل آباد میں تبلیغی واصلاحی دورے پر تشریف لائے، راقم الحروف کو بھی شرفِ پابوسی و ہم رکابی نصیب ہوا۔ نمازِ عصر ادا کرنے کے لیے اسی گاؤں کی جامع مسجد

غوثیہ حنفیہ میں گئے ،از راہِ ادب مجھے خیال آیا کہ ایک اضافی جائے نماز صف پر بچھادی جائے ،تا کہ جگہ نرم ہو جائے ،مسجد کے اندر سے جائے نماز لا کر بچھائی ۔آپ نے جائے نماز کو لپیٹ کر ایک طرف کرتے ہوئے رُخِ انور میری طرف کر کے فرمایا:

ارے مولانا یہ مسجد کی دری اور صف پاک نہیں ہے کیا؟ اس اضافی جائے نماز کی ضرورت نہیں ہے۔ کیا معلوم اللہ کریم کو یہ سجدے قبول بھی ہیں یا نہیں۔

یعنی وہ عام لوگوں میں گھل مل کر ہی نماز جیسے اہم فرض کو پورا کرنا چاہتے تھے ،اصل نظر اللہ کریم کی قبولیت پر تھی ۔قبلہ میاں صاحب کی یہ عادت ہے کہ الگ سے کوئی انفرادیت قائم کرنا یا شاندار استقبال اور وضع قطع میں منفرد نظر آنے کے ذریعے لوگوں کی نظروں میں معزز بننا نہیں چاہتے ہیں، بندے کا اپنے خالق و مالک کی بارگاہ میں عاجز و منکسر بن کر حاضر ہونا ہی تو شانِ بندگی ہے۔

☆ قبلہ میاں صاحب 2010ء میں پاکپتن شریف کے سالانہ عرس مبارک کے بعد جب گھر پہنچے، اجازت کے لیے راقم الحروف کی قبلہ میاں صاحب رَحمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ عَلَیہ کے گھر میں ملاقات ہوئی، **انوار سراجیہ (جلد اوّل)** کی اشاعت پر کچھ گفتگو ہونے کے بعد قبلہ میاں صاحب قدرے پُرملال سے نظر آئے ، میں فکر مند ہو گیا کہ نا معلوم کون سی بات طبعِ نازک پر گراں گزری ہے؟ آپ نے خود ہی ارشاد فرمایا کہ گھر میں بہت ہی پیاری بیٹی نے آج میری سالگرہ کا انتظام کیا ہے، وہ منتظر ہے، لہٰذا مجھے وعدے کے مطابق اس گھر کی چھوٹی مگر اہم تقریب میں شرکت کرنا ہے۔اس لیے آپ کو بھی اجازت ہے۔

جو عالی ظرف ہوتے ہیں ہمیشہ جھک کے ملتے ہیں
صراحی سرنگوں ہو کر بھرا کرتی ہے پیمانہ

کہنے کو یہ ایک معمولی واقعہ نظر آتا ہے مگر اس میں وعدہ کی ایفاء، بچیوں کی دلداری اور حسنِ سلوک کی تصویر موجود ہے۔ گھریلو معاملات میں دلچسپی اور سب سے بڑھ کر اس بیٹی کی حوصلہ افزائی کا عنصر بھی شامل ہے کہ اس کا کہیں دل نہ ٹوٹ جائے کہ میں صرف ایک بیٹی ہوں تو میری دعوت کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ معاشرے کے ناروا سلوک کی وجہ سے بسا اوقات بیٹیاں خود کو احساسِ کمتری میں مبتلا کر لیتی ہیں ۔قبلہ میاں صاحب اپنے عمل سے اس پیاری بیٹی کے دل سے احساسِ محرومی و کمتری ختم کرنا چاہتے تھے ۔اس میں ہمارے لیے نصیحت آموز کئی اسباق ہیں ، یہ اعمالِ صالحہ دینِ اسلام کے اَخلاقی نظام کا حصّہ ہیں ، جو نبی پاک ﷺ کی تعلیمات کی ایک خوبصورت جھلک ظاہر کرتے ہیں ، آج کل ان اسلامی اقدار کو عام سمجھ کر نظر انداز کیا جا رہا ہے ، جو قطعاً مناسب نہیں ہے ۔ اللہ کریم ہمیں اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمِین بِجَاہِ طٰہٰ و یٰسٓ ﷺ ۔

نہ مکتب سے نہ کالج کے ہے در سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا ﴿اکبر الٰہ ابادی﴾

بیعت کیا ہے؟

بیعت یعنی مرید ہونا قرآن و سنّت کا حکم ہے۔ صحابہ کرام عَلَیہِمُ الرِّضوَان اور صحابیات عَلَیہِنَّ الرِّضوَان سب نبی پاک ﷺ کی بیعت کرتے تھے ۔ بیعتِ اسلام، بیعتِ توبہ، (بیعتِ طریقت) بیعتِ جہاد، بیعتِ محبت، بیعتِ رضوان تو متعدد صحابہ کرام نے انفرادی یا اجتماعی طور پر کی ہے ۔ تمام خلفائے راشدین کے دور میں بیعتِ خلافت ہوتی رہی ۔ صحابیات بھی مختلف اوقات میں مخصوص شرائط کے ساتھ نبی پاک ﷺ کی بیعت کرتی تھیں ۔ وہ چھ (6) شرائط سورۂ مُمتَحِنَہ کی آیت نمبر 12 میں موجود ہیں ۔ آپ کسی مترجم قرآن پاک سے مطالعہ کر سکتے ہیں ۔

لہٰذا یہ عمل متواتر شروع اسلام سے لے کر اب تک جاری ہے ۔ زیادہ تر

صوفیائے کرام نے اصلاح وتربیّت کے لیے اس کو بطور خاص اختیار فرمایا ہے۔ اسی وجہ سے تمام سلسلہ ہائے طریقت بغیر کسی اِنقطاع کے آقائے دوجہاں ﷺ تک اس وقت (1435ھ) تک 43یا44 واسطوں سے پہنچ رہے ہیں۔

بیعت کا معنیٰ و مفہوم

بیعت کا لغوی معنیٰ خرید وفروخت ہوتا ہے۔ یہ عربی زبان کے بَاعَ ،یَبِیعُ ،بَیْعًا سے مشتق ہے، بَائع "بیچنے والے کو اور مَبِیع" بیچی ہوئی چیز کو کہتے ہیں۔ یہ کلمہ قرآن مجید میں لغوی واصطلاحی دونوں معانی میں مختلف مقامات پر استعمال ہوا ہے۔ اصطلاحِ طریقت میں کسی مرشدِ کامل کے ہاتھ پر خود کو بیچ دینا یعنی قربان کردینا بیعت ہے اور اپنی تمام ترخواہشات کو شیخ کی رضا پر نثار کرنا بیعت کہلاتا ہے۔

شیخ ومرشد کے بتائے ہوئے ارشادات وفرامین پر عمل کرنا راہِ سلوک کا اصل سرمایہ ہے۔ پیرومرشد دراصل طالب ومرید کے لیے کھلی کتاب ہوتا ہے۔ پیری مریدی کوئی کاروبار نہیں ہے، بندے کو طالبِ مولیٰ بن کر ایک اُستاد کا تعیّن کرنا ہوتا جس کو پیر یا شیخِ طریقت کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سورۂ توبہ کی آیت نمبر 111 ،سورۂ مُمتَحِنَة کی آیت نمبر 12 اور سورۂ فتح کی آیت نمبر 10 میں اس کا ذکر فرمایا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ ط (۱)

(اے حبیب) بے شک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں۔

بیعت کی شرعی حیثیت

دینِ اسلام کے تمام سلاسلِ صوفیاء یعنی سلسلہ عالیہ قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ، نقشبندیہ، اویسیہ، وارثیہ، شاذلیہ اور رافعیہ میں بیعت کا طریقہ جاری ہے۔ یہ یاد رہے کہ شریعت

(1) الفتح 48 : 10

میں بیعت کرنا اگرچہ فرض نہیں ہے، کہ کوئی یہ خیال کرے کہ اس کے بغیر وہ مسلمان نہیں رہ سکتا ،ایسا ہرگز نہیں، وہ مسلمان تو ہے مگر اکیسویں صدی کے خارجی ذہن رکھنے والے فرقوں اور مادر پدر آزاد غیر مقلدّ مسلمان ہونے کی بجائے اچھا مسلمان اور کامل مؤمن بننے کے لیے اور طرح طرح کے اعتقادی فتنوں سے محفوظ رہنے کے لیے یہ بیعت بہت مفید اور ضروری ہے، لہٰذا اس کے بغیر چارہ ٔ کار نہیں ہے۔

انسان سے زندگی میں جانتے ہوئے یا کبھی اَن جانے میں نا معلوم کتنے صغائر و کبائر گناہ ہو جاتے ہیں۔ اس ذریعے سے بندہ کی مرشدِ گرامی کے ہاتھ پر بیعت حقیقت میں ان گناہوں کی توبہ کرنا ہے جو بیعتِ توبہ کہلاتی ہے، اس بات سے انکار نہیں کہ شریعتِ اسلامیہ کا علم رکھنے اور عمل کرنے والا مرشد گرامی ہی اچھا گواہ بن سکتا ہے، اعلانیہ فاسق وفاجر شخص کسی بندے کی توبہ کا گواہ بننے کی کامل اہلیّت نہیں رکھتا۔

اسلام قبول کرنے سے قبل صحابہ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان ،(اللہ تعالیٰ اُن پر راضی ہو۔) آدمیوں کو قتل کرکے، بچیوں کو زندہ درگور کرکے اور فسق فجور کے ہزاروں جرائم کرکے آپ ﷺ کے دستِ کرم پر بیعتِ اسلام کرتے اور اللہ کریم ورحیم سے معافی کے خواستگار ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرمادیتا تھا، توبہ واستغفار کا یہی طریقہ بیعتِ طریقت کے نام سے اُمتِ مسلمہ میں آج بھی جاری ہے۔

بیعت کی ضرورت

معرفتِ الٰہی کے سفر پر خود ہی چل پڑنا شیطان ونفس کی دشمنی کو تیز تر کردیتا ہے ،ابلیس چند لمحوں میں انسان کو ایسی اپنی تراشیدہ ہلاکتوں میں ڈال دیتا ہے کہ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ. چاردن کوئی وظیفہ یا نماز کی پابندی کرنے کی وجہ سے انسان خود فریبی کے چنگل میں پھنس کر اپنے آپ کو پہنچا ہوا بزرگ سمجھنے لگ جاتا ہے مگر نہ جانے وہ کہاں پہنچا ہوگا؟ شیطان کی چالیں ہر شخص کے لیے الگ ہیں، یہ ہر انسان پر وار کرتا ہے اور بہت بُرا وار کرتا ہے،

زندگی کے آخری سانس تک حملہ آور رہتا ہے۔اور جلدی اپنے حملے کو سمجھنے بھی نہیں دیتا، اتنے ہوشیار دشمن سے دامن بچانا یقیناً کسی واقفِ راہ اور ہادی اکمل کے بغیر ناممکن ہے، جو اُستاد، صوفی، مُرشد، مُربّی، مُحسن اور ولی اللہ، غوث، قطب، ابدال یا اوتاد کے نام سے جانا جاتا ہے۔

انسان کے مقصدِ حیات، وصلِ الٰہی اور معرفتِ خداوندی یعنی فَنَا فِی اللّٰہِ کی منزل تک پہنچنا تو فَنَا فِی الرَّسُوْلِ ﷺ ، اِتباعِ شریعت اور فَنَا فِی الشَّیْخ کے بغیر ممکن نہیں ہے۔اس لیے کسی راہ دان شیخِ کامل کا وفادار مرید بننا ہی منزل آشنا ہونے کے لیے ضروری ہے۔بیعت کے دن کو طریقت میں اصل میں یومِ ولادت کہتے ہیں۔

مرشد گرامی قدر راہِ طریقت و معرفت کا راہ دان بھی ہوتا ہے اور خود راہِ سلوک کا راہ رَو بھی، وہ نفس و ابلیس کے فریبوں سے واقف ہوتا ہے۔وہ اس اہم سفر کی تمام تر رکاوٹوں اور اُونچ نیچ کو جانتا ہے۔وہ اپنے لیے اور متعلقین کے لیے توبہ و استغفار میں مشغول رہتا ہے۔مبتدی کو قدم قدم پر پیش آنے والی مشکلات کو سمجھ کر حل کرتا ہے۔قبلہ میاں صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ عَلَیْہ ' کے دستِ حق پرست پر پہلے طالبِ مولیٰ صاحبزادہ قاری محمد نواز قاسم صاحب کے مرید ہوتے وقت کے کچھ ایسے ہی احساسات انہیں کے قلم سے درج کیے جا رہے ہیں، جو انہوں نے راقم الحروف کی گزارش پر قلم بند فرمائے ہیں۔وہ جامعہ نعیمیہ لاہور کے فاضل ہیں اور بہترین صوبائی اور قومی ایوارڈ یافتہ قاری و ثناء خوانِ مصطفیٰ ﷺ بھی اور اللہ کریم نے ان کو خطابت کی صلاحیت بھی وافر عطا فرما رکھی ہے، وہ رزقِ حلال پر یقین رکھتے ہوئے تجارت کر کے اکتسابِ رزق کرتے ہیں۔

جمال ضمیر کے پہلے اسیر

صاحبزادہ قاری محمد نواز قاسم کے والد محترم صاحبزادہ الحاج مولانا غلام قاسم صاحب شیخوپورہ جو قبلہ الشاہ محمد ظہور الحق چشتی قلندری ؒ (م۔1984ء) کے شاگردِ رشید اور خلیفۂ مجاز ہیں۔ان کے والد صوفی باصفا جناب صوفی محمد ابراہیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ

جو قبلۂ عالم حضرت الشاہ محمد سراج الحق نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ (م۔1932ء) کے مرید تھے، گویا قاری نواز کا پورا خاندان اسی آستانہ عالیہ کا فیض یافتہ ہے، اس تعارفی تناظر میں درج ذیل سطور کا پڑھنا بہت مفید ہوگا۔چنانچہ قاری صاحب لکھتے ہیں:

زینت القراء حضرت الحافظ قاری عبد المجید اجملؒ کے ساتھ ملکِ پاکستان کے طول و عرض میں بیسیوں آستنوں پر فنِ قرأت اور خطابت کے لیے بندہ کی حاضری ہوتی تو وہاں سوال اُٹھایا جاتا کہ قاری نواز صاحب کی بیعت کہاں ہے؟ بڑی بڑی ہستیوں کا ذکر بھی ہوتا، دو تین مرتبہ بعض مشائخ کرام نے اپنے سلسلۂ عالیہ میں بیعت کی دعوت بھی دی، مگر نہ جانے کسی بھی جگہ پر وہ اطمینان نصیب نہ ہوتا تھا جس کی مجھے طلب تھی۔تلاشِ مرشد کی تڑپ جب بڑھ گئی تو ایک دن اپنے جدِ امجد دادا جان عارف باللہ، فنافی الرسول ﷺ قطبُ العصر حضرت خواجہ میاں محمد ابراہیم چشتی صابری سراجی نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ (م۔1994ء) المعروف میاں جی سرکارؒ کے پاس بیٹھا ہوا معمول کے مطابق پاؤں دبا رہا تھا تو بڑی ہمت سے زبان کھولنے کی جسارت کی، دراصل سن رکھا تھا کہ راجپوتوں میں اللہ کے ولی کم ہی ہوتے ہیں، لیکن جو ہوتے ہیں وہ کامل و اکمل اور مکمل ولی اللہ ہوتے ہیں۔

میاں جی سرکارؒ

بندہ میاں جی سرکارؒ کے روحانی تصرّفات سے مرعوب تھا، مگر میں نے انہیں کبھی متاعِ دنیا کا طالب اور نہ ہی کبھی اپنی بڑائی بیان کرتے ہوئے دیکھا یا سنا تھا۔میں نے اُن کی چوکھٹ پر اپنے زمانے کے بڑے نامور علماء اور دانش ور گردن جھکائے بیٹھے دیکھے ہیں۔آپ قبلہ عالم الشاہ محمد سراج الحق نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ (م۔1932ء) کے مرید خاص اور فیض یافتہ تھے۔میاں جی سرکارؒ ہر وقت سرورِ کائنات احمد مجتبیٰ ﷺ، اہلِ بیتِ اطہار، اکابر صوفیائے کرام یعنی خواجۂ خواجگان، حضرت خواجہ غریب نواز خواجہ معین الدّین چشتی اجمیریؒ (م۔632ھ)، بابائے تصوّف، سلطان الاولیاء حضرت خواجہ فرید الدّین مسعود گنج شکرؒ (م۔661ھ)

،سیّد الاولیاء قطبِ زماں، حضرت علاؤ الدّین علی احمد صابر کلیریؒ (م۔690ھ) اور قبلۂ عالم الشاہ محمد سراج الحقؒ (م۔1350ھ) رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالیٰ عَلَیھِمْ کی محبت میں مستغرق رہتے تھے۔

موقع پاتے ہی عرض گزار ہوا کہ دادا جان میں بیعت کرنا چاہتا ہوں، دادا جان نے فرمایا: اولیاء اللہ تو بے شمار ہیں، میں سینکڑوں کی نشان دہی کر سکتا ہوں، لیکن ہم جس عظیم خاندان کے غلام اور فیض یافتہ ہیں، اس خاندان کو چھوڑ کر کہیں اور جانے کیا ضرورت ہے؟ جبکہ میرے فرزندِ ارجمند یعنی آپ کے والدِ گرامی قدر مولانا غلام قاسم صابر چشتی جو عالم باعمل، شاہسوارِ تصوّف اور مرکزی جماعتِ سراجیہ کے نائب امیر بھی ہیں، جو ماہتابِ علمِ لدنی، قطبُ الاقطاب، الشیخ، السیّد محمد ظہور الحق چشتی صابری سراجیؒ (م۔1984ء) مریدِ خاص اور خلیفہ ہیں، کئی لوگوں نے ان کے دستِ حق پرست پر بیعت کر لی ہے۔

بندہ نے ذرا خفگی محسوس کرتے ہوئے عرض کی کہ کیا یہ تصوّف میں ضروری ہے؟ کہ دادا کا مرید دادا، بیٹے کا مرید بیٹا اور پوتے کا مرید پوتا ہو۔ یعنی میرے دادا (میاں جی سرکارؒ) میاں صاحب کے دادا (قبلۂ عالمؒ) کے مرید تھے، میرے والد (غلام قاسم) ان کے بیٹے (الشاہ محمد ظہور الحقؒ) کے مرید تھے اور اب میں (نواز قاسم) ان کے پوتے (موجود سجّادہ نشین حضرت میاں صاحب) (رَحمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ عَلَیْہ) کا مرید ہو جاؤں۔

روحانی گورنر

دادا جانؒ مسکرا کے فرمانے لگے کہ یہ کوئی زبردستی کی بات نہیں، آپ ہوش مند، عاقل، بالغ، عالم اور فاضل انسان ہیں۔ میرا مشورہ ہے آپ برِّ صغیر پاک و ہند کے روحانی گورنر سے رابطہ کر لو، جو وہ کہیں اس پر عمل کر لیں۔ مجھے ایک نئی پہیلی کا سامنا تھا، میں نے استفسار کیا کہ روحانی گورنر کی اصطلاح آپ نے کہاں سے اخذ کر لی، میرے دادا جان کا چہرہ سرخ ہو گیا، لیٹے ہوئے تھے، اُٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے انسانی معاشرے میں توازن برقرار رکھنے کے لیے جیسے ظاہری نظامِ حیات میں نظامِ حکمرانی عطا فرما رکھا ہے، اسی طرح روحانی توازن کو برقرار رکھنے کے لیے اللہ ربُّ العالمین نے دنیا والوں کی نگاہوں سے پوشیدہ علمی، عرفانی اور وجدانی خزانوں کی تقسیم کا نظام بھی قائم کیا ہے، اس میں درجہ بدرجہ اولیائے کرام کو مختلف ذِمّہ داریاں سونپ رکھی ہیں، فرق اتنا ہے کہ معاشرتی نظام کے تغیر و تبدّل میں حکمرانوں کا آنا اور جانا نظر آتا ہے اور روحانی نظام میں صوفیاء کی تعیناتی عوام کو نظر نہیں آتی:

اَللّٰہُ یَجْتَبِیْٓ اِلَیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَیَھْدِیْٓ اِلَیْہِ مَنْ یُّنِیْبُ .(۱)

اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اپنی طرف چن لیتا ہے اور جو (اس کی طرف) رجوع کرتا ہے اس کو اپنی طرف ہدایت دیتا ہے۔

یہ ذِمّہ داریاں روزِ ازل سے سونپی جا چکی ہیں جو قیامت تک جاری رہیں گی۔

یہ بات میری سمجھ میں آ گئی، عرض کی روحانی گورنر کون ہیں؟ اور ان تک کیسے رسائی حاصل کی جا سکتی ہے؟ دادا جان نے فرمایا: برِّ صغیر کے روحانی گورنر سلطان الکاملین حضرت مخدوم اُمم علی بن عثمان ہجویری داتا گنج بخش (م۔465ھ) نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ ہیں، جن کو حکیم الامت درویشِ لاہور علّامہ محمد اقبالؒ نے کہا تھا:

؎ سیّدِ ہجویر، مخدومِ اُمم   مرقدِ اُو پیرِ سنجر را حرم (اقبالؒ)

علی بن عثمان ہجویر کے سردار اور اُمتوں کے مخدوم ہیں، ان کی قبر انور پیر سنجر (خواجہ غریب نوازؒ) کے لیے احترام و عزّت کی جگہ ہے۔

تب وہ بات سمجھ آئی جو حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے اپنے شعر میں کہی تھی:

؎ گنج بخشِ فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را راہنما ﴿خواجہ غریب نوازؒ﴾

(1) الشوریٰ 42: 13

تلاشِ مرشد کا وظیفہ

دادا جان سے مؤدبانہ عرض کیا کہ بندہ گنہگار اور رُوسیاہ انسان ہے، اتنی بڑی بارگاہ تک کیسے رسائی حاصل کرے؟ دادا جان نے پڑھنے کے لیے چند قرآنی وظائف اور جماعتِ سراجیہؔ کے تینوں شجرہ ہائے طیبہ بتائے، مزید فرمایا: آئندہ جمعرات سے ہفتہ وار ہر جمعرات کو عصر کی نماز حضرت داتا گنج بخشؒ کی مسجد میں ادا کرنا، نمازِ مغرب تا عشاء مسلسل قرآن مجید کی تلاوت کرنا، قرآن کریم سورہ فاتحہ سے شروع کرنا، والناس تک پڑھتے جانا، جتنا قرآن مجید پڑھ لو اس سے آگے اگلی جمعرات کو پڑھنا شروع کر دینا، اس منزل کے حصول کے لیے کتنے قرآن مجید پڑھ لیے ہیں؟ یہ شمار نہ کرنا، نمازِ عشاء کے بعد فجر تک حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے حجرہِ اعتکاف سے منسلک برآمدے میں کونے والے ستون کے ساتھ بیٹھ کر تہجد تک صرف درودِ ہزارہ پڑھتے رہنا جو درج ذیل ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِاْۃَ
اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ .

نمازِ تہجد کی ادائیگی کے بعد حضرت داتا صاحبؒ کے چہرہ پاک کی طرف کھڑے ہو کر تینوں شجرہ ہائے طیبہ پڑھنا، اور بعد میں حضرت داتا گنج بخشؒ کا شجرہ پڑھنا، اس وقت تک یہ عمل جاری رکھو جب تک داتا صاحبؒ کی طرف سے تمہاری رہنمائی نہیں ہو جاتی۔ جمعہ کو نمازِ فجر کی ادائیگی کے بعد قرآن کریم کی تلاوت کرنا، نمازِ جمعہ پڑھ کر پھر مذکورہ بالا درودِ ہزارہ پڑھنا، یہاں تک کہ نمازِ عصر ہو جائے، جمعۃ المبارک کا روزہ رکھنا اور عصر پڑھ کر واپس آجانا، جلد بازی نہ کرنا، مجھے تمام احوال بتانا۔

تلاشِ مرشد کا یہ سفر اگلی ہی جمعرات سے دادا جان کی اس نصیحت پر عمل کرتے ہوئے شروع کر دیا، اپریل 1992ء تا نومبر 1993ء تک یہ عمل جاری رہا، ڈیڑھ سال بعد دادا جان سے عرض کیا کہ یہ سفر تو جاری ہے، لیکن منزل ابھی تک نہیں ملی، اُنہوں نے فرمایا:

جب تک ڈھل نہیں جاؤ گے، نکھر نہیں پاؤ گے تو منزل کیسے ملے گی؟ کچھ دن اور جاری رکھو، اتنے میں دسمبر 1993ء آ گیا، دسمبر کی 24، 25، 26 تاریخ کو ہر سال آستانہ عالیہ چشتیہ صابریہ سراجیہؔ یعنی مرکزِ جماعتِ سراجیہؔ فیصل آباد میں عرس ہوتا ہے۔ دل میں پختہ ارادہ کر لیا کہ اگر عرس شریف تک یہ معاملہ حل ہو گیا تو درست ورنہ عرس شریف سے ناغہ کر لوں گا، لیکن منزل کے حصول تک تلاشِ مرشد کا یہ سفر پا بجولاں درِ داتا علی ہجویریؒ پر جاری رکھوں گا۔ غالباً اس یا اگلی جمعرات جب تہجد کا وقت قریب آیا، بندہ مصروفِ التجا تھا، دفعتہً خیال آیا کہ میں ابھی تک ڈھلا ہی نہیں، اسی حال میں میری آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے، پہلے کبھی یہ کیفیت پیدا ہی نہیں ہوئی تھی۔ اس شب میری طلب شدید عروج پر تھی، اچانک درودِ ہزارہ کی بجائے:

؎ یا گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را راہنما المدد، المدد، المدد، پڑھنے لگا۔

روحانی منظر اور بیعت

میں اسی ستون کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا تھا، ساون کے بادلوں کی طرح آنکھیں برس رہی تھیں۔ آخر نڈھال ہو کر زمین پر آ گرا، بس چند لمحے ہی گزرے کہ میں نے محسوس کیا میرے بائیں کندھے پر کسی نے ہاتھ رکھا ہے، پہلے میں سردی سے ٹھٹھر رہا تھا، پھر حالت تبدیل ہو گئی، گرمی کا احساس ہونے لگا۔ اپنے نڈھال جسم میں توانائی اور شگفتگی محسوس کرنے لگا، اُوپر نگاہیں اُٹھائیں تو ایک عجیب پُر کیف نورانی منظر تھا، جس نے مجھے ورطۂ حیرت میں ڈال دیا، میری آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں، میرا دل تیزی سے دھڑکنے لگا، کیونکہ سامنے چند ایسی نورانی مسحور کن شخصیات کھڑی تھیں، جن کے دیدار سے آنکھیں چندھیا رہی تھیں۔

ان بزرگوں میں سے جس نے میرے بائیں کندھے پر ہاتھ رکھا تھا، اُنہوں نے سفید رنگ کا جُبہ نما لباس پہن رکھا تھا جو قدموں تک تھا، اُوپر سرخ رنگ کا خرقہ زیبِ تن فرمایا تھا، سرِ اقدس پر سبز عمامہ شریف تھا، جس پر سنہری رنگ کی ڈوری کے کئی پھیرے تھے، ہاتھ میں

سرخ یاقوت کے دانوں والی تسبیح تھی، رنگ سرخی مائل سفید تھا، چہرہ منوّر، جبین کشادہ، رُخِ انور تازہ اور شگفتہ تھا۔

ان بزرگوں کے دائیں اور بائیں کندھے کے پیچھے کچھ اور بزرگ بھی نظر آئے، ایک بزرگ دائیں ہاتھ اور دو (2) بزرگ بائیں ہاتھ کھڑے تھے۔ دائیں ہاتھ کی طرف میری جانی پہچانی شخصیّت عمدۃُ الکاملین، سرمایہِ جماعتِ سراجیہؔ حضرت قبلہ سیّدی و مرشدی سیّدنا میاں محمد ضمیرالحق چشتیؒ (م۔2015ء) کھڑے مسکرا رہے تھے۔ تمام چہروں پر مسکراہٹ تھی، جن بزرگوں نے میرے بائیں کندھے پر اپنا دایاں ہاتھ رکھا تھا وہ فرمانے لگے:

میرے دائیں کندھے پر جو صورت تمہیں نظر آرہی ہے، وہ سرورِ کائنات، فخرِ موجودات ﷺ کے چچا حضرت ابو طالب ہیں، اور بائیں کندھے پر امیرُ المؤمنین، امام الصدّیقین حضرت سیّدنا مولائے کائنات علی مرتضیٰ (م۔40ھ) کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْهَهُ الْكَرِيم ہیں۔ میرے دائیں ہاتھ میں فیضانِ جنیدیہ کے وارث، نائبِ رسول، ہندالولی، حضرت خواجہ غریب نواز سیّدنا معینُ الدّین چشتی سنجریؒ (م632ھ) اور بائیں ہاتھ بابا فریدالدّین مسعود گنج شکرؒ (م۔661ھ) اور ان کے ساتھ تمہارے دادا میاں محمد ابراہیم کے شیخ سیّد محمد سراج الحق چشتی صابریؒ (م۔1932ء) ہیں۔ پھر میرا دایاں ہاتھ پکڑ کر قبلہ سیّدی و مرشدی حضرت میاں محمد ضمیرالحق چشتی (م۔2015ء) رَحْمَةُ اللهِ تعالیٰ عَلَيْه کا بھی دایاں ہاتھ پکڑ کر فرمایا:

انہیں تو تم جانتے ہی ہو، یہ محمد ضمیرالحق حسنی و حسینی سیّد ہیں، محمد سراج الحق کے نائب ہیں، سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ سراجیہؔ کے شہباز ہیں اور میں تمہارا میزبان علی ہجویریؒ ہوں۔ میں تمہیں ان کے ہاتھ پر بیعت کراتا ہوں، اور میرا ہاتھ پکڑ کر حضرت میاں محمد ضمیرالحق چشتی موجودہ سجّادہ نشین آستانہ عالیہ صابریہ سراجیہ ظہور ہال فیصل آباد کے ہاتھ میں دے دیا۔

ان تمام حضرات نے ایک روحانی مسحور کن مسکراہٹ کے ساتھ درجہ بدرجہ اپنا دستِ مبارک رکھ دیا، پہلے سیّدنا شاہ محمد سراج الحقؒ، خواجہ خواجگانؒ، پھر خود حضرت داتا گنج بخشؒ پھر

مولائے کائنات سیّدنا علی مرتضیٰؓ اور سب سے اُوپر حضرت ابو طالب نے اپنا دستِ مبارک رکھ دیا اور فرمایا: ان تمام ہاتھوں کو بوسہ دو، میں نے اجتماعی طور پر تمام ہاتھوں کو بوسہ دیا۔ حضور داتا گنج بخشؒ اور سیّدنا شاہ محمد سراج الحقؒ نے میرے کندھے پر تھپکی دی اور حضرت داتا صاحبؒ نے اپنے دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی میرے ہونٹوں سے لگائی اور فرمایا: کہ اسے تھوڑا چوس لو، اور مسکراتے ہوئے فرمایا: 24 دسمبر والے عرس پر فیصل آباد ضرور جانا، باقی عمل وہاں پر ہوگا، فجر کے بعد گھر چلے جانا اور ابراہیم کو ہمارا اسلام کہنا، یاد رہے کہ یہ واقعہ حالتِ بیداری میں رُونما ہوا، حالتِ نیند میں نہیں ہے۔

نمازِ فجر پڑھ کر اپنے گھر شیخوپورہ کی طرف روانہ ہوا، میری کیفیت بیان سے باہر تھی، اتنا ضرور کہوں گا، گھر پہنچنے تک میرے آنسو نہیں رکے تھے، جب میں گھر پہنچا تو دروازے پر دادا جان حضرت میاں جی سرکار عجیب مسکراہٹ کے ساتھ منتظر تھے، ان کے چہرے کے تأثرات سے صاف نظر آرہا تھا کہ جیسے کوئی سپہ سالار ایک معرکہ میں فاتحانہ مسکراہٹوں کی خیرات بانٹ رہا ہے۔ مجھے دیکھا اور لپک کر اپنے سینے سے لگا لیا، اور فرمایا کہ ابھی یہ راز کسی پر ظاہر نہ کرنا، عرس پر تمہاری باقاعدہ بیعت بھی ہو جائے گی۔

عرس تک کے شام وسحر بڑی بے چینی میں گزرے، مجھے نہیں یاد کہ میں سوتا کب تھا اور جاگتا کب تھا؟ بس ہر وقت زیارت و بیعتِ شیخ کے لیے تڑپتا تھا، جب بے بسی انتہا کو پہنچتی تو دادا جان کی گود میں پناہ لیتا تھا، وہ میرا حوصلہ بڑھاتے، تھپکی دیتے اور فرماتے تھے کہ کام تو تمہارا ہو چکا ہے، اب تو ادائیگی باقی ہے، لیکن مجھے یہ بھی علم تھا کہ حضور قبلہ میاں صاحب کسی کو بیعت نہیں فرماتے، جو بیعت کی خواہش ظاہر کرتا، اسے آپ فرماتے کہ جماعت کی تقریبات میں آتے رہو، خود کو سلسلہ میں شامل سمجھو۔ نماز اور روزے کی پابندی کرو، تو بیعت ہی بیعت ہے۔ اس کے باوجود تشنگانِ بیعت کی کثیر تعداد طریقہِ صوفیاء کے مطابق بیعت کی منتظر تھی کہ فیضانِ سراجیہؔ کا یہ دروازہ کب کھلے گا؟

بیعت سے گریزاں

یاد رہے کہ میرے جامعہ نعیمیہ لاہور کے عرصہ حصولِ تعلیم کے دوران ہی بانی جماعتِ سراجیہ، سیّدالاولیاء حضرت پیر سیّدنا محمد ظہور الحق قُــدِّسَ سِـرُّہٗ (م۔1984ء) دنیا کو داغِ جدائی دے کر عالمِ برزخ میں تشریف فرما ہو چکے تھے۔ جب کہ جانے سے قبل ہی قبلہ سیّدی و مرشدی حضرت میاں صاحب کو اپنے تمام روحانی تصرّفات کا وارث بنا چکے تھے۔ لیکن حضور قبلہ میاں صاحب نے سات (7) سال کا طویل عرصہ گزر جانے کے باوجود سلسلہِ بیعت شروع نہیں فرمایا تھا۔ یہ بات سلسلہ کے تمام افراد جانتے تھے، کوئی پیر و جواں قبلہ میاں صاحب سے بیعت پر اصرار کی جرأت بھی نہ کرتا تھا، اگر کوئی دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر عرض کر بھی دیتا تو جواب نہ میں ہی پاتا تھا۔

یہ دن بڑے ہی اضطراب اور بے چینی سے گزر رہے تھے، مگر اس کے باوجود دادا جان بڑے پُروثوق نظر آ رہے تھے کہ تم فکر نہ کرو، تمہاری بیعت ہو جائے گی، مگر میری طبیعت میں ٹھہراؤ نہیں آ رہا تھا۔ اللہ اللہ کر کے بائیس (22) دسمبر کی صبح آئی، فیصل آباد روانگی کی ٹھان لی، والد صاحب نے فرمایا: دو دن پہلے کیا کرو گے؟ یہ راز ظاہر نہیں کرنا تھا، مرکز کی صفائی میں ہاتھ بٹانے کا ذکر کیا تو اجازت مل گئی، بائیس (22) دسمبر کو عصر کے وقت فیصل آباد مرکز میں تھا۔

عرس کی تیاریاں

لال کوٹھی میں پرالی کے ڈھیر لگے ہوئے تھے، طلبہ کام میں مصروف تھے، عصر کے وقت قبلہ حضرت میاں صاحب چشتی کی آمد ہوئی، ابھی باہر سے اکا دُکا ہی مہمان آئے تھے، ملاقات کرنے والوں کی بھیڑ نہ تھی۔ نمازِ عصر ادا کر کے دست بوسی کے لیے آگے بڑھا تو آپ کے چہرہِ اقدس پر تبسّم دیکھ کر میری طبیعت بھر آئی، آپ نے فرمایا: مولانا آپ آ گئے، میں نے جی حضور کہا، دست بوسی کے لیے آگے بڑھا تو مجھے نہیں روکا، حالانکہ آپ کسی کو ہاتھ ہی نہیں چومنے دیتے تھے۔ دھیمی آواز میں مسکرا کے پوچھا، قاسم صاحب کب آئیں گے؟ عرض کی حضور وہ چوبیس (24) کو پہنچیں گے۔ ایک طالب علم کو بلایا اور فرمایا: ان کے آرام کا خیال رکھو اور کھانے کا بندوبست کرو، مجھے فرمایا: آج تھکے ہوئے ہو، آرام کرو، کل کام میں مصروف ہو جانا۔

صبر و رضا کے ساتھ دو راتیں مرکز جماعتِ سراجیہؔ میں بسر کیں، چوبیس (24) دسمبر کو حسبِ معمول میرے والیِ نعمت حضرت غلام قاسم صابر چشتی صابری سراجی میرے دادا جان کی قیادت میں شیخوپورہ کے رفقائے قافلہ کے ساتھ مرکز میں آئے۔ ظہرانہ کیا اور نمازِ عصر کے بعد حلقہ میں حدّادی شاذلی ذکر شروع ہو گیا، نمازِ مغرب کے بعد حلقہِ ذکر و نعت شریف اور خطابات ہوئے، نمازِ عشاء اور لنگر تقسیم ہوا، قبلہ میاں صاحب اپنے کمرے میں تشریف لے گئے، قبلہ ابا جی کو تلاش کیا، وہ اپنے پرانے ساتھیوں کے ساتھ مسکراہٹیں بکھیر رہے تھے۔ الگ ہو کر ان سے ادباً عرض کیا کہ میں نے قبلہ میاں صاحب کے بیعت ہونا ہے۔ آبا جان فرمانے لگے کہ قبلہ میاں صاحب نے بیعت تو شروع ہی نہیں کی، تجھے کیسے بیعت کر لیں گے؟ عرض کیا کہ آپ کوشش کریں شاید میرا کام ہو جائے۔

آغاز بیعت

آبا جان نے کچھ توقّف کیا اور مشورے کے بعد چند خلفائے سراجیہؔ کا وفد جن میں سیّد احسان کریم شاہ صاحب کھرڑیانوالہ، سیّد عبدالحق شاہ صاحب چنڈ ووڈالہ، محترم شیخ احمد دین چشتی، محترم حاجی محمد سلیم گورایہ صاحب کو ساتھ لے کر قبلہ میاں صاحب کے درِ دولت پہ حاضر ہو گئے اور عرضِ مُدعا کر دیا۔ میں باہر گلی میں چہل قدمی کر رہا تھا، کچھ دیر بعد مسکراتے ہوئے چہرے کے ساتھ قبلہ میاں صاحب کے کمرے سے والد صاحب باہر آئے اور فرمایا کہ نواز چلو! تجھے میاں صاحب یاد فرما رہے ہیں۔

کمرے میں داخل ہوا تو خلفائے کرام اور تمام عاشقان جمالِ طریقت مسکرا رہے تھے، قبلہ میاں صاحب گردن جھکائے حالتِ مراقبہ میں چارپائی پر تشریف فرما تھے، سیّد محمد

احسان کریم شاہ صاحب نے عرض کی، حضور محمد نواز آگیا ہے، آپ نے معنیٰ خیز نگاہوں سے دیکھا اور فرمایا: مولانا! آگئے ہو۔ میں نے جی حضور کہا، آپ پھر مراقبہ میں چلے گئے، کچھ دیر کے بعد فرمایا: تمام احباب کمرے سے باہر چلے جائیں، خلفائے کرام بھی چلے جائیں، جب کمرہ خالی ہو گیا تو مجھے فرمایا: دروازہ بند کر دو، میں نے دروازے کے دونوں پاٹ بند کر کے کُنڈی لگا دی۔ جب واپس پلٹا تو وہ تمام ہستیاں جو حضور داتا صاحب کے مزار پر جمع تھیں، وہ سب یہاں بھی جمع تھیں۔

قبلہ میاں صاحب (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ عَلَیْہ) کے دونوں ہاتھ پیشانی پر تھے اور چہرہ مبارک جھکا ہوا تھا، بندہ قدموں سے لپٹ گیا، پھر آپ کا دستِ شفقت میرے کندھوں پر تھا اور فرما رہے تھے کہ مولانا! کیا کر رہے ہو؟ پاؤں کھینچ لیے اور فرمایا: دیکھو مولانا یہ کوئی ضروری نہیں ہے کہ دادا کا مرید دادا، باپ کا مرید باپ اور پوتے کا مرید پوتا۔۔۔۔الخ

یہ سنتا تھا کہ میرے ہوش گم ہو گئے، میری ہچکی بندھ گئی، آپ نے مجھے تسلی دیتے ہوئے فرمایا: مولانا آپ دین و دنیا کے علم سے واقف ہیں، جاہل نہیں ہیں، پورا ملک پیروں فقیروں سے بھرا ہوا ہے، کہیں بھی چلے جاتے، میں تو بس یہی کہہ سکا:

حضور مجھے معاف فرما دیں۔

مجھ پر انوار و تجلیات کا آغاز ہوا، میرے ہاتھ کو آپ نے اپنے ہاتھ میں لیا اور فرمایا: میرے پیچھے پڑھو، مجھے توبہ کروائی، استغفار پڑھائی، کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت پڑھایا اور فرمایا: میں تمہیں سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ سراجیہ میں اپنے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں، کیا تمہیں قبول ہے؟ عرض کی، جی حضور مجھے قبول ہے۔ پھر میں کچھ اور نہ بول سکا، میرا وجود پسینے سے شرابور ہو گیا، میں زار و قطار رو رہا تھا، جذبات میرے قابو میں نہ تھے، مجھے میاں صاحب کا پہلا مرید ہونے کے اعزاز پر ناز و فخر بھی تھا اور شرفِ قبولیت کا احساس بھی، بڑا خوشگوار روحانی سماں تھا۔ اللہ کرے مجھے بیان کرنے کے لیے موزوں الفاظ نصیب ہو جائیں۔ بس یہی کہتا ہوں کہ کیف

ہی کیف تھا، سرور ہی سرور تھا، حضور قبلہ میاں صاحب میرے آنسو تھمنے تک دلاسہ دیتے رہے۔ جذبات پر قابو پانے کی تلقین فرماتے رہے، کافی دیر کے بعد کچھ طبیعت میں ٹھہراؤ پیدا ہوا تو فرمایا: اُٹھو اور دروازہ کھولو!

قبلہ حضور میاں صاحب کی کیفیت ایک مربّی اور مصلح کی تھی، دروازہ کھولا تو عاشقوں کا ہجوم تھا، مجھے دیکھتے ہی فضا نعرہ ہائے تکبیر و رسالت سے گونج اُٹھی، مٹھائیاں تقسیم ہوئیں، بعد ازیں برادرِ اصغر صاحبزادہ محمد افتخار احمد چشتی فاضل علومِ اسلامیہ منہاج یونیورسٹی لاہور کی بیعت ہوئی۔ میرے پھوپھا زاد بھائی حاجی محمد شفیق بھی بیعت ہوئے۔ پھر فیضانِ جنید و اجمیر اور سراجیہ کا دریا جاری ہو گیا، جو اب تک سینکڑوں اور ہزاروں بنجر دلوں کو معرفتِ الٰہی اور عشقِ رسالت مآب ﷺ کے پانی سے سیراب فرما چکا ہے۔

صدا بہار روے اس باغے کدی خزاں نہ آوے
ہوون فیض ہزاراں تائیں ہر بُکھا پھل کھاوے (میاں محمد بخشؒ)

عمر لگ جائے خضری میرے پیرنوں
میرے پیر کا آستانہ سلامت رہے

دعاؤں کا طالب: صاحبزادہ رانا محمد نواز قاسم چشتی ایم اے گولڈ میڈلسٹ
چشتی صابری سراجی
2 جنوری 2012ء بوقت تہجد 04.50
G/497 گلشن راوی، لاہور

چشتی حلقہ بگوشی کے اثرات

مئی 2003ء میں جب الحاج حافظ نور محمد چشتیؒ (م۔2003ء) کے وصال پُر ملال پر فاتحہ خوانی کرنے چک نمبر 7/656 گ ب بچیانہ میں راقم الحروف کے گھر قبلہ میاں صاحب تشریف لائے تو حافظ صاحبؒ کے حالاتِ زندگی پر کچھ دیر گفتگو کے بعد عرض کی گئی کہ ڈاکٹر حافظ محمد یونس صاحب کو اپنی چشتیہ غلامی میں قبول فرما لیں، آپ نے فرمایا کہ تنہائی میں بیعت کریں گے۔ جامع مسجد غوثیہ حنفیہ میں اس کونے میں بیعت کا شرف عطا فرمایا جہاں حضرت میاں شیر علی چشتیؒ (م۔1961ء) کا مزار مبارک بالکل قریب تھا۔ وہاں بیعت کی اور معمول کے مطابق چند صوفیانہ معمولات بتانے کے بعد چند پند و نصائح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

☆ آپ نے مجھے (میاں محمد ضمیر الحق کو) اپنی توبہ پر گواہ بنالیا ہے۔

☆ اس چشتی نسبت کو خالصۃً اللہ تعالیٰ کے لیے رکھیں۔

☆ اپنے بزرگوں کے تقدّس کو کبھی پامال نہ ہونے دیں۔

☆ اپنے بزرگوں کے تعلقات کو مزید اُستوار کریں۔

☆ لوگوں کے اتفاق و اتحاد کو اصل سرمایہ خیال کریں۔

☆ سرکاری نوکری کے ساتھ اللہ کے دین کی وخدمت کو ترجیح دینی ہے۔

☆ لالچ سے الگ ہو کر اس روحانی نسبت کا پاس کرنا ہے۔

14 جون 2011ء بروز منگل آستانہ عالیہ چشتیہ صابریہ سراجیہ ظہور ہال فیصل آباد پر محمد شہباز سکنی 7/656 گ ب بچیانہ ضلع فیصل آباد بعد نماز عصر بیعت ہوئے بعد ازیں ان سے بیعت کے اثرات و فوائد اور اس کی روحانی کیفیت راقم الحروف نے معلوم کرنے کے لیے استفسار کیا تو وہ یوں گویا ہوئے:

"جب میں مرید ہو رہا تھا، میرے دونوں ہاتھ پچاسی سالہ مرشدِ گرامی قدر شیخ

طریقت حضرت میاں الشاہ **محمد ضمیر الحق** چشتی (م۔2015ء رَحْمَةُ اللهِ تعالیٰ عَلَیْه) کے نرم و گداز ہاتھوں میں تھے، دفعۃً اتنی ٹھنڈک نصیب ہوئی کہ گویا یہ ہاتھ برف کے دو گالوں میں آ چکے ہیں۔ بیعت ہو کر یوں محسوس ہوا کہ کوئی بہت بڑا وزن اور بوجھ اُٹھا کر کسی نے میرے سر سے دور کر دیا ہے۔ دورانِ بیعت میری آنکھوں کی پلکوں میں آنسو مچل رہے تھے، میں ان کو جذب کرنے کی لاکھ کوشش کر رہا تھا مگر بے سود۔ آخر طریقۂ صوفیائے کرام کے مطابق دو کلمے اور چند دعائیں پڑھوا کر بیعت کر کے فارغ ہوئے تو شیخِ کامل نے فرمایا: ان ہاتھوں کو منہ اور سینے پر پھیر لو، اور سنو:

☆ حلال کو حلال جانو اور حرام کو حرام سمجھو۔

☆ آپ کا تعلق پاکستان آرمی سے ہے، اس لیے دیانت داری سے فرائض پورے کرو۔ ہر کسی کے لیے مفید بنو اور دوسروں کو فوائد پہنچاؤ۔

☆ نماز قائم کرو۔ فرقہ واریّت میں نہ پڑو۔ اس کو یوں سمجھو کہ فیصل آباد کے گھنٹہ گھر جانے کے لیے کئی راستے ہیں، جس راستے پر چلو گے جلد یا بدیر گھنٹہ گھر پہنچ جاؤ گے، بلا تشبیہ مسلمانوں کے ہاں مروّج تمام مسالکِ صوفیاء یعنی چشتی، نقشبندی وغیرہ ایک ہی جگہ اللہ کریم اور اس کے رسول ﷺ کی بارگاہ تک جاتے ہیں، ان میں سے کسی کی بیعت بھی ہو آپ ان مراکزِ مہر و وفا تک اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی پہنچ جاؤ گے۔

☆ کسی آشنا و نا آشنا سے خود زیادتی نہ کرو اور زیادتی میں شریک نہ ہو۔

☆ آپ کو چشتیہ صابریہ سراجیہ کی نسبت حاصل ہوئی ہے۔

میں (محمد شہباز) اس وقت سے بِفَضْلِهٖ تعالیٰ ان نصائح پر عمل پیرا ہوں۔

معمول کی بیعت

عام لوگ جب آپ سے چشتیہ صابریہ سراجیہ نسبت میں بیعت کے لیے عرض کرتے ہیں تو آپ اُن سے کہتے ہیں:

یہ کوئی رسم نہیں ہے، جس کا ادا کرنا لازمی ہے، کہ میرے والدین اس خاندان میں بیعت تھے تو مجھے بھی ہونا ہے اور اس رسم کو ادا کرنا ہے، نہیں ایسا ہرگز نہیں بلکہ یہ تو ایک وعدہ ہے اپنے شیخ طریقت کے ہاتھ پر کہ حلال کھاؤں گا، حرام سے پرہیز کروں گا، مرشد کے طریقے پر وصلِ الٰہی اور معرفتِ الٰہی کا سفر کروں گا، آپ لوگ خداتعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کے حصول کے لیے یہ بیعت کیا کریں، یہ دولت تب نصیب ہوتی ہے جب مرشد کی نصیحت پر عمل کیا جائے۔

جس شخص کو دیکھ کر میاں صاحب قیاس کرتے ہیں کہ یہ بے نمازی ہے، اس کو نماز کی پابندی کا درس دے کر کہتے ہیں، نماز کی پابندی کر کے پھر آنا تو بیعت کروں گا۔ پہلے اس مشکل کام کے تقاضے پورے کرنے کی عادت بنالو گے تو ہاتھ دو ورنہ آسان زندگی گزارو تو آپ کے لیے بہت ہی بہتر ہے۔

صاحبِ کرامت کیسے؟

قبلہ حضرت الشاہ میاں **محمد ضمیرُ الحق** (م۔2015ء) رَحمَۃُ اللہِ تعالیٰ عَلَیْہ کے ہاں آستانہ عالیہ صابریہ سراجیہ ظہور ہال فیصل آباد میں یا دیگر خلفائے کرام کے پاس سالانہ اعراس کے مختلف پروگرامز ہوتے ہیں، جن میں علمائے کرام اپنے خطابات و بیانات میں قرآن وسنت کے ساتھ تفہیمِ عقیدہ کے لیے اولیائے کرام کی کرامات بھی بیان فرماتے تھے۔ جب کبھی آپ اُن سے نجی نشست میں گفتگو فرماتے تو کہتے:

کہ کرامت بیان فرما کر سُبحَانَ اللہ کی داد وصول کرنا ایک قابلِ تحسین اَمر ضرور ہے، نوے (90) نیکیاں بھی مل جاتی ہیں۔ مثال یا واقعہ سے مشکل چیز کو سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔ اس کی اہمیّت وضرورت سے سرِ مُو اِنکار کیا جاسکتا ہے نہ اِنحراف، مگر فی زمانہ اِکیسویں سائنسی صدی میں دنیا کے گلوبل ویلج بن جانے سے بھی اپنی آنکھوں کو بند نہیں کیا جاسکتا۔ ہم سیٹلائٹ کے تیز ترین ذرائع اِبلاغ کے دور میں زندگی گزار رہے ہیں، جہاں ہر

منٹ میں کوئی سائنسی کرامت اِیجاد ہو رہی ہے، مگر آج کا انسان آسودہ حال اور کثیر سہولیات کے استعمال کے باوجود بھی حیران و پریشان ہے۔ آخر اس کی پریشانی کی وجہ کیا ہے؟ آج کے انسان کو کمر توڑ مشکلات، نامساعد حالات ومصائب اور گوناگوں پریشانیوں یعنی دہشت گردی، مہنگائی اور بددیانتی سے لوگوں کو کیسے نکالا جاسکتا ہے؟

میرے خیال کے مطابق غموں سے پژمردہ اس انسانی ذہن کو ان علمی و عملی مجالس میں یہ پیغام دینا بھی ضروری ہے اور پورے وثوق کے ساتھ لوگوں کو یہ بات سمجھانے کی شدید ترین ضرورت ہے کہ یہ اولیائے کرام سائنسی آلات و اِیجادات کے استعمال کے بغیر صاحبِ کرامت کیسے بن گئے؟ وہ اولیائے کرام بوریئے پر بیٹھ کر تخت نشینوں کو خاطر میں کیوں نہ لاتے تھے؟ وہ کانوں اور سرکنڈوں کی جھونپڑی میں رہتے ہوئے تختِ سکندری پر کیوں تھوکتے نہ تھے؟ وہ موبائل فون کے بغیر سینکڑوں میل دور اپنے مریدین کی پکار کو سن لیتے اور ان کی مدد کرتے تھے، اُن کی حاجات پوری کرتے اور اُن کے غم دور کرتے تھے، ہر آڑے وقت اور مشکل گھڑی میں اُن کی مشکل کُشائی اور حاجت روائی کرتے اور اُن کے کام آتے تھے۔

تب ہی تو اُمتِ مسلمہ کا قرآن وسنّت پر مبنی یہ صحیح عقیدہ ہے کہ اللہ کے حقیقی دوست اللہ کے حکم سے ہی مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کرتے ہیں اور ان کی حاجت روائی کرتے ہیں، جو مشکل کو حل کر دے وہی تو مشکل کُشا ہے، جو حاجت کو پورا کر دے وہی تو حاجت روا ہے۔ بھوکے کی ضروت پیٹ بھر کر کھانا ہے، جو اس کو کھانا کھلا دے گا وہی اس کے لیے حاجت روا ہے، جاہل کی ضروت علم ہے، جو اس کو علم پڑھا دے وہی اس کے لیے مشکل کشا ہے، مگر یہ سب کام باذنِ الٰہی (اللہ کی اجازت سے) ہوتا ہے۔

اللہ کریم اولیائے کرام کے لیے زمین کی دُوریاں سکیڑ دیتا تھا، فاصلے کم ہو جاتے تھے، مشرق ومغرب ان کی ہتھیلی پر ہوتا تھا، وہ سحر آفرینیاں نہ کرتے تھے، کوئی جادو کی چھڑی

ان کے ہاتھ میں نہیں ہوتی تھی، وہ تعویذ نہ بیچتے تھے، لیکن دین پر عمل کرتے تھے، تب ہی تو زمانے کی نبض پر ہاتھ رکھنے والے تھے۔ وہ صرف اسلام کی سادہ اور آسان ترین تعلیمات کی روحانی طاقت کے مالک ہوتے تھے یعنی وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی پابندی کی وجہ سے وارثِ مسندِ علم و عرفان بن گئے تھے۔ وہ دین میں مُخلص تھے، اعمالِ صالحہ پر پختگی، بے لوث خدمت خَلق اور انسانی ہمدردی نے ان نفوسِ قدسیہ کو اس معراج پر پہنچا کر صاحبِ کرامت بنا دیا تھا۔ ہمارے لیے بھی صاحبِ کرامت بننے کے لیے اس کے سوا اور کوئی راستہ نہیں ہے۔

پُر درد نصیحت

حضرت قبلہ میاں **محمد ضمیر الحق چشتی** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ عَلَیْہ کے ہاں جب بھی کوئی شخص حاضر ہوتا تو آپ اس کے حال کے مطابق کلام فرماتے اور اگر وہ پند و نصائح کا طلب گار ہوتا تو آپ اس کی ضرورت کے مطابق نصیحت فرماتے ہیں۔ راقم الحروف کے چچازاد بھائی حضرت مولانا **محمد سعید چشتی** کوٹ عبدالمالک (لاہور) نے جب خطابت شروع کی تو وہ دُعا کی غرض سے قدم بوسی کے لیے قبلہ میاں صاحب کے پاس آستانہ عالیہ فیصل آباد حاضر ہوئے۔ دُعا کی التجا کی تو آپ چونکہ ایک تعلیم یافتہ اور دور اندیش سجّادہ نشین ہیں، اس لیے حالات کے تناظر میں فرمانے لگے:

☆ مولانا! مسلمانوں کو لڑانے والی خطابت نہیں کرنی بلکہ اہلِ اسلام کو باہمی جوڑنے والی یعنی اُمتِ مسلمہ کے اتحاد و اتفاق پر مبنی خطابت کرنی ہے۔

☆ مولانا! خطابت کو بے لوث اور محبت کو عام کرنے والی رکھنا ہے۔

☆ مولانا! اولیائے کرام کو ماننے والے، ان سے محبت کرنے والے صحیح عقیدہ رکھنے والے لوگوں کو یہ بھی بتانا ہے کہ حضرت سیّدِ ہجویر، مخدوم اُمم داتا گنج بخش علی بن عثمان ہجویریؒ (م۔465ھ) اور شیخ عبد القادر جیلانی بغدادیؒ (م۔561ھ) یہ اولیائے کرام صاحبِ کرامت کیسے بن گئے؟ اسلام کی ان تعلیمات کو ہم بھی حرزِ جاں بنائیں تا کہ اللہ کریم

ہمیں بھی اپنے کرم کی بھیک عطا فرمادے۔ آمِین بِجَاہِ طٰہٰ ویٰسٓ ﷺ

دعا کی تاثیر

دُعا بندۂ مومن کی عبادت کا مغز اور کارگر ہتھیار ہے۔ اللہ کریم کے حضور ہاتھ پھیلانا اور سائل بن کر آنا ہی شانِ بندگی ہے۔ یہ راز و نیاز بھی ہے اور سوال و جواب بھی، یہ خَلوت میں مائل بہ کرم ذات کی طرف رجوع بھی ہے اور خالی جھولی کو بھر لینے کی آرزو بھی ہے، اسی لیے صلحائے کرام پوری ظاہری و باطنی توجّہ سے اپنے مالک کے بحرِ عنایت و عطا میں گم ہو کر دعا کرتے ہیں۔

☆ یکم مئی 2011ء کی ایک نشست میں خلیفہِ مجاز شیخ طریقت حضرت مولانا غلام قاسم صابری شیخوپوری مَدَّ ظِلُّہٗ' نے چک نمبر 7/656 گ ب فیصل آباد میں **انوار سراجیہ** (جلد اوّل) کی تقریبِ رونمائی میں دوران خطاب قبلہ میاں محمد ضمیر الحق چشتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ عَلَیْہ (اللہ تعالیٰ ان پر رحمت فرمائے۔ متوفیٰ 17 دسمبر۔2015ء) کی دُعا کی تاثیر کے متعلق بیان فرمایا:

''بندۂ غریب نے عزیزم رانا محمد انوار الحق کی شادی کی تاریخ 6 فروری 2011ء مقرر کر دی، پروگرام کے مطابق 7 فروری کو ولیمہ بھی تجویز کر لیا گیا۔ مقررہ تاریخ سے چند دن پہلے لوگوں کے بہکاوے میں آکر بچی والوں نے رشتے سے انکار کر دیا۔ سخت پریشانی کے اس عالم میں یہ فقیر قبلہ حضرت میاں صاحب کی بارگاہ میں آستانہ عالیہ صابریہ سراجیہ ظہور ہال پیپلز کالونی (ا) فیصل آباد حاضر ہوا، ساری صورتِ حال عرض کی''، تو آپ فرمانے لگے: مولانا!

اللہ کریم ہے، قوی اُمید ہے وہ کرم فرمائے گا، وہ اپنے بندوں کو مایوس نہیں کرتا، اس کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں، وہ اپنے بندوں کی دعاؤں سے تقدیریں بدل دیتا ہے، ہم بھی اسی کے دسترخوانِ کرم کے ریزہ چین ہیں، (بطور عاجزی فرمانے لگے) گو ہم نیک تو نہیں مگر نیکوں سے محبت کرتے ہیں۔ ساری اُمیدیں اسی قادر و قیوم سے وابستہ ہیں۔ اس کے بعد

آپ نے دُعا فرمائی تو میں واپس آ گیا۔ بشری تقاضوں کے مطابق غموں نے ڈیرا ڈالا ہوا تھا، شدید حیرانگی نے ذہن پر قبضہ کرلیا تھا، کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیا کیا جائے؟ اسی سوچ و بچار میں دائیں بائیں دیکھا تو منڈی ٹاباں سنگھ ایک رشتے کی اطلاع ملی، تَوَکَّلُ عَلَی اللّٰہ (اللہ پر بھروسہ) کرکے اور میاں صاحب قبلہ کو یاد کرکے چل پڑے۔

خدا کی قدرت دیکھئے کہ وہ بچی والے نہ صرف رشتہ دینے پر راضی ہوئے بلکہ ہماری ہی مقررہ تاریخ پر راضی ہوگئے، اسی مقررہ تاریخ پر ہم برخوردار انوارُ الحق کو بیاہ کرلائے۔ اسی خوشی اور فرطِ انبساط میں پورا خاندان سلام اور شکریہ ادا کرنے کے لیے قبلہ میاں صاحب مَدَّ ظِلُّہُ العَالی کے آستانہ عالیہ پر فیصل آباد حاضر ہوا، آپ بہو اور بیٹے سمیت ہمیں دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور اللہ جَلَّ وَعَلَا کا شکریہ ادا کیا۔

☆ خلیفہ مجاز پیر محمد عدنان عزیز دَامَ فَیضُہ' (ان کا فیض ہمیشہ جاری رہے) بکر منڈی لاہور نے مارچ 2011ء کی ایک ملاقات میں راقم الحروف کو مولانا محمد سعید چشتی کی موجودگی میں بتایا کہ مجھے اپنے شیخ کے لختِ جگر موجودہ سجادہ نشین قبلہ حضرت الشاہ **میاں محمد ضمیر الحق چشتی** رَحمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ عَلَیہ کی دعا کی قبولیت پر کامل یقین ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ 2005ء میں میرے بھتیجے نے قتل کردیا، اس مقدمہ میں اس نے تو شاید جیل جانا ہی تھا، مقدمہ کرنے والوں نے ساتھ مشورہ میں مجھے بھی دھرلیا۔ دھرم پورہ لاہور میں دہشت گردی کی عدالت میں مقدمہ شروع ہوگیا۔ جناب محترم شاہد بٹ صاحب جج تھے۔ بندۂ ناچیز قبلہ میاں صاحب دَامَتْ بَرَکَاتُہ' کے پاس دُعا کی غرض سے حاضر ہوا، آپ نے ساری بات سن کر تسلی دیتے ہوئے فرمایا:

مولانا: یقیناً آپ کسی مشورے میں شامل تو نہیں ہیں، آپ مطمئن رہیں، دل جمعی قائم رکھیں، اللہ تعالیٰ آپ کو اس مصیبت سے جلد بری فرمائے گا۔

واپس آئے تو عدالت کے چکر لگتے رہے، جلد ہی بَری ہونے کے آثار ظاہر ہوگئے، ایک دن عدالت میں پیش ہوئے ہی تھے کہ جج شاہد بٹ صاحب نے مجھے مقدمے سے بَری ہونے کا فیصلہ سنا دیا۔ میں بہت خوش ہوا، گھر آئے، اللہ کریم کا شکر ادا کیا، صدقہ وخیرات دی، مجھے اپنے شیخ کی قبولیتِ دعا کی سند حاصل ہوگئی۔

نوازا ہے نوا مجھ سا کمال کرم کے صدقے
زمیں سے فلک پر پہنچا نگاہ کرم کے صدقے

پردۂ راز میں

امیرِ جماعتِ سراجیہؒ سے رُونما ہونے والے ایسے بیسیوں واقعات اہلِ ارادت کے ہاں معروف ہیں، مگر طوالت کے خوف سے ان سب کو تحریر کرنے سے گریز کیا جارہا ہے۔ ویسے بھی حقیقت یہ ہے کہ اس خانقاہ پر اِخفاء اور پوشیدہ رہنے کی کوشش زیادہ ہوتی ہے، ناموری کا گردو غبار دُور دُور تک کہیں نظر نہیں آتا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ولایت و بزرگی کی شان بھی یہی ہے کہ عمومی زندگی بسر کی جائے۔

اللہ کے نیک بندے عام بندوں میں ایسے مِل جُل کے رہتے ہیں جیسے شبِ قدر طاق راتوں میں چھپی رہتی ہے اور آفتاب بادلوں کی اوٹ میں سے جھانکتا ہے۔ اس خانقاہِ چشتیہ صابریہ سراجیہؒ پر قومی سطح پر تعلیم وتعلّم، درس و تدریس اور ذاتی طور پر اعمالِ صالحہ پر دوام و استمرار پر اپنی تمام تر کوششیں اور وسائل صرف کرنے کی عام نصیحت زیادہ کی جاتی ہے۔

راقم الحروف کو اس بات کا مشاہدہ بھی ہے کیونکہ امیر جماعتِ سراجیہؒ قبلہ الشاہ میاں محمد ضمیر الحق چشتی رَحمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ عَلَیہ کی طرف سے بڑی مشکل سے طویل گذارشات کے بعد ان معروضات کے تحریر کرنے کی اجازت ملی تھی، وہ بھی اس نصیحت اور پابندی کے ساتھ کہ تحریر میں رطب ویابس سے ہر ممکن گریز کیا جائے اور خواہ مخواہ کے القابات وکرامات کو بے جا طوالت کے ساتھ بیان کرنے سے بھی اجتناب کیا جائے، صرف حقیقتِ حال کو تحریر

کرنے پر توجہ مرکوز کی جائے تو ٹھیک ہے۔

یہ اَمر مسلّمہ ہے کہ دُعا بندے کا زیور ہے۔ اُمید بندے کا حسن ہے، باری تعالیٰ کا درِ رحمت اپنے بندوں کے لیے ہر وقت کھلا رہتا ہے۔ یقین و اِخلاص کے ساتھ اور قبولیت کی اُمید پر جب بھی اور جو کوئی اپنے خالق کے دروازے پر دستک دے گا اور اَشک اَفشانی کرے گا تو مالکُ الملک اس کو مایوس کرتا ہے اور نہ ہی کسی غیر کے پاس بھیجتا ہے بلکہ اس کی دُعا کو قبولیت کا سہرا پہنا دیتا ہے، قرآن پاک کی درج ذیل آیات میں اللہ تعالیٰ نے مایوس ہونے سے منع کیا ہے:

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ط . (1)

تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا۔

وَلَا تَايْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ط (2)

اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت اپنے بندوں کو نہ تو مایوس کرتی ہے اور نہ کسی غیر کے دروازے پر جانے کا اشارہ کرتی ہے۔ بندہ جب بھی خلوصِ دل سے اس کی جناب میں متوجہ ہوتا ہے، اس کے کرم کی گھٹائیں اسی وقت ہی اپنے بندے پر سایہ فگن ہو جاتی ہیں۔ اس کی غیرتِ معبودیّت نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی بھی غیر کی عبادت کرنا ہی شرک ہے۔ قرآن کریم میں اسی کو ظلمِ عظیم کہا گیا ہے، اس کو اکبرالکبائر (سب سے بڑا گناہ) میں شمار کیا گیا ہے، اس لیے شرک سے منع فرمایا گیا کہ بابِ شرک بند ہو جائے، عبادت و دعا اور مناجات و اِلتجا کے لیے اُس کا دروازہ مخلوق کے لیے ہر وقت کھلا ہے لہٰذا دُعا قبولیت کی اُمید پر ہی کرنی چاہیے، نا اُمیدی، بہت بڑا گناہ ہے، اللہ کریم اس نافرمانی سے محفوظ رکھے، امین ثم امین

(1) الزمر 39 : 53

(2) یوسف 12: 87

عنایت خسراوانہ

حضور داتا علی ہجویری کے نوسواڑسٹھویں 968 عرس مبارکہ کی تقریبات میں شرکت کر کے 16 جنوری 2012ء پیر کو واپس آیا تھا، ان تقریبات میں پانچ مختلف مقامات پر سیرتِ داتا صاحبؒ پر بھی گفتگو کرنے کی سعادت نصیب رہی۔ اگلے ہی روز منگل کو صبح کے وظائف پڑھ کر لیٹ گیا تو عالمِ رویاء میں قبلہ حضرت میاں محمد ضمیر الحق چشتی رَحْمَةُ اللّٰهِ تعالیٰ عَلَيْه کی زیارت ہوئی۔ ایک حلقہ کی صورت میں آپ تشریف فرما ہیں، دیگر چشتیہ سراجیہ خلفائے کرام بھی اس حلقہ میں بیٹھے کھانا کھا رہے ہیں، قبلہ میاں صاحب نے ایک چھوٹی پلیٹ میں آلو انڈے کا سالن چمچ سے ڈالا اور الحاج محمد سلیم چشتی صاحب کو عنایت فرمایا جو ان کے ساتھ بیٹھے تھے اور اشارہ فرمایا: یہ پلیٹ محمد حنیف چشتی کو دے دو۔

بندہ ناچیز بالکل ان کے ساتھ ہی اسی محفل میں موجود تھا، اُنہوں نے بڑی دلنشیں مسکراہٹ کے ساتھ راقم الحروف کی طرف دیکھا اور پلیٹ تھما دی، یہ ان کی عنایتِ خسراوانہ ہے کہ ظاہری اور باطنی طور پر ہر وقت وہ نگاہ میں رکھتے ہیں۔ اس کے معاً بعد بیدار ہو گیا۔

ترغیبِ نماز کا مکالمہ

یہ بات حدِ تواتر تک پہنچی ہوئی ہے، کہ جب بھی کوئی شخص قبلہ میاں صاحب مَدَّ ظِلُّهُ الْعَالِي سے دعا کرانے کے لیے آتا ہے، جس کو آپ محسوس کریں کہ یہ نماز ادا نہیں کرتا ہو گا، تو اُس سے پوچھتے ہیں:

نماز ادا کرتے ہو کیا؟ اور عام دعا کرانے والے لوگوں کا جواب یہ ہوتا ہے، کبھی پڑھتے ہیں اور کبھی رہ بھی جاتی ہے، پابندی نہیں ہے۔ آپ دوسرا سوال کرتے ہیں، ہم نے دعا کس سے کرنی ہے؟ اس کا سادہ سا جواب تو یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ آپ ہی بتاؤ، کیا ہم اللہ جَلَّ وَعَلَا سے یہ کہیں: یا اللہ! تو ہماری باتیں مانتا جا اور ہم نے تیری نہیں ماننی۔ ایسا ہر گز نہیں، بھائی آپ پہلے نماز کی پابندی

کریں، حلال کا خیال کریں، حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کو ادا کریں تو پھر دعا کریں، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ ذات اللہ تعالیٰ کی بہت کریم و رحیم ہے، وہ اپنے بندوں کو مایوس نہیں کرتا کیونکہ اس سے بڑھ کر عطا فرمانے والا کوئی ہے ہی نہیں، وہ دیتا ہے، بہت دیتا ہے، بہت ہی دیتا ہے اور ہر کسی کو دیتا ہے۔ جب وہ نماز کی پابندی کا دل میں پختہ وعدہ کر لیتا ہے تو آپ اس کے لیے دُعا بھی فرما دیتے ہیں، اکثر وہ نماز کا پابند بھی ہو جاتا ہے۔

قبلہ میاں صاحب اور معاصر صوفیاء

حضرت میاں **الشاہ مُحمّد ضمیرُ الحق** چشتی رَحمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ عَلَیْہ (م. 2015ء) اپنے معاصر حفاظِ کرام، ثنا خوانانِ مصطفیٰ ﷺ، علمائے عظام، طلبائے ذی احترام اور صوفیائے کرام کو بہت عزت و احترام کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ یہاں تک کہ اپنے ہی دار العلوم سراجیہ کے طلبہ کو از راہِ ادب مولانا کے معزز لقب سے بلاتے ہیں، تاکہ ان میں ابھی سے عزتِ نفس کا جذبہ پیدا ہو جائے، وہ کسی احساسِ کمتری میں مبتلا نہ ہوں۔ دیگر اہلِ علم و طلبہ کی قدر و منزلت کا اندازہ آپ اس سے لگا سکتے ہیں۔

آپ اپنی محافل میں بامعنیٰ، مقررہ عنوان پر اور پُر مغز گفتگو کرنے والے مقتدر علمائے کرام، مذہبی سکالرز اور پروفیسرز حضرات کو خطاب کے لیے دعوت دیتے ہیں۔ ان میں حضرت علامہ مولانا پروفیسر قاری محمد اقبال مَدَّ ظِلُّہٗ، ڈین عربیک فیکلٹی زرعی یونیورسٹی فیصل آباد شامل ہیں۔ قبلہ شیخُ المشائخ الشاہ محمد ظہور الحق نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ (م۔1984ء) کی نماز جنازہ پڑھانے کی سعادت بھی انہیں کے حصہ میں آئی تھی۔ سالانہ عرس کے موقع پر علی الصبح فجر کے درس قرآن اور سوال و جواب کی نشست اِن کے لیے مخصوص ہے۔ جو اس کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ قسم ہا قسم کے کھانوں سے مزیّن چنے ہوئے دسترخوان پر بہترین ناشتہ کرنے کے بعد ان کو اجازت دی جاتی ہے۔

بہترین مصلح قرآن و سنّت پر گہری نظر رکھنے والے حضرت علامہ مولانا محمد کریم

سلطانی صاحب بانی ادارہ تبلیغ الاسلام فیصل آباد بھی میاں صاحب کے پسندیدہ علمائے کرام میں شامل ہیں۔ 1989ء میں دسمبر کے سالانہ عرس مبارک پر حضرت سلطانی کے خوبصورت، اصلاحی اور غیر فرقہ وارانہ خطاب کے اعزاز میں قبلہ میاں صاحب نے انہیں اپنے گھر پر مدعو کیا اور خوبصورت پُر تکلف عشائیہ دیا، بعد ازیں بھی متعدد اوقات میں اپنے اعراس میں دعوت دیتے ہیں اور وہ بھی ان کی بہت عزّت کرتے ہیں۔ ملک میں ہوں تو آپ کی دعوت کو ضرور قبول فرماتے ہیں۔

اسی طرح بیسیوں علماء و اساتذہِ کرام اور قرآن مجید کو اچھی ترتیل سے قرأت کرنے والے قرّائے کرام بھی آپ کی نگاہوں میں مقبول ہیں۔ سکول میں اعلیٰ نمبر حاصل کرنے والے طلباء کی آپ دل سے قدر کرتے ہیں، اور ان کو مستقبل کا سرمایہ سمجھ کر ان سے بڑی توقیر و تعظیم سے پیش آتے ہیں۔ المختصر علم اور اہلِ علم کی عزت افزائی قبلہ میاں صاحب کا معمولِ حیات ہے۔ جو علم دوستی کی بیّن دلیل ہے۔

لال کوٹھی کی تعمیرِ نَو میں جب ظہور ہال فیصل آباد کی تکمیل ہوئی تو اس کا افتتاح 1995ء میں حضرت میاں صاحب مفسّرِ قرآن، عظیم سیرت نگار حضور ضیاءُ الاُمت جسٹس **پیر مُحمّد کرم شاہ** الازہری (رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ، م۔1998ء) سے کروانا چاہتے تھے، مگر قبلہ پیر صاحب کی علالتِ طبع نے میاں صاحب کے اس خواب کو شرمندہِ تعبیر نہ ہونے دیا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ قبلہ میاں صاحب کے دل میں معاصر اولیائے کرام میں سے حضور ضیاءُ الاُمت کا کیا مقام تھا۔ حضرت بابا فریدُ الدّین مسعود گنج شکرؒ (م۔661ھ) پاکپتن شریف کے موجود دیوان صاحبان اور سجّادگان کا بھی آپ بہت احترام کرتے ہیں، الغرض جو دین اسلام کی حقیقی اور مخلصانہ خدمت کرنے والا ہے، آپ اسی کے قدر دان ہیں۔

آستانہ عالیہ صابریہ سراجیہ کے خلفائے کرام اور یہاں کے فارغ التحصیل علمائے کرام کے ساتھ آپ کا محبت کا تعلّق ہے، اُن کی دعوت کو حتی المقدور قبول فرماتے ہیں۔ اُن

کے نجی معاملات میں دلچسپی لیتے ہیں، اُلجھے ہوئے مسائل کو حل کرنے میں صحیح مشورہ اور ذاتی دلچسپی کے ساتھ اپنا اثر ورسوخ استعمال کرتے ہیں اور سحر خیزی میں اُن کے لیے دُعائیں بھی کرتے ہیں۔ کسی مرید کی فوتگی کے وقت اُن کے گھر جا کر یا آستانہ عالیہ پر ہی ہفتہ وار محفلِ ذکر میں دعا کا خصوصی اہتمام کرتے ہیں۔ گویا آپ مریدین کی غمی اور خوشی میں برابر کے شریک ہوتے ہیں۔

مولانا سردار احمدؒ کے باراتی

شروع سے ہی قبلہ میاں صاحب کی تربیّت اسی اہلِ علم کے ادب واحترام کے منہاج پر کی گئی ہے، (شیخ الحدیث، محدّثِ اعظم، بانی جامعہ رضویہ مظہر الاسلام جھنگ بازار فیصل آباد حضرت) مولانا سردار احمد چشتی قادری رضویؒ (م۔1962ء) کی شادی خانہ آبادی کی تقریب میں سیّد محمد شریف شاہؒ چشتی بخاری چوہدری والا جناب صاحبزادہ میاں (محمد ضمیر الحق) صاحب کو بچپن میں ساتھ لے کر شریک ہوئے تھے، گویا آپ چند سال کی عمر میں مولانا سردار احمدؒ کے باراتی بنے تھے۔ ان کے والدین کے اصرار پر آستانہ عالیہ چشتیہ صابریہ سراجیہ گورداس پور کی طرف سے آپ نے شرکت قبول کی تھی۔

حضرت مولانا کے والدین کو خانقاہ سراجیہ کے شیخ طریقت حضرت قبلہؒ عالم الشاہ محمد سراج الحق نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ (م۔1932ء) کے ساتھ اس قدر گہرا لگاؤ تھا، کہ اپنے لختِ جگر کی شادی خانہ آبادی کو خانقاہِ سراجیہ کے کسی فرد کے بغیر نامکمل سمجھتے تھے، خواہ وہ بچہ ہی کیوں نہ ہو۔ دورانِ گفتگو یہ بات بعض اوقات میاں صاحب از راہِ تعلق خاطر بتایا کرتے ہیں کہ

میں حضرت مولانا سردار احمد صاحبؒ (م۔1962ء) کا باراتی ہوں۔

حضرت صاحبزادہ فضل احمد رضویؒ کے وصالِ پُر ملال (م۔1996ء) پر فاتحہ خوانی

کے لیے قبلہ میاں صاحب صاحبزادہ فضل رسول حیدر رضوی کے پاس سنی رضوی جامع مسجد میں گئے، تو وہاں بھی برسبیلِ تذکرہ قبلہ میاں صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ عَلَیْہ نے خوشی کے ساتھ اپنے باراتی ہونے کا ذکر کیا تاکہ صاحبزادگان اور مریدین وحلقۂ احباب کو بھی حضرت مولانا صاحبؒ کے ساتھ قریبی تعلقات کا علم ہو جائے۔

جمالِ ضمیرُ الحق طائرانہ نظر میں

حضرت میاں محمد ضمیر الحق چشتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ عَلَیْہ خاندان فاروقی کا روشن چراغ تھے، خوبصورت، روشن اور چوڑی پیشانی، عرس کی محافل میں نورانی جسم کے سرِ انور پر صابری دستار کیا خوب سجتی تھی؟ عام حالات میں سر پر کلیجی رنگ کی جالی دار یا سفید رنگ کی ٹوپی، سرمگیں آنکھیں، چمکتا ہوا چہرہ، سرخی وسفیدی مائل گوری رنگت، اُبھرے ہوئے دیدہ زیب گال، عالمِ پیری میں بھی شفاف دمکتا ہوا رُخِ انور، سنّت کے مطابق سفید ریش مبارک، مونچھیں بالکل صاف منڈھی ہوئی، لباس مُعطّر ومُنبر، بھرپور جسم، پورا قد، قد کے مطابق موزوں مٹاپا، نرم ونازک ہاتھ اور وہ حواسِ خمسہ سے صحیح فائدہ اُٹھانے والے انسان تھے۔

طبیعت سادہ مزاج تھی، جسم پر زیادہ تر سفید لباس زیبِ تن کرتے تھے، سکول میں شلوار قمیض پہن کر جاتے تھے، گرمیوں میں عصر کے بعد عام طور پر کرتہ اور سفید چادر باندھتے تھے، ہر چیز میں بہت صفائی پسند تھے، آپ کو گھر ہو یا سکول صاف ستھرا ہی اچھا لگتا تھا، جدیدیّت سے کبھی نفرت نہیں کرتے، بلکہ جدید نظریات کے حامل افراد کو صوفیانہ ماحول کے ساتھ اپنے کردار کی عملی تبلیغ سے گرویدہ کر لیا کرتے تھے۔ تعلیم وتعلّم سے قلبی روحانی لگاؤ رکھتے تھے، کسی طالب علم کے اعلیٰ نمبر سن کر ایسے لگتا تھا کہ اِن کی جان میں جان آ گئی ہے، شوقِ علم اتنا کہ 88 سالہ عمر میں بھی کلاس پڑھا لیتے تھے، آپ نے 89 سال کی طبعی عمر پائی ہے، معمول کے مطابق تیار ہو کر دفتر جاتے تھے، طبیعت میں سستی نہیں تھی، وقت کے پابند تھے، عبادات ہوں یا معاملات بڑی مستعدی اور ہوشیاری سے ادا کرتے تھے۔

کھانے میں جو مل جائے کھا لیتے تھے، قیام وطعام میں نقص نہیں نکالتے، شوگر کی وجہ سے میٹھے سے پرہیز کرتے تھے، نمکین چیز شوق سے لیتے تھے، کسی کا دل نہیں دکھاتے تھے، نہایت ملنسار اور خلیق انسان تھے، نرم لہجے میں بات کرتے تھے، اپنی پوری بات سمجھاتے تھے، کسی کی پوری بات سن کر جواب دیتے تھے۔ مسلکی، خانگی یا سیاسی نزاعات میں شریک نہیں ہوتے، مفید مشورہ ضرور دیتے تھے، مصالحت کے خوگر تھے، شریعت کے پابند تھے، خواتین کو اعراس کی محفل میں لانا پسند نہیں کرتے، نظریں نیچی رکھ کر بات کرتے تھے، طبیعت میں بلا کا ٹھہراؤ تھا، متانت اور سنجیدگی کے پیکر تھے، کبھی جذباتی نہیں ہوتے تھے، اگر کسی کی کوئی بات پسند نہ آئے تو خاموشی اختیار کر لیتے تھے، کبھی کلام میں مزاح بھی فرما لیتے تھے، مسکراہٹ کے عادی تھے، قہقہہ لگا کر ہنسنے کو پسند نہیں فرماتے تھے، اپنی رائے کسی پر ٹھونستے نہیں، تصوّف کی بڑی بڑی مآخذ اور اُمہات کتب کا مطالعہ پسند کرتے تھے۔

جھوٹ سے سخت نفرت کرتے تھے، بندے کی صلاحیت کو دیکھ کر اس سے کام لیتے تھے، اس میں مزید نکھار پیدا کرنے کی ترکیب بتاتے تھے، وہ سچے اور سُچے پاکستانی تھے، اس خداداد مملکت کی بہتری کی سوچ رکھنے والے اور اس قوم کی جہالت کو دور کرنے میں اپنی کوششیں صرف کرنے والے کو بہت پسند کرتے تھے۔ صوفیانہ عادات واطوار اختیار کرتے تھے، کسی کو محفل میں شرمندہ نہیں کرتے، عیبوں پر پردہ ڈالنا ان کا معروف عمل تھا۔ ضبطِ نفس کمال درجے کا تھا، معاف کر دینا ان کی فطرت میں شامل تھا، کسی کی غلطی کو تنہائی میں بتانا پسند کرتے تھے تاکہ وہ شرمندگی سے بچ جائے، تَوَکُّلْ عَلَی اللّٰہِ (اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا) کا کوہِ گراں تھے، دُعا پر یقین رکھتے تھے، اندر سے صوفیانہ شخصیت کے مالک تھے۔

فرمودات و تعلیمات

☆ قرآن عظیم کتاب ہے، تمام علوم کی جامع ہے، مسلمانوں نے ہر دور میں اسی سے ہر علم اخذ کر کے اَوجِ ثریا پر کمندیں ڈالیں ہیں۔

☆ حدیثِ نبوی ﷺ کے بغیر قرآن پاک کی کامل تفہیم ممکن نہیں۔

☆ قرآن وسنّت علومِ اسلامیہ اور آئینِ اسلامیہ کا بنیادی منبع ہیں۔

☆ نبی پاک ﷺ کی حیاتِ مبارکہ نہ صرف ہر شخص کے لیے بہترین نمونہ ہے بلکہ تکمیلِ ایمان کا ذریعہ ہے۔

☆ نعتِ مصطفیٰ ﷺ کی پُر خلوص محفل سے ایمان کو جلا ملتی ہے۔

☆ تعلیم سے مادی اور روحانی ترقی کے تمام دروازے کھلتے ہیں۔

☆ تعلیم نہ صرف انسان کی انفرادی زندگی میں انقلاب برپا کرتی ہے بلکہ قومی اور بین الاقوامی زندگی میں ارتقاء کی ضامن بھی ہے۔

☆ جہالت نہ صرف انسان کو ذلیل کرتی ہے بلکہ قومی زوال وانحطاط کا سبب بھی بنتی ہے۔

☆ حصولِ تعلیم کے مواقع دینے میں اسلام نے مرد وزن کی تخصیص نہیں کی، ہمیں بھی یہ فرق مٹا کر آگے بڑھنا ہے۔

☆ دنیائے علم میں پوری انسانیت پر اسلام کا اور معلمِ انسانیت کا احسان عظیم ہے، اس احسان کا کبھی بدلہ نہیں دیا جا سکتا۔

☆ فرقہ واریّت قومی زوال کا باعث ہے لہٰذا یہ زہر قاتل ہے، اس سے ہر ممکن بچنا چاہیے، اتحاد واتفاق قومی ارتقاء کا موجب ہے لہٰذا یہ تریاق ہے، اپنی صفوں میں ہمیشہ اتحاد واتفاق قائم رکھنا چاہیے۔

☆ حقوق اللہ کا اصل مقصد حقوق العباد کی ادائیگی سے حاصل ہو سکتا ہے۔

☆ محافل ذکر یقیناً اللہ کریم کی برکتوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے اور اس کی رحمتوں کو لوٹنے کا واحد ذریعہ ہیں۔ تمام ذاکرین کو بے ریا اور خالصۃً ان مجالس میں شریک ہونا قربِ الٰہی عطا کرتا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کا نام بغیر مادی لالچ کے لینا ہر ہر لمحے کو بے بدل بنا دیتا ہے۔

☆ غموں سے انسان نکھرتا ہے، زندگی میں ایک اور تین کے تناسب سے خوشیاں اور غم آتے ہیں۔صوفیائے کرام غموں میں بہت خوش رہتے ہیں کیونکہ ان میں اللہ کی طرف رجوع زیادہ ہوتا ہے۔

☆ حسد اور بغض جیسی دیگر اخلاقی بیماریاں انسان کو رسوا کر دیتی ہیں، ان کا علاج صحبتِ صوفیاء کے بغیر ممکن نہیں۔

☆ زندہ تصوّف دراصل علم اور ذکر وفکر کو یکجا کرنے سے نصیب ہوتا ہے۔

☆ عملیات کی کتب صوفیاء کے لیے راہزن ہیں۔

☆ صوفیائے کرام ساری زندگی غیر اخلاقی حرکات اور جاہلانہ رسم ورواج کے خلاف برسرِ پیکار رہتے ہیں مگر ان کے پردہ فرمانے کے بعد بعض نا اہل مریدین ان کے آستانوں پر ہی ناچ، گانا، بھنگڑا اور ڈھول ڈھمکہ کر کے ان کی روحانی تعلیمات کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔

☆ ماضی میں صوفیائے کرام کی خانقاہیں شریعت اور طریقت کی جامع ہوا کرتی تھیں، اب بھی ایسی زندہ خانقاہوں کی پہلے سے بڑھ کر ضرورت ہے۔

☆☆☆☆☆

اقوالِ زریں:

☆ جلد کے لیے وضو کا پانی ☆ جگر کے لیے قرآن کی تلاوت ☆ صحت کے لیے نماز ☆ اور خوش رہنے کے لیے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو۔

باب دوم

یادآخرت
اور
سفرِآخرت

موت تجدیدِ مذاقِ زندگی کا نام ہے
خوابِ کے پردے میں بیداری کا اک پیغام ہے

(حکیم الاُمت ڈاکٹر محمد اقبالؒ)

مصنف: محمد حنیف چشتی اپنے بھائیوں اور مریدین کے ساتھ قبلہ میاں محمد ضمیر الحق چشتی رحمۃ اللہ علیہ
کا آخری دیدار و دعا کرتے ہوئے

مولانا حافظ محمد امیر چشتی اپنے ساتھیوں کے ساتھ حضرت قبلہ میاں محمد ضمیر الحق چشتی رحمۃ اللہ علیہ
کی تربت مبارک پر دعا کرتے ہوئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یادِ آخرت اور سفرِ آخرت

☆1 ایک بار 2014ء میں قبلہ حضرت میاں محمد ضمیر الحق چشتی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ بیمار ہوئے تو خلیفہ مجاز حضرت سیّد احسان کریم شاہ بخاری چشتی کھرڑیانوالا، ان کی عیادت کے لیے آستانہ عالیہ فیصل آباد حاضر ہوئے۔اس مجلس میں مولانا غلام قاسم صابر چشتی شیخوپورہ، پیر عدنان عزیز چشتی لاہور بھی موجود تھے، کچھ دیر راز و نیاز ہوتا رہا، آستانہ عالیہ پر منعقد ہونے والے اعراس کے انتظام وانصرام کی بہتری کے بارے میں گفتگو ہوتی رہی۔قبلہ شاہ صاحب عرض کرنے لگے: اللہ تعالیٰ آپ کو صحت وتندرستی عطا فرمائے، آپ کی صحت کمزور ہے، بیٹھے ہوئے آپ تھک جائیں گے، آپ آرام فرمائیں، قبلہ میاں صاحبؒ فرمانے لگے، میں نہیں تھکتا، شاہ صاحب آپ دُعا فرماؤ، عمر کافی ہوگئی ہے، شاہ صاحب عرض کرنے لگے: کہ آپ کی عمر تو ابھی اٹھاسی (88) سال ہوئی ہے، چونکہ اولیائے کرام تو اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کر رہے ہوتے ہیں، اللہ کریم کی مخلوق جو اس کا عیال اور کنبہ ہے، اس کی بھلائی کے کام مختلف طریقوں سے سرانجام دے رہے ہوتے ہیں، اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان میں سے بعض کو لمبی عمریں عطا فرماتا ہے تا کہ یہ کارِ خیر جاری وساری رہے۔

غوثُ الاغواث، غوثُ الثقلین حضرت غوثِ اعظم سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادی قُدِّسَ سِرُّهُ الْعَزِيز (471ھ-م-561ھ) کی عمرِ مبارک نوے (90) سال ہوئی ہے۔سلطانُ الہند حضرت خواجہ معین الدّین چشتی اجمیری نَوَّرَ اللّٰهُ مَرْقَدَه' (537ھ-م-632ھ) کی عمر مبارک ستانوے (97) سال تھی۔سرتاج چشتیاں حضرت باوا صاحب خواجہ فرید الدّین مسعود گنج شکر (م-661ھ) رَحْمَةُ اللهِ تَعَالىٰ عَلَيْهِ پاک پتن والی سرکار

کی عمر مبارک پچانوے (95) سال تھی۔ حضرت خواجہ فرید الدّین عطّار رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ کی عمر مبارک ایک سو چودہ (114) سال ہوئی تھی۔ حضرت خواجہ مخدوم حاجی شریف زَندنی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ (453ھ، 560ھ) کی عمر 107 سال بھی ہوئی ہے۔

☆2 راقم الحروف (محمد حنیف چشتی) ایک نجی نشست میں آپ کی صحبتِ صالحہ میں موجود تھا، آپ اپنی روایتی مہمان نوازی کی روایت کو بڑی خوبصورتی کے ساتھ نبھا رہے تھے، پُر تکلف چائے پی جا رہی تھی، اس دوران بندہ نے عرض کیا: حضور آپ کی کوئی خواہش جو ابھی تک پوری نہ ہوئی ہو، آپ نے از راہِ شفقت و محبت میری طرف دیکھا اور بڑی متانت کے ساتھ فرمایا: مولانا! اب کوئی خواہش باقی نہیں رہی، صرف دل میں یہ نیک خواہش باقی ہے کہ سفرِ آخرت خوب صورت ہو جائے، دنیا سے رُخصت ہوتے وقت ایمان اور کلمہ طیّبہ نصیب ہو جائے اور یہ کہ مالکُ الملک کی بارگاہ میں سرخرو ہو جاؤں تو مجھ جیسے گنہگار پر یہ اس کا بہت بڑا کرم ہوگا۔ بندہ کے سطحِ ذہن پر فوراً یہ شعر ابھرا:

ہر تمنا دل سے رُخصت ہوگئی
اب تو آجا اب تو خَلوت ہوگئی

☆3 ڈرائیور محمد آصف چشتی دنیا پور ملتان کے رہنے والے ہیں جو فروری 2006ء سے تا یومِ وصال یعنی تقریباً دس (10) سال سفر و حضر میں قبلہ حضرت میاں محمد ضمیر الحق چشتیؒ کی خدمت میں حاضر رہتے ہیں، جس کو آپ پیار سے بیٹا بھی کہتے تھے، یہ آخری دس سالوں کے سفر و حضر کے راز دان تھے۔ ان کی جانثاری اور بے لوث وفاداری دیکھ کر ہی قبلہ میاں صاحبؒ نے ایک دفعہ ناظم محمد شکور صاحب کو فرمایا تھا کہ ہم آصف بیٹے سے خوش ہیں، کچھ باتیں ان کے حوالے سے ذکر کی جانے والی ہیں۔

رونقِ خانقاہ سراج السالکین حضرت قبلہ میاں محمد ضمیر الحق چشتی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ صوفی رستم علی چشتیؒ کے سالانہ عرس کی تقریبات میں شرکت کے لیے ہر سال شکر گڑھ

تشریف لے جاتے تھے۔ 2015ء میں ڈرائیور محمد آصف نے آپؒ سے شکر گڑھ جانے کے متعلق پوچھا تو آپ فرمانے لگے:

"میرا دل تو شکر گڑھ جانے کا ہے، معلوم نہیں پھر زندگی وفا کرے یا نہ کرے۔"

شکر گڑھ کا سفر محمد آصف صاحب کے لیے یادگار تھا کیونکہ اس کے دل میں یہ آرزو تھی کہ میں نے حضور میاں صاحبؒ کی بیعت شہر شکر گڑھ میں اس لیے کرنی ہے کہ وہاں سے تاجدارِ گورداس پور شریف کا خوبصورت شہر اور باعثِ تسکین جان و ایمان مرقدِ انور قبلہ عالَم حضرت الشاہ محمد سراج الحق چشتی نَوَّرَ اللّٰهُ مَرْقَدَہٗ (م۔1932ء) نزدیک ہے۔ جب محمد آصف چشتی نے بیعت کی اور چشتی لڑی میں پروئے گئے، خاندانِ سراجیہ کی غلامی کا قابلِ فخر قلادہ گلے میں ڈالا تو قبلہ میاں صاحبؒ فرمانے لگے:

"آپ کو بیعت ہونے کی ضرورت تو نہیں ہے، آپ تو ہمارے بیٹے اور راز دان ہیں، آپ پر پہلے ہی کافی بوجھ تھا، اب بیعت کے بعد یہ ذمہ داریاں اور بھی بڑھ گئی ہیں۔ اس وقت محمد ندیم شہزاد صاحب بھی بیعت ہوئے تھے۔"

مگر اُس کے اصرار پر آپ نے بیعت کرلیا، محمد آصف صاحب کہتے ہیں، مجھے اس بیعت سے بہت زیادہ روحانی تسکین نصیب ہوئی۔ عام طور پر قبلہ میاں صاحب نماز کی امامت نہیں فرماتے تھے، علمائے کرام اور حفّاظِ کرام کو ہی یہ موقع عطا کرتے تھے لیکن مجھے ایک بار آپ کی اقتداء میں نماز باجماعت پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی، نماز کا وقت ہوگیا، شکر گڑھ سے حافظ آباد آتے ہوئے دورانِ سفر حاجی احمد دین چشتی بیمار ہوگئے تھے تو آپ نے جماعت کروائی اور محمد آصف آپ کے مقتدی بنے تھے۔

☆4 برادرِ اصغر جناب ڈاکٹر حافظ محمد یونس چشتی امام و خطیب جامع مسجد غوثیہ حنفیہ چک نمبر 656/7 گ ب بچیانہ (جڑانوالہ) نے اپنے گاؤں میں **مدرسۃ السراجیہ** قبلہ میاں صاحبؒ کے دادا جان کے نام سے بچیوں کا ایک مدرسہ قائم کیا، جب اس کا نصاب اور

قواعد وضوابط کا کام مکمل ہو گیا اور تعمیر و تزئین بھی پایۂ تکمیل تک پہنچ گئی تو مدرسے کا افتتاح کرنے کے لیے 6 ستمبر 2015ء کے سالانہ عرس مبارک میں قبلہ حضور میاں محمد ضمیر الحق چشتی ؒ سے حافظ صاحب نے وقت مانگا، اس وقت اسی گاؤں کے نمبر دار چوہدری محمد ریاض واہلہ صاحب بھی ساتھ تھے تو آپ نے اسی وقت ہاتھ اُٹھا دیئے اور حاضرین سے فرمایا: کہ حافظ صاحب کے مدرسہ کے افتتاح کے لیے سب دُعا فرمائیں اور ارشاد فرمایا: ''ہم نے افتتاح کر دیا ہے، باقی کچھ باتیں ہیں جو اپنے بڑے بھائی مولانا محمد حنیف چشتی صاحب سے کہنا کہ مجھ سے پر فون پر بات کریں، میں اُن کو سمجھا دوں گا، بقیہ کام وہ خود کر لیں گے اور یوں سمجھ لیں کہ میں خود ہی افتتاح کر رہا ہوں۔''

☆5 ہر سال اکتوبر کی پہلی جمعرات کو عاشقانِ فرید کا ایک کاروانِ محبت قبلہ میاں محمد ضمیر الحق چشتی ؒ کی قیادت میں آستانِ فرید پر پاکپتن شریف جایا کرتا ہے۔ راقم الحروف بھی 2004ء اور 2005ء میں اس قافلۂ عشق و مستی میں شریک رہا ہے، جب بندۂ ناچیز کا قیام ساہیوال میں تھا۔ آخری بار قبلہ میاں صاحب کی حیاتِ مبارکہ میں شرکائے قافلہ 2014ء میں پاکپتن شریف حاضری دے کر جب واپس آ رہے تھے تو قبلہ میاں صاحب ؒ خادمِ خاص محمد آصف صاحب کو پاکپتن شریف میں فرمانے لگے:

''یہ ہماری آخری حاضری تھی، ہم نے حضور باوا صاحب ؒ سے اجازت حاصل کر لی ہے۔''

یہ جملے واپس فیصل آباد لال کوٹھی آستانے پر آ کر دوبارہ آپ ؒ نے دُہرائے، یہ راز دارانہ اور اشارے پر مبنی پریشان کن خبر سن کر محمد آصف صاحب جو آپ کے خاص رمز شناس بھی تھے، آپ کا اشارہ سمجھ کر غمگین ہو گئے، اُن کا چہرہ اُتر گیا، رنگ فق ہو گیا مگر تسلیم و رضا کا پیکر بنے رہے، اُس کی زبان تو خاموش رہی مگر دل قبلہ میاں صاحب ؒ کی صحت اور درازیِ عمر کے

لیے دُعا گو ہو گیا۔ دل ڈر رہا تھا کہ یہ راز کی بات ظاہر بھی نہ ہو جائے، ان کلمات سے دراصل قبلہ میاں صاحب تو اپنے سفرِ آخرت کی پیشگی اطلاع فرما رہے تھے۔ خادمِ خاص محمد آصف چشتی صاحب نے یہ ساری باتیں راقم الحروف کے پُر زور اصرار پر قبلہ حضرت میاں صاحب ؒ کے وصالِ پُر ملال کے بعد ظاہر کی ہیں۔

ایامِ علالت

قبلہ میاں صاحب ؒ جب کبھی بیمار ہوتے تو اہلِ اِرادت آپ کی عیادت کرنے آستانہ عالیہ پر حاضر ہوتے تھے، حیاتِ برزخی، مراحلِ قبر، قبر کے سوالات و جوابات اور آخرت کے احوال کے حوالے سے گفتگو بھی ہوتی تھی۔ نیک لوگ بیماری سے گھبراتے نہیں ہیں کیونکہ یہ بیماری دراصل وصلِ الٰہی کا ایک ذریعہ ہوتی ہے، قبلہ میاں صاحب ؒ ایک عرصہ سے کرسی پر نماز ادا فرماتے تھے، گھٹنوں کی تکلیف کی وجہ سے زمین پر رکوع و سجود میں دِقّت ہوتی تھی۔ آپ کا متواتر یہی طریقہ رہا ہے کہ آستانہ عالیہ پر منعقد ہونے والے عرس کی مجالس اور محافلِ میلاد میں طویل نشستیں ہوتی تھیں، آپ وقت پر خود کرسی پر تشریف فرما ہو جاتے اور محفل وقت پر شروع کروا دیتے تھے، لوگ آپ کو محفل میں جلوہ گر دیکھ کر بغیر کسی اعلان کے خود بخود جمع ہونا شروع ہو جاتے تھے۔ وقت کی پابندی آپ کا شعار تھا، اپنے میزبان کو انتظار کروانا آپ کو بالکل پسند نہیں تھا اور نہ ہی کسی سے اپنی تعریف کروانا پسند کرتے تھے۔

پندرھویں شعبانُ المعظم کی شبِ برأت ہو یا رمضان المبارک کی لیلۃ القدر کی شب بیداری، عرس اور میلادُ النبی ﷺ کی محفل ہو یا کسی روحانی اور دینی تقریب، آپ بیماری اور تکلیف کے باوجود نہ تو محفل کو مختصر کرنے کا حکم دیتے، سوائے تازہ وضو کرنے کے نہ بابرکت محفل سے اُٹھ کر جاتے تھے۔ ان محافل کے آخر میں نصیحت آمیز مختصر کلام بھی فرماتے تھے۔

ایامِ علالت میں راقم الحروف کو بھی کئی بار زیارت اور ملاقات کا شرف نصیب رہا۔ آپ علالت و نقاہت کے باوجود زائرین، اداروں اور علمی معاملات کو پورا وقت دیتے تھے،

ان کی بات غور سے سنتے اور قابلِ عمل حل بتا کر رُخصت فرماتے تھے۔ کمزوری اور ہارٹ اٹیک ہونے کے باوجود زندگی کی آخری رات اکابر اولیائے کرام کی روایت کو جاری رکھتے ہوئے قبلہ میاں صاحبؒ نے اہلیہ محترمہ سے پوچھا، کیا میں نے عشاء کی نماز پڑھ لی ہے؟ اہلیہ نے جواب دیا، جی ہاں پڑھ لی ہے۔ یہ دنیا مسافر خانہ ہے، عمر جتنی بھی ہو جائے آخر ایک دن اس کو چھوڑ جانا ہے، جام وصل منہ کو لگانا ہے۔ اَہلُ اللہ یہاں دل نہیں لگاتے، حقیقت میں یہ دل لگانے کی جگہ ہی نہیں ہے بلکہ اس دنیا میں ملی ہوئی چند مستعار سانسوں کو غنیمت جان کر آخرت کی تیاری کرتے ہیں اور اپنے خالق و مالک کے ساتھ دل لگا کے رکھتے ہیں، یہاں کی ہر ساعت کو اپنے خالق و مالک کی یاد میں یا اس کی مخلوق کی خدمت میں صرف کرتے ہیں۔

سانحہ ارتحال

گھٹنوں کی تکلیف کے ساتھ آپ کو شوگر کا عارضہ بھی تھا، اس کو متوازن رکھنے کے لیے آپ انسولین کا انجیکشن (Injection) لگواتے تھے، یہ تکالیف آپ کے فرائض کی ادائیگی میں کبھی رکاوٹ ثابت نہ ہوئیں۔ 15 دسمبر 2015ء بروز منگل رات چار (4) بجے دل کا تیسرا عارضہ لاحق ہوا، رات کو سینے میں جلن محسوس ہوتی رہی، سانس لینے میں دِقّت اور گھٹن محسوس ہو رہی تھی۔ بار بار آپ کمبل پیچھے ہٹانے کا اشارہ کرتے تھے، صبح ہسپتال جانے کے لیے اہلیہ محترمہ کے سہارے کے ساتھ آہستہ آہستہ آپ گاڑی تک تشریف لائے، اسی طرح فوجی فاؤنڈیشن ہسپتال میں ڈاکٹر شاہد شفیق صاحب تک گئے، اس نے تسلّی سے چیک اَپ کیا، ای سی جی (ECG) کی جس سے ظاہر ہوا کہ آپ کو سخت ہارٹ اٹیک (Heart attack) ہو چکا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا، میاں صاحب کو کاڈیالوجی یا فیصل ہسپتال میں ابھی لے جاؤ۔ 16 دسمبر کو بدھ کے دن 11 بجے کے قریب آپ کو فیصل ہسپتال میں لایا گیا، ای سی جی کی رپورٹ دیکھ کر ڈاکٹر محمد جہانگیر صاحب نے داخل کر لیا اور مزید تسلّی سے چیک کیا اور ساتھ ہی علاج شروع کر دیا، آپ کو وینٹی لیٹر (Ventilator) کے ذریعے مصنوعی سانس

دیا جانے لگا، آپ فرمانے لگے مجھے اُلجھن ہو رہی ہے، آصف بیٹا اس کو میرے منہ سے ذرا پیچھے ہٹا دو۔

قبلہ میاں صاحب کو اس حد تک ذِمّہ داری کا احساس تھا کہ ہسپتال میں بسترِ علالت پر پڑے ہوئے بھی بچوں کے داخلے کا فکر کر رہے تھے۔ میاں صاحبؒ فرمانے لگے: بیٹا آصف! آپ کو بورڈ میں بچوں کے داخلہ فارم جمع کروانے کے لیے کل بھیجا تھا، کیا وہ جمع ہو گئے؟ میں نے عرض کیا، قبلہ ابا جی! آپ پریشان نہ ہوں، وہ جمع ہو گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: پریشانی تو ہوتی ہے کہ اگر کسی بچے کا داخلہ نہ جائے تو پہلے والدین پریشان ہوتے ہیں، اس سے ہمیں بھی پریشانی ہوتی ہے۔ اس کے بعد آصف گھر والوں کو لینے کے لیے چلا گیا، جاتے ہوئے اس نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ کی آنکھوں میں آنسو تھے، وہ نہیں سمجھ سکا کہ آپ کیا کہنا چاہتے تھے؟ اور یہ آنسو کیسے تھے؟ اس وقت آپ کی بیٹیوں، دیگر انجمن سراجیہ کے اراکین اور متعلقین کے کثرت سے فون آ رہے تھے، ڈاکٹر صاحب کہہ رہے تھے، اگر آپ نے فون سننے ہیں تو کمرے سے باہر چلے جاؤ، یہاں میاں صاحب کے کمرے میں شور نہیں ہونا چاہیے۔

وہ کہتے ہیں کہ 01,35 پر میں آپی یعنی قبلہ میاں صاحب کی اہلیہ محترمہ کو گاڑی پر لانے کے لیے گھر آیا، اس وقت آپ پر موت کے بالکل کوئی آثار نہیں تھے، سکراتِ موت یا بے ہوشی کا کوئی عنصر موجود نہیں تھا، تقریباً ہسپتال سے دوسو (200) میٹر کے فاصلے پر گھر تھا، گاڑی پر دو (2) منٹ کی ڈرائیو (Drive) تھی، آپ کو باتیں کرتے ہوئے میں چھوڑ کر آیا تھا، میں ابھی گھر بھی نہیں پہنچا تھا کہ ہسپتال سے فون آ گیا کہ قبلہ میاں صاحب خالقِ حقیقی سے جا ملے ہیں۔ اس وقت اَطراف کی مساجد میں نمازِ ظہر کی اذانیں ہو رہی تھیں کہ قبلہ میاں محمد ضمیر الحق چشتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فیصل ہسپتال میں آخری ہچکی لی اور خاموشی کے ساتھ ہمیشہ کے لیے سرِ اطاعت اپنے خالقِ حقیقی کے حضور جھکا دیا یعنی 16 دسمبر 2015ء بمطابق 4 ربیع الاوّل 1437ھ بدھ کے روز آپ نے جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ (1)

بے شک ہم اللہ ہی کا (مال) ہیں اور یقیناً ہم اس کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

تھوڑی ہی دیر میں قبلہ میاں صاحبؒ کے وصال مبارک کی غم ناک خبر جنگل کی آگ کی طرح پورے پاکستان میں پھیل گئی، آستانہ عالیہ چشتیہ صابریہ سراجیہ کے خلفائے کرام، اُن کے مریدین و متعلقین اور تمام متوسّلین آستانہ عالیہ چشتیہ صابریہ سراجیہ کے علاوہ بھی جوق در جوق آستانہ عالیہ مرکز جماعت سراجیہ کی طرف رُخ کرنے لگے، شام تک بہت سے مریدین حاضر ہو چکے تھے۔ بندہ نے برادرم محمد آصف مغل چشتی فیصل آباد کو اطلاع دی تو وہ فوراً بہتے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ لال کوٹھی حاظر ہوئے، خود زیارت کر کے مجھے یہ خبر کنفرم کی۔ پریشانی اور افسوس تو ہر ایک کو تھا جو ان کے بہتے ہوئے آنسوؤں سے عیاں ہو رہا تھا، مگر اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے سامنے کسی کو مجالِ دم زدن نہیں تھی، سب چُپ چاپ تصویرِ حیرت و اِستعجاب بنے ہوئے کھڑے تھے اور ایک دوسرے سے ملتے ہوئے سب کی زبان پر صرف ایک قرآن مجید کا جملہ ہی وردِ زبان تھا: اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.

تمام رشتے دار اور عزیز و اقارب بھی جمع ہو گئے۔ آپ کے وارثِ اکبر، ظاہری اور باطنی امانتوں کے امین عزّت مآب جناب ڈاکٹر مسرور الحق شہزاد چشتی مَدَّ ظِلُّہُ العَالِی بھی مغموم و نمناک آنکھوں کے ساتھ آ گئے۔ ان کے تمام بھائی یعنی:

☆ محترم انجینئر خالد منصور صاحب ☆ کیپٹن (ر) نوید الحق صاحب

☆ جناب محترم توقیر الحق صاحب، تمام بہنیں اور خاندان کے افراد سمیت کراچی سے آ گئے۔

☆ کرنل (ر) رئیس احمد صاحب ☆ ڈاکٹر سیّد محمد انوار الحق صاحب راولپنڈی سے بھی شریک ہوئے، خاندان کے تمام مہمان بھی رفتہ رفتہ آنے لگے۔ ڈاکٹر صاحب اور جماعت سراجیہ کے اہم ارکان کی باہمی مشاورت سے 17 دسمبر 2015ء جمعرات بعد از نمازِ

(1) البقرہ 2: 156

ظہر پیپلز کالونی فیصل آباد کی چھوٹی ڈی گراؤنڈ میں نماز جنازہ کا اعلان کر دیا گیا۔

تجہیز و تکفین

تقریباً دن کے بارہ (12) بجے کے قریب تجہیز و تکفین کے بعد دیدارِ عام کے لیے آستانہ عالیہ کے ظہور ہال میں قبلہ میاں صاحبؒ کے جسدِ اطہر کو رکھ دیا گیا، قبلہ میاں صاحبؒ کا چہرہ انور پوری آب و تاب کے ساتھ چمک رہا تھا، ایسے ہی محسوس ہو رہا تھا کہ آپ پھولوں کی سرخ پتیوں اور ان کی بھینی بھینی خوشبو میں آرام فرما رہے ہیں۔ راقم الحروف بھی آخری دیدار کے لیے آگے بڑھا اور سنّتِ صدّیقی پر عمل کرتے ہوئے آپ کی پیشانی انور پر بوسہ دیا، آپ کی پیشانی پر ہونٹوں کے مَس ہونے سے روحانی تسکین اور ایسی ایمان افروز ٹھنڈک محسوس ہوئی جس کو اب تک محسوس کر رہا ہوں۔ لوگوں کا اِژدہام کثیر تھا، رفتہ رفتہ دیدار کرتے ہوئے اور اللہ ہُو کا ذکر کرتے ہوئے آگے جا رہے تھے، قدموں کی طرف سے لوگ آتے گئے اور دیدار کر کے ایک طرف بیٹھتے گئے۔ لوگوں کو کنٹرول کرنے کے لیے پروفیسر محمد عارف حسین عارف چشتی صاحب نے غم میں ڈوبی ہوئی مختصر گفتگو کی جس میں حاضرین کو صبر کی تلقین کی کہ یہ اَمرِ الٰہی ہے، یہاں صبر کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں ہے۔ قبلہ میاں صاحبؒ کی اُنانوے (89) سالہ زندگی کو اگر ایک جملے میں بیان کرنا ہو تو یوں کہاں جا سکتا ہے کہ وہ تعلیم، ذکر و فکر اور اِتحادِ اُمت کی مجسّم تصویر تھے، ان کے ساتھ محبت کا عملی ثبوت یہ ہے کہ ہم بھی اسی مشن کو سامنے رکھ کر زندگی کے سفر کو جاری رکھیں، اشکبار آنکھوں کے ساتھ اُنہوں نے حضرت بابا بلّھے شاہ قصوریؒ کے درج ذیل پنجابی اشعار پڑھے:

الف اگ لگی وِچ سینے دے سینہ تپ کے وانگ تنور ہویا
کجھ لوکاں دے تانیاں مار دِتا کجھ سجن اکھاں توں دُور ہویا
اِک شیشہ لیا سی یار ویکھن لئی اووی زمین تے ڈِگ کے چُور ہویا
بلّھے شاہ لوک ہس کے یار منالیندے ساڈا رونا وی نا منظور ہویا

ان اشعار نے لوگوں کے زخمِ غم پر نمک پاشی کر دی، آنسو مزید رواں ہو گئے، بعض مقامات سے چیخوں کی آوازیں بھی بلند ہوئیں، غم میں ڈُوب کر لوگ رو رہے تھے۔ قضا پر راضی رہنے والے کاملین پر سکوت اور افسردگی کی کیفیت طاری تھی، وہ لوگ آرام سے بیٹھ کر آخری دیدار کر رہے تھے اور کلمہ طیبہ بھی پڑھ رہے تھے۔

نمازِ ظہر کے بعد لوگ چھوٹی ڈی (d) گراؤنڈ میں جمع ہونے شروع گئے، دیکھتے ہی دیکھتے گراؤنڈ بھر گیا، صفوں کے درمیان صرف دو، دو فٹ کا فاصلہ تھا، ساؤنڈ سسٹم کا بہترین انتظام تھا، پورے گراؤنڈ میں آسانی کے ساتھ آواز جا رہی تھی، گراؤنڈ کی چاروں طرف سے کشاں کشاں لوگ دوڑے آ رہے تھے اور دیکھتے ہی دیکھتے ساری جگہ کھچا کھچ بھر گئی۔ مولانا قاری محمد مخدوم چشتی صاحب نے صفوں کی ترتیب بتائی، اس خاندان کے ساتھ اپنی والہانہ عقیدت کا ذکر کیا، ان کے احسانات کا برملا اظہار اور اعتراف کیا، قبلہ میاں صاحبؒ کی بے لوث علمی خدمات کو خراجِ عقیدت و تحسین پیش کیا۔ مولانا غلام قاسم صابر چشتی صاحب آف شیخوپورہ نے اس خاندان کے ساتھ اپنی دیرینہ اور نسل در نسل چلی آنے والی گہری عقیدت اور پُرخلوص محبت کا اظہار کیا، ان کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور غم میں ڈوبی ہوئی آواز بلند ہو رہی تھی کہ آؤ لوگو! اللہ کے ولی کا دیدار کر لو، ایسے لگ رہا ہے کہ حضرت قبلہ میاں صاحبؒ آرام فرما رہے ہیں گویا چاند چمک رہا ہے، ان کی آواز یہ شعر پڑھتے ہوئے بلند ہو رہی تھی:

کون کہتا ہے کہ مؤمن مر گئے   قید سے چھوٹے وہ اپنے گھر گئے

اسی نشست میں جنازے کا انتظار ہو رہا تھا، بچے، بوڑھے، بزرگ، دور دراز سے اور مقامی علمائے کرام کی کافی تعداد، اولیائے کرام، خونِ رسول ﷺ سادات کرام بھی تشریف لائے ہوئے تھے، حفاظِ کرام اور نبی کریم ﷺ کی اُمت کے ثناء خوانوں کی ایک بڑی تعداد بھی حاظر تھی، تاجر برادری، اساتذہ کرام، اس آستانہ عالیہ چشتیہ صابریہ سراجیہ کے خلفائے کرام بھی کثیر تعداد میں جمع ہو گئے تھے، قبلہ میاں صاحبؒ کے طلبہ کی کثیر تعداد نمازِ

جنازہ میں شرکت کے لیے آ چکی تھی، ہر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگ اپنے محسن کا آخری دیدار کرنے کے لیے جمع ہو چکے تھے، اُمتِ مسلمہ کے بہت سے لوگ نمازِ جنازہ میں شریک ہوئے تھے۔ لوگوں کا یہ اژدہامِ کثیر دیکھ کر یوں محسوس ہو رہا تھا کہ شاید ہی آج کوئی بندہ جنازہ پڑھنے کی سعادت سے محروم رہے۔ پروفیسر محمد عارف حسین عارف چشتی نے قبلہ میاں صاحبؒ کے ساتھ اپنے ستر (70) سالہ تعلقات، علمی رفاقت، روحانی سنگت اور زندگی کے طویل سفر کا مختصر الفاظ میں تذکرہ کیا، لوگوں کو صبر و تحمل اور نظم وضبط کی تلقین کی، کمزور اور ضعیفُ العمر لوگوں کا خیال رکھنے کا مشورہ دیا اور فرمایا کہ ان کو آگے جگہ دیں، اس کے ساتھ ہی آپ نے دنیا اور اس کے ساز و سامان کی بے ثباتی کا بڑے مختصر سے وقت میں تذکرہ کیا:

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں

حقیقت یہ کہ قبلہ میاں صاحبؒ نے کامیاب زندگی گزاری ہے، ہر وقت اپنے مقصدِ حیات کو پیشِ نظر رکھا ہے، گویا امام العاشقین حضرت خواجہ غلام فریدؒ کوٹ مٹھن والی سرکار کی زبان میں اس کو یوں بیان کیا جا سکتا ہے کہ:

کوئی بن گیا رونق اَکھیاں دی   کوئی چھوڑ کے شیش محل چلیا
کوئی پلیا ناز تے نخریاں وِچ   کوئی ریت گرم تے تھل چلیا
کوئی بُھل گیا مقصد آون دا   کوئی کر کے مقصد حل چلیا
ایتھے ہر کوئی فرید مسافر اے   کوئی اَج چلیا کوئی کل چلیا

﴿حضرت خواجہ غلام فریدؒ﴾

نمازِ جنازہ کے منتظرین میں سے ایک شخص اُٹھ کر بلند آواز سے کہنے لگا، لوگو سن لو:

"میں قبلہ میاں صاحبؒ کا مرید نہیں ہوں، لیکن میں اُن کو بڑی دیر سے جانتا ہوں، میرا دل کہتا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے ولی ہیں، آج میری اس جنازے

میں شرکت یقیناً ایک اللہ کریم کے ولی کے جنازے میں شرکت ہے، مجھے اس پر قیامت تک فخر رہے گا اور میں اس کو باعثِ نجات سمجھتا ہوں۔''

نماز جنازہ اور تدفین

اتنے میں ایک طرف سے اللہ تعالیٰ کے عظیم اسمِ گرامی کے ذکر کی آواز آ رہی تھی، دیکھا تو قبلہ میاں صاحبؒ کی چارپائی لائی جا رہی تھی، جس کے اَطراف میں بانس باندھ کر کندھا دینے والوں کی سہولت کا اہتمام کیا گیا تھا۔ ان غمناک لمحات میں شدّتِ غم کی وجہ سے آنسو رواں تھے۔ چارپائی کو کندھا دے کر ساتھ آنے والے خوش نصیبوں میں صاحبزادہ میاں محمد فاروق سراج چشتی (لاہور) بھی تھے، ہزاروں لوگ راقم الحروف کی طرح پہلے ہی جنازگاہ میں پہنچ گئے تھے۔ صاحبزادہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے جنازہ کے ساتھ چلنے والوں کا رش دیکھ کر دُعا کی یا اللہ کریم! میں اپنے مرشدِ گرامی قدر کو اپنے کندھوں پر جنازگاہ میں لانا چاہتا ہوں مگر میری صحت اور خلقِ خدا کا اِژدہام کثیر شاید اس خواہش کو پورا نہ ہونے دے، مگر وہ قبلہ میاں صاحبؒ کی روحِ پرفتوح کی طرف متوجّہ ہو کر عرض کرنے لگے:

''حضور آپ نے اس جہاں میں میرا ہاتھ بیعت کے ذریعے پکڑا ہے، دنیا سے رُخصت ہوتے ہوئے اب میں نے آپ کی چارپائی کا بانس پکڑ لیا ہے، جنازگاہ تک میں نہیں چھوڑوں گا اور قیامت کے دن آپ نہ چھوڑنا۔''

یہ دُعا کر کے میں حُسنِ عقیدت کے ساتھ چارپائی کا بانس پکڑ کے چل پڑا، قبلہ میاں صاحبؒ کی نظرِ عنایت جاری رہی، میں حیران بھی تھا اور قبولیّتِ دُعا پر خوش بھی کہ میرے جیسا بیمار شخص بھی ڈی (D) گراؤنڈ تک صحیح سلامت پہنچا، باوجود لوگوں کی کثرت، دوسروں کو موقع دینے والوں کی نصیحت اور دھکم پیل کرنے والوں کی کوششوں سے بندہ ساتھ ہی رہا، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے بعض دفعہ سانس پھولا اور سخت دم گھٹا مگر دامنِ مرشد ہاتھ سے نہ چھوٹا۔ یہ وہی صاحبزادہ صاحب ہیں جن کی حضرت قبلہ میاں صاحبؒ نے 23 ذی قعدہ 1436ھ

بمطابق 19 ستمبر 2015ء کو صوفی محمد مشتاق احمد چشتی جالندھریؒ کے مزار مبارک پر عرس کی تقریبِ سعید میں جمعۃ المبارک کے دن دستار بندی فرمائی تھی۔

؎ درِ مرشد داخانہ کعبہ حج ضروری کریئے
تقویٰ رکھ محبوباں والا چل دوارہ ملیئے ﴿میاں محمد بخش عارفِ کھڑیؒ﴾

ایسے ہزاروں عاشق اور مریدین قبلہ میاں صاحبؒ کی نمازِ جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کر کے جنتی ہونے کا شرف حاصل کر رہے تھے۔

ڈاکٹر مسرور الحق شہزاد صاحب اپنے تمام بیٹوں، بھائیوں اور رشتہ داروں سمیت جنازگاہ میں پہنچے، اُنہوں نے نمازِ جنازہ کی امامت قبلہ میاں محمد ضمیر الحق چشتیؒ کے دیرینہ ساتھی، قبلہ الشاہ محمد ظہور الحق چشتی قلندریؒ کے خلیفہ حضرت مولانا پروفیسر محمد عارف حسین عارف چشتی کو اجازت عنایت فرمائی۔ صفیں درست ہوئیں، ترتیبِ نمازِ جنازہ بتا کر فضا میں اللہُ اکبر کی آواز بلند ہوئی۔ نمازِ جنازہ کے دوران بھی سسکیوں اور آہوں کی آوازیں آ رہی تھیں۔ قبلہ میاں صاحب کے بچھڑ جانے سے لوگ دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے، آپ کے جسدِ خاکی کو بعد از نمازِ جنازہ زیارتِ عام کے لیے رکھ دیا گیا، عصر کے قریب فارغ ہوئے، لال کوٹھی میں واپس آ کر نمازِ عصر ادا کی۔ لوگ پاکستان کے طول وعرض سے آئے ہوئے تھے، اس لیے آستانہ عالیہ کی انتظامیہ کی طرف سے نمازِ جنازہ میں شریک ہونے والوں کے لیے لنگر کا وسیع انتظام تھا جو ہال میں پیش کیا جا رہا تھا۔

قبلہ میاں صاحبؒ کے جسدِ خاکی کو ظہور ہال میں رکھ دیا گیا، لوگ اپنے ذوق وشوق سے وہاں حضرت امام شرف الدین بوصیریؒ کے لکھے گئے شہرہ آفاق قصیدہ بُردہ شریف کے اشعار، نعت خوانی اور ذکرِ الٰہی میں مشغول رہے، جمعرات کی وجہ سے نمازِ مغرب کے بعد حسبِ معمول ذکر و نعتِ خوانی کی محفل ہوئی، عشاء کی نماز ادا کی گئی اور رات آٹھ بجے تک عام زیارت کا سلسلہ جاری رہا، غروبِ آفتاب کے بعد جمعۃ المبارک کی رات شروع ہو چکی تھی،

آپ کو بہتے ہوئے آنسوؤں، سسکیوں، آہوں، اشکبار آنکھوں اور دل گرفتگی کے عالم میں سپردِ خاک کر دیا گیا، اس اُمید کے ساتھ کہ گویا:

مرنے والے مرتے ہیں لیکن فنا ہوتے نہیں
وہ حقیقت میں کبھی ہم سے جدا ہوتے نہیں
مرنے والوں کی جبیں روشن ہے اس ظلمات میں
جس طرح تارے چمکتے ہیں اندھیری رات میں

قبرِ انور قبلہ میاں صاحبؒ نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں ہی اپنے والدِ گرامی شیخ المشائخ حضرت قبلہ الشاہ محمد ظہور الحق چشتی قلندریؒ (م۔ 1984ء) کے پہلو میں تیار کروا کر ریت سے بھروادی تھی، اکتیس (31) سال کے بعد بیٹا اپنے باپ کے پہلو میں اسی قبرِ انور میں آرام فرما ہو گیا، حضرت قبلہ میاں صاحبؒ نے ایک نجی نشست میں قبرِ انور کی تیاری کا تذکرہ بھی از راہِ شفقت اپنی حیاتِ مبارکہ میں راقم الحروف سے فرما دیا تھا، کہ بعد میں انتظامیہ کو تدفین کے مسئلے میں کسی قسم کی پریشانی اور مزید مشورے کی ضرورت ہی نہ رہے۔ سب شرکائے جنازہ کے اسمائے گرامی لکھنے تو مشکل ہیں مگر یہ ضرور یاد رہے تمام خلفائے کرام، علاقے بھر کے علمائے کرام، مشائخِ کرام گویا راولپنڈی، کراچی، فیصل آباد، جڑانوالہ، بچیانہ، شیخوپورہ، لاہور، گوجرانوالہ، کھر رڑیانوالہ، اوکاڑہ، ساہیوال اور حافظ آباد گویا پورے پاکستان کی نمائندگی تھی۔

قل خوانی

اگلے دن یعنی جمعۃُ المبارک کو گیارہ بجے قرآن خوانی اور قل خوانی شروع ہوئی جو نمازِ جمعہ تک جاری رہی، نمازِ جمعہ کے بعد دُعا ہوئی اور حاضرین میں لنگر تقسیم کیا گیا۔ ہر جمعرات کو حسبِ معمول ذکرِ الٰہی کی محفل بطورِ خاص جاری رہی اور قبلہ میاں صاحبؒ سمیت تمام سلسلہ کے مشائخ اور اُمتِ مسلمہ کے فوت شدگان کے لیے ایصالِ ثواب کا سلسلہ جاری رہا۔ لاتعداد قرآن مجید، بے شمار کلمہ طیبہ، اَن گنت درود شریف پڑھا گیا، اس کے علاوہ بہت

کچھ لوگ اور مریدین اپنی مرضی کے ساتھ اپنے شیخ کے حضور تحفہ پیش کرنے کے لیے پڑھ رہے تھے۔ چہلم تک روزانہ دُعا کا سلسلہ جاری رہا، دور دور سے مشائخِ کرام، خلفائے کرام، علمائے کرام، مریدین، تمام سننے، جاننے والے اور جن کو کبھی دیکھا بھی نہیں وہ بھی حاضر ہو کر دُعا میں شریک ہوتے رہے۔

تقریب چہلم

23 جنوری 2016ء بروز ہفتہ چہلم کی تقریبِ سعید منعقد ہوئی، جس کی صدارت اس خانقاہ کے موجودہ سجادہ نشین مکرّم و محترم عزّت مآب جناب ڈاکٹر مسرور الحق شہزاد چشتی صاحب نے فرمائی، جب کہ ان کے ساتھ تینوں بھائی سٹیج پر موجود تھے۔ مرتّب شدہ پروگرام کے مطابق سٹیج سیکریٹری کے فرائض محترم پروفیسر محمد عارف حسین عارف چشتی صاحب کے ہی ذمّہ تھے، ان کے اعلان کے مطابق نمازِ ظہر کے بعد راقم الحروف محمد حنیف چشتی کی تلاوت سے چہلم کی محفل کا آغاز ہوا، بندہ نے درج ذیل آیات تلاوت کیں:

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ○ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ (1)

خبردار! بے شک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ و غمگین ہوں گے۔ (وہ) ایسے لوگ ہیں جو ایمان لائے اور (ہمیشہ) تقوٰی شعار رہے۔ ان کے لیے دنیا کی زندگی میں (بھی عزّت و مقبولیّت کی) بشارت ہے اور آخرت میں (بھی مغفرت اور شفاعت کی یا دنیا میں بھی نیک خوابوں کی صورت میں پاکیزہ روحانی مشاہدات ہیں اور آخرت میں بھی حسنِ مطلق کے جلوے اور دیدار)، اللہ کے فرمان بدلا نہیں کرتے یہی وہ عظیم کامیابی ہے۔

نعت کے چند اشعار پڑھنے کے بعد علاّمہ اقبالؒ کی ضربِ کلیم میں سے ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا

کہہ کر بھی پکارتے ہیں، اُنھوں نے انتہائی عقیدت، ادب، محبت کے سمندر میں ڈوب کر اور ڈبڈباتی آنکھوں کے ساتھ درج ذیل منقبت کے اشعار پیش کرنے کی سعادت حاصل کی، ان اشعار کو پڑھ اور سن کر یوں محسوس ہوتا تھا کہ قبلہ میاں صاحبؒ کے لیے شاہ صاحب الفاظ و کلمات کے موتیوں کی مالا پرو رہے ہیں:

گلہائے عقیدت و محبت بحضور قبلہ بابا جانؒ
بفضیلت جناب سیّد میاں محمد ضمیر الحق چشتیؒ

پیکرِ جود سخا سیّد ضمیر الحق میرے
منبعِ جود و عطا سیّد ضمیر الحق میرے
پیار سے کہتے ہیں جن کو ہم تو بابا جان بھی
بے کسوں کا آسرا سیّد ضمیر الحق میرے
آپ کا رُتبہ ہے عالی، آپ ہیں عالی جناب
خوش خصال و خوش اَدا سیّد ضمیر الحق میرے
علم کی ترویج کا سہرا سجا ہے جن کے سَر
بالیقیں ہیں باخدا سیّد ضمیر الحق میرے
ضَوفشاں ہے سیرت و کردار جن کا ہر جگہ
نورِ حق کی ہے ضیاء سیّد ضمیر الحق میرے
میں کہ خستہ حال تھا، غمگین بھی، نادار بھی
بخشا مجھے بھی آسرا سیّد ضمیر الحق میرے
مُعترف ہے عظمت و کردار کا جن کی جہاں
ہیں وہی تو رَہنما سیّد ضمیر الحق میرے

لکھ سکوں تعریف ان کی یہ میری اوقات کیا
آپ کا ہوں بس گدا سیّد ضمیر الحق میرے
علم کا، عرفان کا، عظمت و اَخلاق کا
آپ بحرِ بے بہا سیّد ضمیر الحق میرے
رحمتِ رب کا نزول بے بہا ہو آپ پر
ہے یہ دل کی بس دُعا سیّد ضمیر الحق میرے
چشمِ رَحمت ہی رہے مسعود چشتی پر سدا
آپ سے ہے اِلتجا سیّد ضمیر الحق میرے

منقبت کے لیے اسی آستانہ عالیہ فیض یافتہ محترم پیر سیّد ضامن علی شاہ صاحب سجّادہ نشین آستانہ عالیہ چنڈوڈالہ کو دعوت دی گئی تو اُنھوں نے اپنی پُرسوز آواز میں عارفِ کھڑی شریف حضرت میاں محمد بخش صاحبؒ (م۔1904ء) کا پنجابی کلام پیش کیا جن کے چند اشعار یہ ہیں:

عارفانہ کلام

میں نیواں میرا مُرشد اُچا تے میں اُچیاں دے سنگ لائی
صدقے جاواں اِنہاں اُچیاں توں جنہاں نیویاں نال نبھائی
ہجر تیرا جے پانی منگے تے میں کھوہ نیناں دے گیڑاں
جی کردا تینوں کول بٹھا کے درد پرانے چھیڑاں
سُفنے دے وچ ملیا ماہی تے میں لکھ لکھ شکر مناواں
یا: سفنے دے وچ ملیا ماہی تے میں قدمیں سِیس نواواں
یا: سفنے دے وچ ملیا ماہی تے میں گل وچ پالیاں بانواں
ڈردی ماری اَکھ نہ کھولاں کِتے فیر وِچھڑ نہ جاواں

اسی وزن اور ہجر کے عنوان پر نعت گو شاعر محمد اعظم چشتیؒ کے کچھ اشعار بھی محترم شاہ صاحب نے پڑھے:

ٹر گئیاں ایں سانوں کلیاں چھڈ کے دس کیویں دل پرچایئے
لا گئیاں ایں جیڑی اَگ سینے وچ دس کا دے نال بجھایئے
کھیڑا رُسّے نال روج اساڈے کنوں رو رو اسیں منایئے
یارو یار یاراں نوں مل دے اَسیں کس نوں سینے لایئے
ٹُر گئے نیں دلدار دلاں دے وطنوں چک مہاراں
وَستی سُنجی نظریں آوے کنڈ کیتی جد یاراں

بعدازیں حضرت مولانا غلام قاسم صابر چشتی شیخوپورہ نے محبت بھرا خطاب فرمایا:

یٰٓاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ O اِرْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّکَ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً O فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ O وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ۔ (1)

اے اطمینان پاجانے والے نفس!۔ تو آپنے رب کی طرف اس حال میں لوٹ آ کہ تو اس کی رضا کا طالب بھی ہو اور اس کی رضا کا مطلوب بھی۔ پس تو میرے کامل (بندوں) میں شامل ہو جا۔ اور میری جنّت (قربت و دیدار) میں داخل ہو جا۔ (ترجمہ عرفان القرآن۔ مترجم: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری)

حضرت قبلہ میاں محمد ضمیر الحق چشتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی شخصیت عام رسمی لوگوں کی طرح نہیں تھی بلکہ وہ حقیقت پسند اور اعلیٰ کردار کے انسان تھے، اُنہوں نے قبلہ اباجی یعنی حضرت قبلہ الشاہ محمد ظہور الحق چشتی قلندری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ (م۔1984ء) کے وصالِ پُر ملال سے روحانی، تمام سراجیہ سکولز کے نیٹ ورک اور جماعتِ سراجیہ کی نظامت کی ذِمّہ داریاں سنبھالیں۔ 1984ء تا 16 دسمبر 2015ء اپنے یومِ وصال تک اکتیس (31) سال

(1) الفجر 89: 27. 30

تک ان تمام ذمّہ داریوں کو بڑی خوش اُسلوبی کے ساتھ نبھایا۔ اس عرصہ کے دوران تمام اداروں، جماعتِ سراجیہ، ماہنامہ السراج کو نئے سرے سے جاری کرنا اور مرکز کی تعمیرِ نَو میں مثالی ترقی ہوئی ہے۔ یہ سب کام آپ لوگوں کی نگاہوں کے سامنے ہیں، اس کا سہرا قبلہ میاں صاحبؒ کی دور اندیشی، ژرف نگاہی، نظامت کی اعلیٰ صلاحیتوں کے سر ہے، قبلہ میاں صاحبؒ یقیناً بلند حوصلہ، صبر اور مستقل مزاجی سے اپنے مشن کو جاری رکھنے والے تھے۔

مولانا کی گفتگو کا خلاصہ

مولانا قاسم صاحب نے اپنی گفتگو کو جاری رکھتے ہوئے جو کچھ فرمایا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہمارا تعلّق دینِ اسلام سے ہے، اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم پیدائشی مسلمان ہیں، برِّصغیر میں اسلام پھیلانے کا سہرا اولیائے کرام کے سر ہے، آدابِ مزاراتِ اولیائے کرام اور ان سے تبرک وتوسّل کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے مولانا صاحب نے فرمایا:

مزاراتِ اولیائے کرام پر قدموں کی جانب سے حاضر ہو کر بڑے ہی ادب کے ساتھ چہرے کی جانب بیٹھے، اگر ہو سکے تو چار (4) فٹ کے فاصلے پر بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر جو کچھ قرآن مجید میں سے آسانی سے پڑھ سکتے ہوں، وہ پڑھ لے، وہ زائر سورہ یٰسین، سورہ مزمل، سورہ فاتحہ، چاروں قل شریف پڑھ سکتا ہے، خواہ زبانی یا قرآن مجید پر سے دیکھ کر پڑھے، بعد ازیں ایصالِ ثواب کرے، تمام اُمتِ مسلمہ اور سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ سراجیہ کے تمام بزرگانِ دین کو، جن کے اَسمائے گرامی یاد ہوں، ان کے نام لے کر ایصالِ ثواب کرے، نام لے کر دُعا کرنے سے ان بزرگوں کو بہت خوشی ہوتی ہے، انسان اپنے وجود کو اپنے والدین کا مرہونِ منّت سمجھ کر والدین کو دُعا میں یاد کرے، بندہ دُعا میں اپنی حاجات پیش کرے، ان کے وسیلے سے، قبولیّت کے یقین سے اور بڑی ہی عاجزی سے اگر ممکن ہو تو آنسو بہاتے ہوئے دُعا کرے تو اللہ تبارک وتعالیٰ قبول فرماتا ہے۔

مولانا دورانِ گفتگو فرمانے لگے: اُمّ المؤمنین سیّدہ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ

تَعَالٰی عَنْھَا کا نبی کریم ﷺ کے اپنے مزارِ مبارک میں آرام فرما ہونے کے بارے میں عقیدہ یہ تھا کہ آقائے دو جہاں ﷺ اپنے مزارِ مبارک میں زندہ ہیں اور آرام فرما رہے ہیں، اسی وجہ سے آپ نے اپنے گھر کے اَطراف میں مقیم افراد کے گھروں میں پیغام بھجوایا کہ اپنے گھروں میں کیل آہستہ ٹھونکا کرو، سرکارِ دو عالم ﷺ اپنی قبرِ انور میں آرام فرما ہیں، ان کو کہیں تمہارے کیل لگانے سے تکلیف نہ ہو۔

حضرت ابو ذَر غفاری رضی اللہ عنہ جب نبی کریم ﷺ کے جائے نماز کو دیکھتے تو اپنا رومال پھیر کر اپنے منہ اور جسم پر پھیرتے تھے۔

حضرت عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہ اپنے پیارے آقا ﷺ کے منبرِ مبارک پر ہاتھ پھیر کر اپنے منہ پر ملتے تھے۔

کچھ لوگ حضور نبی کریم ﷺ کی قبرِ انور کے قریب مسجدِ نبوی میں بیٹھے ہوئے باآوازِ بلند گفتگو کر رہے تھے، وہ صورۃً دور (طائف) کے کسی علاقے کے معلوم ہو رہے تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کی گفتگو سن کر غصّے میں فرمایا: اگر تم یہاں کے رہنے والے ہوتے تو میں تمہیں سزا دیتا۔ یہاں آدابِ دربارِ محمدی ﷺ کا پاس کرنا ضروری ہے، جس کے آداب اللہ تعالیٰ نے سمجھائے ہیں کہ یہاں ان کی آواز سے کسی کی آواز بلند نہ ہو۔

مولانا چشتی صاحب اپنی گفتگو کو جاری رکھتے ہوئے فرمانے لگے کہ قبلہ حضرت میاں صاحبؒ بندہ ناچیز اور میرے جملہ صاحبزادگان کے ساتھ بے حد پیار فرماتے تھے، جس کا اظہار ان کے مختلف مواقع پر کیئے ہوئے خیالات سے ہوتا ہے، شیخوپورہ کے دائیں بائیں اپنے حلقۂ ارادت کے پاس جب کسی پروگرام پر آپ تشریف لاتے تو قیام فرمانے کے لیے بندہ کے غریب خانے کو ترجیح دیتے تھے۔ ایک موقع پر بندہ کے غریب خانہ کو اپنا ہی گھر قرار دیا ۔ لاہور میں ایک پروگرام میں قبلہ میاں صاحبؒ فرمانے لگے: ہم نے رات شیخوپورہ میں رہنا ہے، رات گئے جب شیخوپورہ غریب خانہ کے دروازے پر قدم رکھتے ہی خوشی سے چہرہ چمک

اُٹھا اور فرمایا: بسم اللہ ہم اپنے گھر پہنچ گئے ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال کے خطاب کا خلاصہ

ڈاکٹر صاحب دورانِ طالبِ علمی اسی مدرسہ کے عظیم اور لائق ترین طلبہ میں شمار ہوتے تھے، ساتھ ہی اس خانقاہ کے ساتھ نیازمندی کا تعلق بھی رکھتے ہیں، جب قبلہ میاں صاحبؒ کا وصال پُر ملال ہوا تو ڈاکٹر صاحب عمرہ شریف کی ادائیگی کے لیے مکۃ المکرّمہ میں تھے، اُنہوں نے جب قبلہ میاں صاحبؒ کے وصال کی افسوس ناک خبر وہاں سنی تو قبلہ میاں کی روحِ پُرفتوح کے حضور ایصالِ ثواب کی نیّت سے بیتُ اللہ شریف کا طواف (سات چکر لگائے) کیا۔ یہ بات ضرور یاد رکھیئے: طواف وہ واحد عبادت ہے جو صرف خانہ کعبہ میں ہی ہو سکتی ہے۔ باقی ہر عبادت دنیا کے ہر کونے میں ادا کی جاسکتی ہے۔

ڈاکٹر صاحب کی یہ بھی امتیازی شان ہے کہ جب وہ پاکستان میں ہوں تو اس خانقاہ کے سالانہ عرس کی تقریبات میں علمی، تربیتی، اصلاحی اور تحقیقی خطاب فرماتے ہیں۔ اُنہوں نے بزرگانِ دین کے جاری کردہ عملِ چہلم کے ختم شریف کے عنوان پر قرآن وسنّت پر مبنی خطاب فرمایا، اس کا خلاصہ آپ معزز قارئینِ کرام کے ذوقِ مطالعہ کے لیے پیش کیا جارہا ہے ۔ خطبہ مسنونہ کے بعد قرآن مجید کی درج ذیل آیت کریمہ تلاوت فرمائی:

☆1 وَوٰعَدْنَا مُوْسٰی ثَلٰثِیْنَ لَیْلَةً وَّاَتْمَمْنٰھَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِیْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً ۚ (ا)

اور ہم نے موسیٰ (عَلَیْهِ السَّلَام) سے تیس راتوں کا وعدہ فرمایا اور ہم نے اسے (مزید) دس (راتیں) ملا کر پورا کیا، سو ان کے رب کی (مقرر کردہ) میعاد چالیس راتوں میں پوری ہوگئی۔

☆2 حضرت موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَامُ کو اللہ تعالیٰ نے چالیس راتیں کوہِ طور پر قیام کروایا، یہ

(ا) الاعراف 7: 142

مدّت ماہِ ذوالقعدہ کے تیس (30) دن دس (10) ذوالحجہ کے تھے، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام ان چالیس راتوں میں بے وضو نہیں ہوئے، پاک وصاف ہی رہے۔ حتیٰ کہ آپ طور سے واپس آئے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اس کا یوں تذکرہ فرمایا ہے:

وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً .(1)

اور یاد کرو جب ہم نے موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام) سے چالیس راتوں کا وعدہ فرمایا

☆3 حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلام جب چالیس (40) سال کی عمر کو پہنچے تو آپ نے یہ دعا کی جس کو قرآن مجید نے یوں بیان فرمایا:

حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ (2)

یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جاتا ہے اور (پھر) چالیس سال (کی پختہ عمر) کو پہنچتا ہے تو کہتا ہے: اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیرے اس احسان کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر فرمایا ہے اور یہ کہ میں ایسے نیک اعمال کروں جن سے تو راضی ہو اور میرے لیے میری اولاد میں نیکی اور خیر رکھ دے۔

حدیثِ مبارکہ میں چالیس کا عدد

جس طرح قرآن مجید کی مذکورہ بالا تین آیات میں اللہ تعالیٰ نے چالیس (40) کے عدد کو دو (2) جلیل القدر انبیائے کرام یعنی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَامُ اور حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَامُ کے تذکرے میں بیان فرمایا ہے، اسی طرح نبی کریم ﷺ نے بھی ماں کے

(1) البقرہ 2 : 51

(2) الاحقاف 46 : 15

پیٹ میں تخلیق ابنِ آدم کے مراحل بیان فرماتے ہوئے چالیس (40) دنوں کے بعد ہونے والی تبدیلیوں کا ذکر درج ذیل حدیثِ مبارکہ میں بیان فرمایا:

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور آپ صادق ومصدوق ہیں، بے شک تم میں سے کسی ایک کی خلقت کو (نطفہ کی شکل میں) اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس (40) دن تک رکھا جاتا ہے، پھر چالیس (40) دن تک وہ جما ہوا خون ہوتا ہے، پھر چالیس (40) دن میں وہ گوشت بن جاتا ہے، (120 دن یعنی چار (4) ماہ گزرنے کے بعد) پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس میں روح پھونک دیتا ہے اور اس کو چار (4) کلمات لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے:

☆1۔ وہ اس بچے کا رزق لکھتا ہے۔ ☆2۔ اس بچے کی موت لکھتا ہے۔

☆3۔ اس بچے کا عمل لکھتا ہے۔

☆4۔ اور اس بچے کا شقی (بدبخت) ہونا یا سعید (نیک بخت) ہونا لکھتا ہے۔

پس اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، تم میں سے کوئی شخص اہلِ جنّت کے عمل کرتا رہتا ہے، حتیٰ کہ اس کے اور جنّت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے، پھر اس پر کتاب (تقدیر) سبقت لے جاتی ہے، وہ اہلِ دوزخ کے عمل کرتا ہے اور دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور تم میں سے کوئی شخص اہلِ دوزخ کے سے عمل کرتا رہتا ہے، حتیٰ کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے، پھر اس پر کتاب (تقدیر) سبقت لے جاتی ہے اور وہ اہلِ جنّت کے عمل کرتا ہے اور جنّت میں داخل ہو جاتا ہے۔ (1)

(1) بحوالہ تبیان القرآن، علامہ غلام رسول سعیدیؒ، جلد: 7 ص: 861 فرید بک سٹال اردو بازار لاہور

الف: الصحیح البخاری، رقم الحدیث: 6594۔ (**ب**) الصحیح المسلم، رقم الحدیث: 2643۔

(**ج**) سنن ابوداؤد، رقم الحدیث: 4708۔ (**د**) سنن الترمذی، رقم الحدیث: 2137۔

(**ذ**) سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: 76۔ (**ر**) سنن الکبریٰ للنسائی، رقم الحدیث: 11246

☆ حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام کو مچھلی چالیس (40: یکم ذوالحجہ تا دس محرم) دن تک اپنے پیٹ میں رکھ کر دریا میں گھومتی رہی، حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام اس کے پیٹ میں جنّات اور مچھلیوں کی تسبیح پڑھنے کی آوازیں سنتے تھے، پھر حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام بھی تسبیح وتہلیل پڑھنے لگے، جب چالیس (40) دن پورے ہوگئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس غم سے نجات دی اور یہ اتنی مدّت تھی جتنی مدّت آپ کی قوم آثارِ عذاب میں مبتلا رہی تھی:

فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ 0 فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ، وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ، وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ 0 (1)

سو اس نے تاریکیوں میں پکارا کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے تو (ہر نقص سے) پاک ہے، بے شک میں زیادتی کرنے والوں میں سے تھا0 پس ہم نے اس کی پکار سن لی اور اس کو غم سے نجات دے دی اور ہم مؤمنوں کو اسی طرح نجات عطا کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل کو مچھلی کی طرف یہ حکم دے کر بھیجا کہ وہ حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام کو وہیں اُگل دے جہاں سے اس نے ان کو نگلا تھا، حضرت جبریل مچھلی کے منہ کے قریب پہنچے اور کہا، اے یونس! اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ! آپ کو ربُّ العزّت سلام کہتا ہے، حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا مرحبا! یہ وہ آواز ہے کہ مجھ کو خوف تھا، کہ اس آواز کو میں پھر کبھی نہیں سن سکوں گا۔(2)

حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام کے اس واقعہ سے بھی معلوم ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ چالیس (40) دن کے بعد حالت کو تبدیل کرتا ہے، انبیائے کرام کا عمل اُمت کی ہدایت کے لیے ہوتا

(1) الانبیاء 21 : 87.88

(2) بحوالہ تبیان القرآن، علامہ غلام رسول سعیدیؒ، جلد:9 ص:958 فرید بک سٹال اردو بازار لاہور

ہے، جب ان کا حال قبولیتِ استغفار اور درجات کی بلندی کی صورت میں تبدیل ہوتا ہے تو اُمت کا حال بھی اللہ تعالیٰ کے کرم سے ضرور تبدیل ہوتا ہے۔

چالیس کے عدد کی حکمتیں

آقائے نامدار، حضور نبی کریم ﷺ نے چالیس (40) سال کے بعد اعلانِ نبوّت فرمایا، چالیس سال انسان کی طبعی زندگی میں پختگی کی عمر تصوّر کی جاتی ہے، یہ زندگی کا ایک طویل حصّہ ہے جس سے کسی کی طبعی اچھائی یا برائی کا مکمل پتا چل جاتا ہے، عمر کے اس حصّے کو پہنچنے تک بچگانہ حرکتیں ناپید ہونا شروع ہو جاتی ہیں، انسان لہو ولعب سے کنارہ کش ہو جاتا ہے اور شعور و آگہی میں بلوغت کا دور شروع ہو جاتا ہے۔ چالیس (40) سال کے تجربات کی روشنی میں سوچ و بچار اور فہم و فراست میں کافی بلوغت آ چکی ہوتی ہے۔ گویا یہ عدد انسان میں عمدہ تبدیلی کا پیش خیمہ ہوتا ہے، اس کا طبیعت پر کافی مثبت اثر ہوتا ہے۔ حج بیتُ اللہ شریف کا دورانیہ بھی بالعموم چالیس (40) دن رکھا جاتا ہے۔ حج یا عمرہ ادا کرنے والوں کو بالعموم مدینہ منورہ میں مسجدِ نبوی شریف میں بھی چالیس نمازیں ادا کرنے کا موقع دیا جاتا ہے۔

کسی آیت یا حدیثِ مبارکہ کے کسی جملے کو بطور وظیفہ پڑھنا ہو تو صوفیائے کرام چالیس (40) دن اس کا چلّہ کرواتے ہیں تاکہ اس کلمے کے روحانی اثرات قاری کی طبیعت کا حصّہ بن جائیں، اس میں مادیّت کی بجائے روحانیّت کا غلبہ ہو جائے۔ صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ چالیس (40) دن باجماعت نمازِ پنجگانہ ادا کر لی جائے تو اس چلّہ کی مشقت سے انسان نماز کا ایسا عادی بن جاتا اور اس سے اس قدر مانوس ہو جاتا ہے کہ بے نمازی ہونے کو بہت بڑا عیب سمجھنے لگ جاتا ہے۔

حضرت شیخ شرفُ الدّین سعدی شیرازیؒ (م۔691ھ) انسانی مزاج پر زندگی کے ابتدائی قیمتی چالیس (40) سال گزرنے کو واقعی ایک مثبت تبدیلی کا ذریعہ سمجھتے ہیں اور جو شخص اس تبدیلی کو اپنے اندر پیدا نہیں کرتا اس کو یوں نصیحت فرماتے ہیں:

چہل سال عمرِ عزیزت گزشت　　مزاجِ تو از حالِ طفلی نگشت

اے اللہ تعالیٰ کے بندے! تیری پیاری زندگی کے چالیس (40) سال گزر چکے ہیں، تو نے ابھی تک بچوں کا سا مزاج تبدیل نہیں کیا۔ (یہ تبدیلی کا وقت ہے، اُٹھ اپنے حال کو تبدیل کر اور فضولیات کو چھوڑ دے۔)

یعنی شیخ سعدیؒ یہ بات یقین کامل کے ساتھ سمجھتے تھے کہ جس طرح رحمِ مادر میں ہر چالیس (40) دن کے بعد ایک نئی تبدیلی آتی ہے اسی طرح چالیس سال کے بعد عمر میں بھی ایک نئی تبدیلی آنی چاہیے۔ اس شعر میں شیخ صاحب اپنی ہی مثال دے کر (حالانکہ وہ تو بچپن میں ہی حافظِ قرآن اور تہجد گزار نیک انسان تھے۔) اپنے مخاطب کو یہ سمجھانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ چالیس (40) سال کے بعد انسانی زندگی، مزاج اور طبیعت میں نمایاں فرق یہ آنا چاہیے کہ وہ برائی سے نفرت کرنے لگے اور نیکی سے یوں آشنائی پیدا کر لے کہ جیسے مچھلی نے پانی سے آشنائی رکھی ہوئی ہے، جس کے بغیر اس کی زندگی اس طرح محال ہے کہ وہ تڑپ تڑپ کر جان دے دیتی ہے مگر اس کے بغیر زندہ نہیں رہتی۔ تیرا نیک اعمال کے ساتھ ایسا اُنس و پیار پیدا ہو جائے کہ ان کے بغیر اُسے غیر معمولی اضطرار و اضطراب محسوس ہو، نماز یا نیک اعمال ادا نہ کیے جانے پر وہ یوں سمجھے کہ آج میری قیمتی چیز گم ہوگئی ہے۔

انسان پر نفسانی و شہوانی غلبے کی وجہ سے غفلت کے حجابات اور پردے چڑھتے رہتے ہیں، اسی وجہ سے وہ معرفتِ الٰہی سے دور ہوتا جاتا ہے۔ شیخ شہابُ الدّین عمر سہروردی (م۔ 633ھ) اپنی شہرہ آفاق تصوّف کی کتاب عوارف المعارف میں فرماتے ہیں کہ:

”پس بنی آدم ہر روز متوجہ الی اللہ (اللہ تعالیٰ کی طرف توجُّہ کر کے) ہو کر اور حصولِ معاش (کی فکر) سے منہ موڑ کر ایک حجاب (پردہ) کو دور کرتا ہے، پس جیسے یہ حجابات اُٹھتے جائیں گے اس قدر بندہ بارگاہِ احدیّت کے قُرب میں پہنچتا جائے گا، (کہ وہی تمام علوم معارف کا مرکز اور سرچشمہ ہے۔) اسی طرح روزانہ اطاعت اور حصولِ معاش سے آزادہ کر

جب صوفی کے چالیس (40) دن پورے ہوتے ہیں تو وہ تمام چالیس حجابات اُٹھ جاتے ہیں اور پھر اس پر علوم و معارف کی بارش ہونے لگتی ہے اور پھر یہ علومِ و معارف عظمتِ الٰہی کے نورانی پرتو سے انوار و تجلّیاتِ الٰہی بن جاتے ہیں۔“ (1)

پاکستان میں ختم چہلم

پاکستان کے عُرف میں میّت کے وصال کے چالیس (40) دن بعد ختمِ چہلم کے نام سے ایک محفل کا انعقاد کیا جاتا ہے جسے ختمِ چالیسواں کہا جاتا ہے۔ اس میں شریک ہونے والے میّت کے لواحقین اور دوست احباب میّت کے ایصالِ ثواب کے لیے قرآن مجید، درود شریف، کلمہ طیبہ، متعدد چھوٹی یا بڑی سورتیں اور دیگر وظائف پڑھ کر لاتے ہیں، گھر والے بھی پڑھتے ہیں، بعض مقامات پر کسی دینی مدرسے کے بچوں کو بلوا کر قرآن مجید کی تلاوت کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ گھر والے آنے والے مہمانوں کے لیے ماحضر کا انتظام کرتے ہیں جو مال خرچ کر کے ایصالِ ثواب کرنے کی ایک شکل ہے۔ مجموعی طور پر اس میں مال کی خیرات، محفل میں مخصوص تلاوتِ آیاتِ قرآن مجید، نعتِ رسول ﷺ، تذکرہ موت اور دنیا کی بے ثباتی کے عنوان پر علمائے کرام کے خطابات بھی ہوتے ہیں، آخر میں پوری اُمتِ مسلمہ کے ساتھ میّت کے لیے بالخصوص دعائے مغفرت کی جاتی ہے، اس کو چالیسویں کا ختم کہتے ہیں۔

ان مذکورہ بالا بیان کردہ افعال میں نہ تو بذاتِ خود کوئی غیر شرعی عمل ہے اور ان پر عمل کرنے سے قرآن و سنّت میں کہیں منع نہیں فرمایا گیا اور کسی مخصوص اسلامی حکم کی مخالفت بھی نہیں ہوتی تو اس پر عمل کرنا باعثِ خیر و برکت ہے۔ بزرگانِ دین نے انہیں دلائل کی روشنی میں ہی بڑے غور و خوض کے بعد اس کو شروع کروایا اور صدیوں سے برِّ صغیر میں اس پر عمل ہوتا چلا آ رہا ہے۔ قرض لے کر یا معاشرے کے ہاتھوں مجبور ہو کر ختم چہلم کا اہتمام کرنا ہرگز جائز

(1) عوارف المعارف، ص378 شیخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ، مترجم مولانا شمس بریلوی، ناشر: پروگریسو بکس لاہور۔

نہیں ہے، اگر کوئی سمجھے کہ ہم نے ختم چہلم نہ کروایا تو خاندان میں ناک کٹ جائے گی یہ غلط ہے، چہلم فقط بخشش کی اجتماعی دُعا ہے، اس کا معاشرتی رسوم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

اس محفل کا حقوق العباد کے حوالے سے دینی اور معاشرتی فائدہ یہ ہوتا ہے کہ با قاعدہ گھر والوں کی طرف سے اعلانیہ الفاظ کے ساتھ یا اجتماع کے ساتھ مقصد یہ بیان ہوتا ہے کہ فلاں بن فلاں کا وصال ہو گیا، اگر اس کے ساتھ کسی کا زندگی میں لین دین تھا تو وہ اس کے بیوی بچوں کے ساتھ مل کر وصول کر لے یا معاف کر دے تا کہ اس کی برزخی زندگی میں اور آخرت میں بوجھ نہ رہے، میّت کے حقوق العباد ادا ہو جائیں یا معاف ہو جائیں، صالحین اور بڑے بزرگانِ دین نے اس حکمت کے تحت اس کو رواج دیا ہے۔ لیکن یہ بات بھی یاد رہے کہ خواتین و حضرات کا جزع فزع کرنا، بین ڈال کے اونچی آواز سے رونا، منہ پر یا رانوں پر طمانچے مارنا، مرنے والے کے اوصاف بیان کر کے بلند آواز سے رونا، یہ زمانہ جاہلیّت کا فعل ہے اس سے اسلام نے اور نبی کریم ﷺ کی احادیثِ مبارکہ میں ممانعت وارد ہے۔ صبر کا دامن ہاتھ میں رکھ کر آنسو بہانا کوئی منع نہیں ہے۔

انجنیئر خالد منصور صاحب

ڈاکٹر صاحب کے خطاب کے بعد قبلہ حضرت میاں محمد ضمیر الحق چشتی ؒ کے بھتیجے انجنیئر خالد منصور صاحب نے خطاب فرمایا: اُنہوں نے اپنے خطاب میں فرمایا: وہ بہت اچھے اُستاد تھے، آج میں جو آپ کے سامنے کھڑا ہوں یہ قبلہ میاں صاحب ؒ کی حسنِ تربیّت کا نتیجہ ہے، اُنہوں نے مجھے خطاب کرنے کا اور پھر فی البدیہ خطاب کرنے کا طریقہ سمجھایا، سکھایا اور مجھ سے خطاب کروایا، مجھے وہ خود خطاب لکھ کر دیتے اور زبانی یاد کرواتے اور بار بار اس کی تیاری کرواتے تھے، تا کہ سامعین کے سامنے کھڑے ہونے میں گھبرا نہ جاؤں، سامعین کے سامنے ڈائس پر میری ٹانگیں کانپتی تھیں۔ شعر کے متعلّق جاننا، پڑھنا، شعر کہنا ایک بہترین فن ہے، بعض لوگوں کو شعر پڑھنے کا ایسا طریقہ ہوتا ہے کہ شعر پڑھنے کے انداز سے ہی شعر کا

مفہوم ذہن نشین کروا دیتے ہیں، اس خطاب میں اُنہوں نے اپنے لکھے مرثیہ کے انداز میں اشعار بھی پڑھے۔ اپنے بیان کو جاری رکھتے ہوئے فرمانے لگے، قبلہ میاں صاحب ؒ مجھے چند ماہ قبل ساتھ لے کر گئے اور اپنے زیرِ انتظام چلنے والے تمام مدارس دکھائے، ان کا طریقہِ انتظام سمجھایا، اس وقت یہ محسوس نہیں ہو رہا تھا کہ قبلہ میاں صاحب ؒ ہم سے جدا ہونے والے ہیں مگر آج سمجھ آ رہی ہے کہ وہ ہمیں مستقبل میں آنے والے فرائض سے آگاہ کر رہے تھے۔

کرنل (ر) محمد رئیس احمد صدیقی صاحب

محترم کرنل صاحب پاکستان آرمی کی ایجوکیشن کور (AEC) سے اٹھائیس (28) سال سروس مکمل ہونے پر ریٹائر ہوئے ہیں، وہ بڑے دور اندیش اور زیرک انسان ہیں، تعلیمی اور تنظیمی اعتبار سے کافی وسیع تجربہ رکھتے ہیں، اُنہوں نے تین ایم اے یعنی ایم اے انگلش (M A English)، ایم اے ایڈمنسٹریٹیو سائنس (MA Administrative Science) اور ایم اے ایجوکیشن (M A Education) کر رکھے ہیں، پاکستان ملٹری اکیڈمی (پی ایم اے، کاکول) ایبٹ آباد اور ملٹری کالج سرائے عالم گیر میں اُستاد رہے ہیں۔ پاکستان آرمی میں سروس کرنے کی وجہ سے ملک کے طول و عرض اور بیرونِ ملک کا اُنہوں نے سفر کیا اور گھاٹ گھاٹ کا پانی پیا ہے، سعودی عرب میں ان کی ملٹری ٹریننگ کے لیے ساڑھے تین سال وہاں پڑھاتے رہے۔

آرمی سے ریٹائر ہونے کے بعد عرصہ چھ (6) سال سے سعودی عرب میں ہی مقیم ہیں۔ ان کی تعلیمی خدمات کی وجہ سے محترم ڈاکٹر مسرور الحق شہزاد چشتی صاحب نے ان کو چشتیہ سراجیہ ٹرسٹ کا ممبر بنایا ہے، اس ٹرسٹ کے اجلاس میں شرکت کرنے کے لیے سعودی عرب سے تشریف لایا کریں گے۔ قبلہ حضور میاں صاحب ؒ کے سب سے بڑے داماد ہیں، اُنہوں نے قبلہ ابا جی حضرت الشاہ محمد ظہور الحق چشتی ؒ (م۔ 1984ء) کے حوالے سے چند باتیں حاضرین سے کیں اور کہا:

اس خاندان کے ساتھ ہمارا تعلق چند دنوں کی بات نہیں بلکہ پینسٹھ (65) سال پرانا ہے، 4 نومبر 1973ء کو میں اس فیملی کا حصہ بنا تھا یعنی اس خاندان میں میری شادی ہوئی تھی، اس سے پہلے ہم قریب سے ایک دوسرے سے واقف تھے، میں آرمی سے قبلہ ابا جیؒ کو ملنے آتا تھا، اس وقت وہ علیل تھے، زیادہ تر چارپائی پر رہتے تھے لیکن طبیعت خوش باش رہتی تھی، ان کا حسِ مزاح غیر معمولی تھا، وہ ہم سے اور ہر ملنے والے سے مسکرا کے باتیں کرتے تھے، وہ کسی سے نفرت نہیں کرتے تھے، جب الوداع فرماتے تو وہ مجھے کچھ نقدی دے کر رخصت فرماتے تھے، میں اس کو خرچ نہیں کرتا تھا بلکہ اپنے بٹوے میں ایک جگہ بنائی ہوئی تھی، اس میں برکت کے لیے محفوظ رکھ لیتا تھا، یہ دیکھو پانچ سو (500) کا پرانا نوٹ آج بھی میرے بٹوے میں ہے، کرنل صاحب نے حاضرین کو بٹوے سے نکال کر وہ نوٹ دکھایا گویا اسلامی تعلیمات کے مطابق بزرگوں کی دی ہوئی چیزوں کو ہم تبرک سمجھتے ہیں اور سنبھال کے رکھتے ہیں۔ میں اُمید کرتا ہوں اور آپ سے توقع رکھتا ہوں کہ ان اخلاقی اور روحانی روایات کو آپ بھی اپنی آنے والی نسلوں میں پہنچائیں گے، اس روحانی آستانہ عالیہ سے تعلق رکھنے والے ہم سب مل کر ان اچھے طریقوں کو زندہ رکھیں گے۔

کرنل صاحب نے اس گلستانِ سراجیہ کو باغ و بہار اور منظم کرنے میں قبلہ حضرت میاں صاحبؒ کی مساعیِ جمیلہ کا ذکر کیا، ظاہر ہے غم اور دُعا کے اس موقع پر ان کی آواز بھرا رہی تھی، آنکھوں سے آنسو بھی چھلک پڑے تھے۔ اللہ تعالیٰ اس موقع پر ہم سب کو صبرِ جمیل عطا فرمائے، آمِینْ ثُمَّ آمِینْ۔ جن پاکیزہ لوگوں کا اس مجلس میں ہم ذکر کر رہے ہیں، اُن کا ذکر ہی گمراہوں کو ہدایت اور علم کے نور سے بے بہرہ لوگوں کو نورِ علم عطا کرتا ہے، اُجڑے ہوئے گلستانوں میں بہارِ روح افزا کا ایک پُر کیف جھونکا ثابت ہوتا ہے، یقیناً وہ تو جنتی لوگ ہیں، یہ دنیا فانی ہے، کتنے لوگوں کو ہم آئے روز اپنے ہاتھوں سے زمین میں دفن کرتے ہیں جو اس حقیقت سے نقاب کشائی کرتے ہیں، یہ وقت کی مقررہ مہلت ہے جو ہم میں سے ہر کسی کو ملی

ہوئی ہے، جب یہ مہلت ختم ہوئی تو ہم سب نے باری باری اس دنیائے فانی سے چلے جانا ہے۔ اس دنیا میں ثبات اور دوام فقط اللہ تعالیٰ کی ذاتِ والا صفات کو ہے۔ اس کو موت نہیں ہے، بس اس میں دیکھنا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی ہوئی زندگی کی اس مہلت کو کون اور کتنا صحیح استعمال کرتا ہے؟

آج جن کے ہم چہلم پر موجود ہیں ان کی تو ساری زندگی ترویجِ علم و عمل میں بسر ہوئی ہے، قبلہ میاں صاحب کی حبُ الوطنی کا تذکرہ بھی ایک مثال کا درجہ رکھتا ہے، جس کا تذکرہ اسی کتاب کے چند اوراق پہلے ''سقوطِ ڈھاکہ کا صدمہ'' کے عنوان سے کر دیا گیا ہے، وہاں آپ پڑھ سکتے ہیں۔ 16 دسمبر 1971ء کو سقوطِ ڈھاکہ اور 16 دسمبر 2015ء کو قبلہ میاں صاحبؒ کا وصال پُر ملال ہوا ہے، اس لیے یہ تاریخ ان کی زندگی میں ایک خاص مقام رکھتی ہے جو حبِ الوطنی کا ایک خوبصورت اشارہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ ہمارے لیے عملی نمونہ اور مشعلِ راہ ہیں، یہ حسنِ ظن ہی نہیں بلکہ حقیقت ہے کہ یہ جنتی روح تھے۔

قبلہ ڈاکٹر مسرورُالحق شہزاد چشتی مَدّ ظِلّہ

خاندانی تعارف

ڈاکٹر مسرور الحق شہزاد چشتی مَدَّ ظِلُّهُ الْعَالِی جو حضرت قبلہ میاں محمد ضمیر الحق چشتیؒ 16 دسمبر 2015ء کی وفاتِ حسرت آیات کے بعد خانقاہِ سراجیہ کے سجادہ نشین اور جماعتِ سراجیہ کے ناظمِ اعلیٰ مقرر ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب قبلہ صاحبزادہ محمد منصور الحق چشتیؒ (م۔ 1988ء) کے بڑے صاحبزادے ہیں۔ صاحبزادہ محمد منصور الحق چشتیؒ قبلہ حضرت میاں صاحبؒ کے بڑے بھائی تھے۔ مجھے اُمید ہے، جن کا تذکرہ انوارِ سراجیہ جلد دوم میں آپ پڑھ چکے ہوں گے، گویا خونی رشتے کے اعتبار سے آپ میاں صاحبؒ کے بھتیجے ہیں۔ قبلہ میاں صاحبؒ نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں ہی اپنی زیرِ نگرانی چلنے والے تمام سکولز کی نظامت اور روحانی خانقاہِ سراجیہ کی تمام ترذمہ داریاں صوفیانہ روایات کو جاری رکھتے ہوئے دسمبر

2005ء کے سالانہ عرسِ مبارک میں محترم ڈاکٹر شہزاد صاحب کی باقاعدہ دستار بندی فرما کر ان کے کندھوں پر ڈال دی تھیں۔

ولادت اور تعلیمی دور

ڈاکٹر صاحب 14 نومبر 1946ء میں گورداس پور میں پیدا ہوئے، قیامِ پاکستان 14/اگست 1947ء کے وقت آپ کی عمر دس (10) ماہ تھی، گھر کا ماحول دینی، روحانی اور مذہبی تھا، ذکر وفکر کی محافل کے ساتھ قرآن مجید اور اسلامی تعلیم وتعلم کا سلسلہ راولپنڈی کے قیام کے دوران جاری ہو گیا تھا، کیونکہ ان دنوں آپ کے والدِ ماجدؒ راولپنڈی میں مقیم تھے، آپ نے میٹرک تک تعلیم صابریہ سراجیہ ہائی سکول لائل پور (فیصل آباد) میں حاصل کی۔ 1964ء میں گورنمنٹ کالج فیصل آباد سے انٹرمیڈیٹ اعلیٰ نمبروں میں پاس کیا، کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج (King Edward medical medical college lahore) لاہور سے 1969ء میں ایم بی بی ایس (MBBS) پاس کیا۔

عملی زندگی

1970ء تا 1972ء میو ہسپتال لاہور سے آپ نے باقاعدہ عملی زندگی کا آغاز کر دیا، آپ اپنے پسندیدہ شعبے آنکھوں کی بیماریاں اور ان کے علاج کے شعبے میں مزید اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا چاہتے تھے، اس لیے کہ آپ کے دادا شیخ المشائخ حضرت قبلہ الشاہ محمد ظہور الحق چشتیؒ (م۔1984ء) کی خواہش تھی کہ میرا پوتا "شہزاد" آنکھوں کا بڑا ماہر ڈاکٹر بن کر دُکھی انسانیت کی خدمت کرے۔ ان کی اس نیک خواہش کی تکمیل اور ڈاکٹر صاحب اپنی تعلیمی تشنگی کو بجھانے کے لیے یعنی پوسٹ گریجوایشن (Post graduation) کے لیے آپ 1972ء میں انگلینڈ چلے گئے۔ آٹھ (8) سال 1979ء تک وہاں کی مختلف یونیورسٹیز میں تعلیم حاصل کر کے ایف آر سی ایس (FRCS) "فیلو آف رائل کالج آف سرجس" (Fellow of Royal College of Surjas) کی ڈگری وصول کی، اس کے

ساتھ آپ پریکٹس بھی کرتے رہے۔ 1979ء میں آپ سعودی عرب کی ریاض یونیورسٹی میں لیکچرار مقرر ہوئے، آنکھوں کا علم پڑھانا شروع کر دیا۔ 1984ء تک آپ نے وسیع علمی ترقی اور تجربہ حاصل کیا، اپنے کام کے ساتھ حجِ بیتُ اللہ کی سعادت بھی حاصل ہوتی رہی۔ 1984ء میں پاکستان واپس آئے اور اب 2016ء تک گلشن اقبال کراچی میں "شہزاد آئی ہسپتال" اپنے نام سے موسوم ہسپتال میں قوم اور ملک کی خدمت میں مصروف ہیں۔

ڈاکٹر صاحب اپنی چھیالیس (46) سالہ تجرباتی زندگی میں لاکھوں مریضوں کا کامیاب علاج کر چکے ہیں، کوئٹہ، لاہور، فیصل آباد اور دیگر کئی شہروں میں آپ نے فری آئی کیمپ لگا کر دکھی انسانیت کی خدمت کی ہے، اب اپنے شہزاد آئی ہسپتال کراچی میں کئی مستحق مریضوں کا فری علاج اور آپریشن کر دیتے ہیں۔ مئی 2016ء کی ایک ٹیلی فونک ملاقات میں اُنہوں نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی توفیق سے میرے کامیاب آپریشن کی وجہ سے سینکڑوں نابینا مریضوں کو دوبارہ آنکھیں نصیب ہوئی ہیں، اس آپریشن کے بعد وہ روزمرہ کے کام کاج اور صحیح بینا آنکھوں کے ساتھ معمولاتِ زندگی بسر کر رہے ہیں، اگر ڈاکٹر صاحب محسوس کریں کہ یہ آنکھوں کا مریض آپریشن کا مستحق ہے مگر مالی کمزوری کی وجہ سے آپریشن کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتا تو آپ اس کا فری آپریشن کر دیتے ہیں۔ اپنے سلسلہ چشتیہ صابریہ سراجیہ کے لوگوں کے ساتھ آپ کا حسنِ سلوک دیدنی ہوتا ہے، جو لوگ آپ سے آپریشن کروا کے آتے ہیں، وہ آپ کے حسنِ سلوک کے عینی شاہد اور بلند اخلاق کے معترف ہوتے ہیں، فیصل آباد کے ایک آدمی سے میری ملاقات بھی ہوئی جو واقعۃً آپ کی خوبیوں کی تعریف کر رہا تھا۔

اس میں کوئی مبالغہ آرائی نہیں کہ محترم ڈاکٹر صاحب اپنے فیلڈ میں آنکھوں کے شعبے کا وسیع علم اور کامیاب تجربہ رکھتے ہیں، اس لیے آپ پاکستان میں آنکھوں کے اعلیٰ ماہر ڈاکٹر آئی سپیشلسٹس (Eye specialists) میں شمار کیے جاتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے 1971ء میں مسنون عائلی زندگی شروع کی تو اللہ تعالیٰ نے

بالترتیب تین (3) بیٹے اور دو (2) بیٹیاں عطا فرمائیں، جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

☆ ڈاکٹر واصف شہزاد ☆ ڈاکٹر حارث شہزاد

☆ فیصل شہزاد ☆ دو (2) بیٹیاں

ڈاکٹر حارث شہزاد صاحب اپنے والد صاحب کے ساتھ ہی اپنے ہسپتال میں خدمتِ انسانیت میں مصروف ہوتے ہیں۔

روحانی سفر

ڈاکٹر صاحب نے علمی اور روحانی ماحول میں آنکھ کھولی ہے، ان کے لیے روحانیت اور اس کو حاصل کرنا کوئی عجیب اور اَن ہونی چیز نہیں ہے، بلکہ ذکر و فکر، مراقبہ و محاسبہ، تصوّف روحانیت، علم و ادب، سکولز کا قیام، یتیم پروری، بندہ نوازی اور نام و نمود سے الگ خلوص کے ساتھ خدمتِ خلق کا اس خاندان کے ساتھ لازم و ملزوم اور چولی دامن کا ساتھ ہے:

ع: ''قدرت بخود کرتی ہے لالے کی حنابندی'' والی بات ہے۔ نگاہِ قدرت اور اس کی کامل توفیق سے ڈاکٹر صاحب کے دادا جان کی باطنی نگاہیں پردوں میں پنہاں آنے والے منظرنامے کو دیکھ رہی تھی کہ آپ کو مستقبل میں کس طرف لے کر آنا ہے، کون کون سی ذمّہ داریاں آپ کے کندھوں پر ڈالی جانے والی ہیں، خدا نے شروع سے ہی ایسے اسباب پیدا فرما دیئے، آباء و اَجداد ذکر و فکر کے ذریعے اپنے اور حلقۂ مریدین اور شرکائے محفل کے دلوں کے زنگ اُتارنے اور ان کو صیقل یعنی چمکانے اور دلِ بینا میں تبدیل کرنے میں مصروف رہے مگر قدرت ان کے بیٹے کو پہلے آنکھوں کی ظاہری بینائی کے علم کی طرف لائی اور اب قبلہ میاں صاحبؒ کی رِحلت کے بعد باطنی بینائی کے وارث بنا دیئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے آنکھوں کی بینائی کے شعبے میں کام لیا، لگتا ہے جب اس میدان میں خوب مہارت حاصل ہوگئی تو روحانی شعبے میں دلوں کی بینائی کے لیے منتخب کر لیا، دانائے رازؒ نے یہی فرمایا تھا:

؎ دلِ بینا بھی کر خدا سے طلب   آنکھ کا نور دل کا نور نہیں ہے   ﴿اقبالؒ﴾

یہ بھی یاد رہے کہ فیصل آباد میں خانقاہِ سراجیہ ظہور ہال (لال کوٹھی) میں سالانہ عرس شریف کے مواقع پر ایک طرف ڈاکٹر صاحب اکابر صوفیاء اور اس خاندان کے خلفائے کرام کے ساتھ بلند آواز سے ذکر کی تمام محافل میں شریک ہوتے ہیں اور حدّادی ذکر جو سالانہ عرس 24 دسمبر کے دن نمازِ عصر کے بعد کیا جاتا ہے، خود خصوصی حلقۂ ذکر میں روایاتِ صوفیاء کے مطابق ذکر بالجہر (بلند آواز سے ذکر) کر کے تربیّت پاتے رہے، دوسری طرف آپ متاثر زائرین کی آنکھوں کا آپریشن اور علاج کرتے اور بہت اچھی اور مہنگی دوائیاں بھی مفت فراہم کرتے تھے، آنکھوں کے بارے میں مفید مشورے عنایت فرماتے رہے۔ راقم الحروف محمد حنیف چشتی کو جملہ خانگی معلومات قبلہ ڈاکٹر صاحب کے ٹیلی فونک انٹرویو سے حاصل ہوئی ہیں، اس کے لیے متعدد بار مجھے آپ کو زحمتِ کلام دینی پڑی۔

محترم ڈاکٹر صاحب نے حضرت قبلہ میاں صاحبؒ کے چہلم کے موقع پر صدارتی خطاب فرمایا، جس کے چیدہ چیدہ نکات یہ ہیں:

قبلہ میاں صاحب کی حیاتِ مبارکہ کے بارے میں بہت سے لوگوں نے گفتگو فرمائی ہے جس میں ضروری پہلو تمام زیرِ بحث آ چکے ہیں، مجھے اس چہلم کے موقع پر آپ لوگوں سے یہی عرض کرنا ہے کہ جماعتِ سراجیہ ایک حقیقت ہے، جس کا خانقاہی نظام کے ساتھ متعدد سکولز کی شکل میں تعلیمی نیٹ ورک ہے۔ قبلہ میاں صاحب دل و جان اور مخلصانہ اس کی خدمت میں دن رات مصروف رہے، اس کے لیے وہ اپنی صحت اور آرام کی بھی قربانی دیتے تھے، ان دونوں معاملات کو اِنْ شَآءَ اللّٰہ میاں صاحبؒ (مجھے میاں صاحب کہتے ہوئے ہچکچاہٹ ہو رہی ہے، میں چچا جان کہہ کر پکارتا رہا ہوں، اب بھی ان کو اسی رشتے سے پکارنا میرے لیے آسان ہے۔) کے مثالی اور قابلِ تقلید کردار کی روشنی میں آگے بڑھایا جائے گا، جمود کسی چیز کے زوال اور خراب ہونے کی نشانی ہوتی ہے، ہم اس کو اِنْ شَآءَ اللّٰہ بہتری کی طرف لے کے جائیں گے۔ آپ کو معلوم ہے میں اپنی مصروفیات کی وجہ سے کراچی رہتا

ہوں، میں نے تین افراد پر مشتمل ایک کمیٹی بنادی ہے جوان تمام اُمور کو فوری طور پر دیکھے گی، اور میں اس کو مانیٹر کروں گا۔ کمیٹی کے نام یہ ہیں:

☆1۔ کرنل (ر) محمد رئیس احمد صدیقی صاحب راولپنڈی

☆2۔ ڈاکٹر سیّد محمد انوار شاہ گیلانی صاحب راولپنڈی

☆3۔ کیپٹن (ر) نوید الحق صاحب

قبلہ میاں صاحبؒ کی ذرّیتِ مطہرہ

قبلہ حضرت میاں محمد ضمیر الحق چشتیؒ (م۔2015ء) نے دوشادیاں کیں، پہلی زوجۂ محترمہ سے کوئی نرینہ اولاد نہیں ہے، چار صاحبزادیاں ہیں جن کے نکاحِ مسنون ہوئے اور وہ صاحبِ اولاد ہیں جن کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

☆1۔ کرنل (ر) محمد رئیس احمد صدیقی صاحب راولپنڈی (قبلہ میاں صاحب کے بڑے داماد ہیں، ان کے تین ﴿3﴾ بیٹے اور ایک ﴿1﴾ بیٹی ہے۔)

☆2۔ محمد سہیل صاحب کراچی (ان کی تین ﴿3﴾ بیٹیاں ہیں۔)

☆3۔ ڈاکٹر سیّد محمد انوار شاہ گیلانی صاحب راولپنڈی (ان کے دو ﴿2﴾ بیٹے اور ایک ﴿1﴾ بیٹی ہے۔)

☆4۔ آفتاب احمد صاحب فیصل آباد (سب سے چھوٹے داماد ہیں، ان کے دو ﴿2﴾ بیٹے اور ایک ﴿1﴾ بیٹی ہے۔)

حضرت قبلہ میاں صاحبؒ کی دوسری شادی 16/ اگست 1985ء کو ہوئی، اس زوجۂ محترمہ نے "**وَرْدَہ**" کو اپنی بیٹی بنا کر پرورش کی ہے، اس کو بیٹی بنانے کا حق ادا کر دیا ہے اور اس کی تعلیم و تربیّت میں مثال قائم کر دی ہے، یہ نہایت صابرہ اور شاکرہ سادات خاندان کی چشم و چراغ ہیں۔ اولاد خدا کا ایسا عظیم اور پیارا تحفہ ہے جس کی ضعفِ پیری میں بھی انبیائے کرام نے خواہش کی ہے، اسی وجہ سے یہ نیک خواہش سنّتِ انبیاء ہے، بحیثیت انسان تو

ان کے دل میں یہ خواہش اُٹھتی ہوگی مگر انہوں نے قبلہ میاں صاحبؒ کی پہلی زوجہ کی اولاد اور ان کے بڑے بھائی قبلہ الشاہ محمد منصور الحق چشتیؒ (م۔1988ء) کی ساری اولاد کو اپنی اولاد ہی سمجھا ہے، ان سب کو ماں کا سا پیار عطا فرمایا کرتی ہیں، اُسی پیار اور محبت سے دیکھتی ہیں جس پیار اور شفقت سے ماں اپنی اولاد کو دیکھتی ہے۔

کمالِ صبر وضبط

یہ میں سنی سنائی بات نہیں کر رہا بلکہ میرا تجربہ ہے کیونکہ راقم الحروف کی شادی 1989ء میں اس وقت ہوئی جب قبلہ میاں صاحبؒ کے زیرِ سایہ لال کوٹھی (ظہور ہال) میں تدریسی اور اسی جامع مسجد میں خطبہ جمعۃ المبارک کے فرائض سرانجام دیا کرتا تھا۔ اگست 1988ء سے آپؒ کے ساتھ نجی محافل، وہاں قیام کے وقت دار العلوم کے انتظامی، تدریسی معاملات اور دیگر محافل میں نیاز مندی اور اسی خاندان کے حالات و واقعات پر مشتمل کتاب **انوار سراجیہ** (مکمل سیٹ 2 جلدیں) کی تیاری کے سلسلہ میں تحریری تعلّق قائم رہا ہے، اللہ تعالیٰ کرے یہ نیاز مندی قیامت تک قائم رہے، آمین۔ آپ کا اس معاملے میں اس قدر صبر اور ضبط ہے کہ میں نے کبھی آپ سے اولاد نرینہ کی خواہش کی شدّت کا کوئی ایک جملہ بھی نہیں سنا، دوسروں کے لیے حصولِ اولاد کے لیے دُعا کرتے ہیں، خود صبر کرتے ہیں۔

یہی سوال بندہ نے قبلہ میاں صاحبؒ کی دوسری زوجۂ محترمہ سے میاں صاحبؒ کے وصال کے چھ ماہ بعد کیا کہ آپ نے قبلہ میاں صاحبؒ سے اپنی اکتیس (31) سالہ ازدواجی رفاقت میں کبھی ایسی خواہش کا اظہار سنا ہو، اُنہوں نے جواب دیا، ہاں فقط ایک بار سنا ہے۔ جب 1990ء میں ہمارا گروپ زیاراتِ بغداد شریف غوث الاغواث، غوثِ اعظم سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی بغدادی قُدِّسَ سِرُّهُ الصَّمَدَانِی (م۔561ھ) کے مزار مقدّس کی حاضری، اولیائے بغداد کے مزاراتِ مقدّسہ کی زیارات، کربلا معلّیٰ اور آخر میں حرمین شریفین مکہ مکرّمہ اور مدینہ منوّرہ زَادَ شَرَفُهُمَا وَعَظَمَتُهُمَا میں عمرہ کی سعادت

حاصل کر کے واپس آ رہے تھے، ائیر پورٹ پر دیگر والدینوں کی اولادیں ان کا استقبال کرنے کے لیے پھولوں کے ہار لے کر کھڑی ان کی راہ تک رہی تھیں تو آپ نے ان کو دیکھ کر مجھے دیکھا اور فرمایا: اگر ہمارا بیٹا بھی ہوتا تو آج وہ بھی ہمارا استقبال کرنے کے لیے یہاں کھڑا ہوتا ، پھر آپ خاموش ہو گئے، یہ انسانی اور بشری تقاضا ہے۔

اعترافِ خدمت

اہلیہ محترمہ نے یہ بھی فرمایا کہ آپ ؒ کبھی گھر میں نجی نشست میں بیٹھے ہوئے فرماتے کہ میری خواہش ہے کہ میں آپ کے ہاتھوں میں سفرِ آخرت کروں، اور دنیائے فانی سے جاؤں، اہلیہ محترمہ عرض کرتی کہ میری بھی بہت زیادہ یہی خواہش ہے، اس لیے کہ آپ تو اللہ کے ولی ہیں، آپ کے مریدین ہیں، وہ آپ کو پھولوں کی طرح رکھیں گے، کوئی تکلیف نہیں آنے دیں گے، آپ ؒ فرماتے کہ جس طرح آپ میری خدمت کرتی ہیں، اس طرح کون کر سکتا ہے؟ آپ میری ضروریات کا بہت خیال رکھتی ہیں، اس طرح کون خیال رکھ سکتا ہے؟ آپ کے ہوتے ہوئے مجھے کوئی پریشانی نہیں ہوتی، آپ مجھے معاف کر دیں، میں آپ کو بہت تنگ کرتا ہوں۔ دوسری بات کے جواب میں بطور عاجزی فرماتے کہ میں اللہ کا ولی کہاں ہوں؟ میں بہت گنہگار ہوں، بس یہ قبلہ اباجی ؒ کی کمائی ہے جو میں کھا رہا ہوں، نہ میں نے چلّے کاٹے، نہ تسبیح چلائی اور نہ ورد وظیفے کیے ہیں۔

شفقتِ پدری

آپ ؒ وردہ بیٹی سے بہت پیار فرماتے تھے، اس کی ہر سہولت کا خیال کرتے تھے، وصال سے ڈیڑھ ماہ قبل آپ نے خود ایک خواب دیکھا جس میں آپ یعنی قبلہ میاں صاحب ؒ نے خود کو فوت شدہ حالت میں دیکھا ہے، لوگوں نے آپ کا جنازہ تیار کر کے ٹی وی لانج میں رکھ دیا ہے، لوگ یہ حالت دیکھ کر سسکیاں بھر بھر کے رو رہے ہیں، وردہ بیٹی روتی ہوئی غم سے نڈھال ہو رہی ہے، اس کو کوئی چُپ نہیں کروا رہا، آپ نے خود اس کو تسلی دی، آپ نے یہ اپنا

خواب خود ہی گھر والوں کو بیان فرمایا، بعد میں جب بچی کے خالو اور ماموں ملنے آئے تو آپ نے ان کو بھی بیٹی کا خاص خیال رکھنے کی وصیت فرمائی۔

عنایات ضمیر الحق چشتیؒ

اس مضمون میں صاحبزادہ محمد افتخار الحسن چشتی صابری قادری شیخوپورہ کے قبلہ الشاہ میاں محمد ضمیر الحق چشتی ؒ (م۔2015ء) کے وصال مبارک کے موقع پر کچھ تاثرات، عنایات اور کرم نوازیوں کا اختصار سے بیان ہے جو انہوں نے تحریراً عطا فرمائے۔

میں آٹھویں جماعت کا طالب علم تھا جب پیر و مرشد حضور قبلہ الشاہ میاں محمد ضمیر الحق چشتی ؒ ہمارے غریب خانہ محلّہ نبی پورہ شیخورہ تشریف لائے۔ آپ کا مسکراتا ہوا چہرہ گلاب کی سی نکھری ہوئی سرخ و سفید رنگت اور مشفقانہ طرزِ تخاطب دل کو موہ لینے والی گفتگو نے اپنا گرویدہ بنا لیا، یہ اس وقت کی بات ہے جب میں شفقت کے مفہوم سے بھی ناواقف تھا۔

1988ء میں میٹرک کے بعد منہاج یونیورسٹی لاہور میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مَدَّ ظِلُّهُ الْعَالِي کے زیر سایہ تعلیم حاصل کر رہا تھا۔

میں (محمد افتخار الحسن چشتی) کبھی کبھی اپنے والدِ گرامی قدر خلیفہِ مجاز حضرت مولانا غلام قاسم صابر چشتی جو شیخ المشائخ حضرت قبلہ الشاہ محمد ظہور الحق چشتی قلندری (م۔1984ء المعروف قبلہ اباجی سرکار) کے فیض یافتہ ہیں، سے عرض کرتا کہ میں نے قبلہ حضرت میاں محمد ضمیر الحق چشتی ؒ کی بیعت کرنی ہے۔ وہ جواب دیتے کہ بیٹا! ابھی قبلہ میاں صاحب ؒ نے بیعت کرنا شروع نہیں کی، جب یہ روحانی فیض کا سمندر جاری ہوگا، آپ بھی اس بہتی گنگا میں ہاتھ دھو لینا، خدا خدا کر کے وہ لمحات آئے کہ 24، 25، 26 دسمبر 1993ء میں سالانہ سراجیہ کانفرنس کے موقع پر آپ نے اس سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ سراجیہ کی لڑی میں پروئے جانے کی چاہت رکھنے والوں کو بیعت کرنا شروع کر دیا۔ برادرِ اکبر صاحبزادہ رانا محمد نواز قاسم چشتی صابری سراجی قبلہ میاں صاحب ؒ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوئے، ان کا تفصیلی تذکرہ

جمالِ ضمیر الحق کے پہلے باب میں ''جمالِ ضمیر کے پہلے اسیر'' کے عنوان سے چھپ چکا ہے۔

اسی نشست میں بندۂ ناچیز قبلہ حضور میاں صاحبؒ کی غلامی میں آیا، آپ کے دستِ حق پرست پر توبہ کی اور بیعت ہوا، اس ترتیب سے بندہ آپ کا دوسرا مرید قرار پایا۔ بیعت ہونے کی روحانی اور باطنی کیفیات مِن وعَن تو بیان نہیں کی جا سکتیں، مگر اتنا ضرور عرض کیا جا سکتا ہے کہ آپ کے ہاتھوں میں ہاتھ دیا تو عجیب کیفیت طاری ہوگئی، آنکھوں سے آنسو چھم چھم برس رہے تھے، دل پر اللہ تعالیٰ کے انوار و تجلّیات یوں نازل ہو رہے تھے جیسے میں نور کے سمندر میں غوطہ لگا رہا ہوں، ایسے بھی محسوس ہوا کہ دل کا سارا بوجھ ہلکا ہوگیا ہے، غم غلط ہو گئے ہیں، ایسے لگا کہ اُنہوں نے دل پر نگاہِ شفقت ڈال کر باطن کی صفائی کر دی ہے، شاید ایسے ہی موقعے کے لیے شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

؎ نگاہِ ولی میں یہ تاثیر دیکھی　　بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

بعد ازاں عالمِ رؤیا میں نوازشات کا سلسلہ جاری رہا، بیعت کے چند ماہ بعد رمضانُ المبارک شروع ہوگیا، جس میں کرم بالائے کرم ہوتا رہا، مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ یکم سے 29 رمضان المبارک تک ہر رات قبلہ حضور میاں صاحبؒ خواب میں تشریف لاتے، مجھے صحنِ کعبہ میں ساتھ لے جاتے، طوافِ کعبہ کرواتے، بعد میں دوزانو سامنے بٹھا لیتے اور ذکر کرواتے تھے۔ کئی سال دسمبر کے سالانہ عرس مبارک کے انتظامات کے لیے برادرِ اکبر قاری محمد نواز قاسم اور مجھے طلب فرماتے تھے، آپ قبلہ والدِ گرامی سے فرماتے کہ بچوں کو دو دن پہلے ہی مرکز میں بھیج دیا کریں، جب ہم حاضر ہوتے تو آپ تمام اُمور کی ہدایات فرماتے تھے، محترم بھائی مقبول احمد چشتی خادم خانقاہِ سراجیہ ظہور ہال کو خصوصی ہدایت فرماتے کہ ان بچوں کو اچھا کھانا کھلائیں، بہترین بستر دیں، ان کی ضروریات کا پورا خیال رکھیں، آپ کی کمال شفقت دیکھ کر آنکھیں ادب سے جھک جاتی تھیں۔

1998ء میں مجھے حضور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مَدَّ ظِلُّہٗ نے منہاج

القرآن اسلامک سنٹر گلفشاں کالونی فیصل آباد جھنگ روڈ میں بطور ڈائریکٹر تعینات فرمایا، میں نے سوچا کہ جس شہر میں میرے شیخ کامل موجود ہوں، میں اپنے آپ کو ڈائریکٹر لکھوں، مجھے زیب نہیں دیتا، کچھ عرصہ میں نے اپنی نیم پلیٹ (Name Plate) نہیں لگوائی۔ اس دوران قبلہ میاں صاحبؒ کی قدم بوسی کے لیے حاضر ہوتا رہا، آپ نے ہمیشہ اپنی ڈیوٹی کو ایمان داری سے ادا کرنے کی تلقین فرمائی۔

حضور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مَدَّ ظِلُّہُ العَالِی کے بارے میں گفتگو فرماتے ہوئے اپنی محبت کا یوں اظہار فرماتے کہ:

'' ڈاکٹر صاحب دین کا بہت کام کر رہے ہیں،
اللہ تعالیٰ انہیں اس کی جزا عطا فرمائے آمین''۔

ایک سال اسی طرح گزر گیا، عرس مبارک کے موقع پر قبلہ میاں صاحب کے پاس والدِ گرامی بیٹھے ہوئے تھے، میں کچھ تاخیر سے پہنچا، سلام نیاز پیش کیا، قدم بوسی کی تو آپ مسکرا کے فرمانے لگے، ڈائریکٹر صاحب آج لیٹ ہوگئے۔

جب آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ ادا ہوئے تو میری خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی، عرس مبارک سے واپس جا کر اپنے دفتر کے باہر ڈائریکٹر کی نیم پلیٹ لگوائی، تب مجھے ہر کوئی ڈائریکٹر کے نام سے پکارنے لگا کیونکہ ایک ولی کامل کی زبانِ حق ترجمان سے مہر تصدیق ثبت ہوگئی تھی، میرا یہ مشاہدہ ہے کہ آپؒ نے جب کوئی ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کی لاج رکھ لی اور اسے پورا کر دیا۔

عالمِ رؤیا میں

☆1: 15/ اگست 2006ء میں راقم الحروف محمد حنیف چشتی 22 ایف ایف رجمنٹ جانباز بٹالین میں عسکری خدمات سرانجام دے رہا تھا۔ اپنی ڈیوٹی کے لیے ان دنوں پاکستان اور افغانستان کے باڈر پر دوگُر گرے پوسٹ پر پاکستانی فوج کے غیور جوانوں کی اسلامی

تربیت کر رہا تھا۔ نماز فجر کے بعد حسبِ معمول دلائل الخیرات شریف کی منزل، اشراق کے نوافل پڑھ کے ناشتہ کر کے کچھ دیر کے لیے لیٹ گیا، عالمِ خواب میں شیخ طریقت حضرت قبلہ میاں محمد ضمیر الحق چشتی ؒ (م۔2015ء) کی زیارت ہوئی۔ بندہِ ناچیز کو آپ ؒ ایک ایسے گراؤنڈ میں لے گئے جس کی چار چار (4.4) فٹ چار دیواری بنی ہوئی ہے اور مزید اینٹیں پڑی ہوئی ہیں جیسے کام ہو رہا ہوتا ہے۔ آپ ان کو دیکھتے ہوئے ایک کونے کی طرف بڑھتے جا رہے ہیں۔ گراؤنڈ کے کونے میں دروازہ ہے جس پر آپ ؒ رُک گئے، راقم ابھی دروازے سے کچھ پیچھے ہی ہے مگر دروازہ کھلا ہے، اندر نظر پڑی تو عرس کا سماں ہے، ایک طرف خواتین لنگر پکا رہی ہیں، آپ چند لمحے دروازے پر رُکے تو اُنہوں نے آپ سے اندر آنے کی گزارش کی، آپ داخل ہوئے تو راقم الحروف کو بھی داخل ہونے کا اشارہ کیا۔

اندر کیا دیکھتے ہیں کہ بہت بڑا ہال ہے، رنگا رنگ جھنڈیوں سے سجا ہوا ہے، ہر طرف خوشبو پھیلی ہوئی ہے، لوگ بیٹھے ہیں، یوں لگ رہا ہے کہ کسی کا انتظار ہو رہا ہے، ایک خوبصورت سٹیج بنا ہوا ہے، آپ ؒ اس پر تشریف لے گئے، اچانک دیکھا تو وہاں ٹی وی (TV) پر گانے لگے ہوئے ہیں، آپ نے ناراضگی کے عالم میں فرمایا: آپ لوگ ٹی وی لگاتے ہو اور ہمیں بھی بلاتے ہو، ایک آدمی نے اُٹھ کر کیو ٹی وی (Qtv) لگا دیا جس میں نعتِ رسول مقبول ﷺ لگی ہوئی تھی۔ سب کے چہروں پر خوشی کے آثار ظاہر ہو گئے، نعت مکمل ہوئی تو ختمِ خواجگان شروع ہو گیا، ساتھ ہی راقم الحروف کو جاگ آ گئی۔ وقت دیکھا تو 08,45 ہو چکا تھا، سورج کافی اُوپر آ چکا تھا۔ اس خواب کی تعبیر میں غور کیا تو سمجھ آیا کہ کسی مقام پر آپ ؒ کی آمد وہاں روحانی تبدیلی کا باعث ہوتی ہے، آپ جس جگہ تشریف لے جاتے ہیں، وہاں کا ماحول کتنا بھی آلودہ کیوں نہ ہو؟ آپ ؒ کی وعظ و تبلیغ کی برکت سے اسلامی اور روحانی بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حال میں بھی ایسی روحانی تبدیلی پیدا فرمائے۔

آمین بجاہِ طٰہٰ و یٰسٓ ﷺ۔

☆2: جواب بذریعہ خواب

25 دسمبر 2012ء کے سالانہ عرسِ مبارک کی تقریبات شروع تھیں، اہلِ علم وعمل اور اہلِ حال اپنے اپنے ذوق کے مطابق حظِ روحانی حاصل کر رہے تھے، خانقاہِ سراجیہ ظہور ہال فیصل آباد میں قبلہ عالم حضرت الشاہ محمد سراج الحق چشتی گورداس پوری ؒ (م۔1932ء) کے انوار اہلِ معرفت کو نظر آ رہے تھے۔ حضرت مولانا غلام قاسم صابر چشتی مَدَّ ظِلُّہُ العَالِی شیخوپوری نے دورانِ خطاب میرے خیال میں بہت بڑی بات کہہ دی کہ:

ہمارے قبلہ میاں صاحب ؒ ہمیں اپنے بارے میں کچھ کہنے نہیں دیتے، ان کا مقام بہت بلند ہے، ہماری پرواز وہاں تک نہیں ہے۔

راقم الحروف کے مَن میں خطرۂ قلب لاحق ہوا، کہ یہ کیسے ممکن ہے؟ شاید مولانا صاحب فرطِ عقیدت میں بہت بڑی بات کہہ گئے ہیں۔ ہوسکتا ہے میرے اندر یہ خطرہ بھی اس لیے ظاہر ہوا ہو کہ اللہ تعالیٰ مجھے قبلہ میاں صاحب ؒ کا بلند مقام دکھانا چاہتا تھا۔

بندہ اس خیال کو اپنے سینے میں چھپائے کسی سے اس کا تذکرہ کیے بغیر ہی واپس آ گیا۔ ان دنوں سیاہ چن میں تعینات تھا، اپنی تعطیلات گزار کر 7 جنوری 2013ء گلگت بلتستان کے ضلع سکردو کی تحصیل خپلو کی وادیِ یُو چنگ میں نو ہزار (9000) فٹ کی بلندی پر ہیڈ کوارٹر 323 بریگیڈ میں اپنے فرائضِ منصبی کے مقام پر پہنچ گیا۔ اس وقت یہ وادی برفانی پہاڑیوں سے ڈھکی ہوئی تھی، میں بہت تھکا ہوا پہنچا، اس پر طرفہ تماشہ یہ کہ ہر طرف برف پوش پہاڑوں کی چوٹیاں دیکھ کر اور ان میں چلنے والی یخ بستہ ہواؤں میں میرے اعصاب شل ہو رہے تھے، نہ پانی کو ہاتھ لگتا تھا، نہ کمرے کے باہر منہ کرنے کو جی چاہتا تھا، خدا خدا کر کے نمازِ عشاء ادا کی، واپس کمرے میں آ کر لیٹا تو بستر کہنے لگا، سوچ کر مجھے ہاتھ لگانا، میں برف کا دوسرا گالا ہوں، کمرے کا ہیٹر کہہ رہا تھا، کتنے دن مجھ سے دور رہے ہو؟ کسی نے میری خدمت نہیں کی تو اب

میں آپ کی خدمت کیسے کروں؟ ہر طرف کالے بادل چھائے ہوئے تھے، اس دن منفی پندرہ سنٹی گریڈ (-15cg) درجہ حرارت تھا، معلوم نہیں کب نیند آئی؟

علی الصبح عالمِ خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت قبلہ میاں محمد ضمیر الحق چشتی ؒ میرے سامنے کھڑے ہیں، عام انسانوں سے اُن کا قد تین (3) گنا بڑا نظر آرہا ہے، آپ نے کلیجی رنگ کی ٹوپی پہنی ہوئی ہے، اسی رنگ کی قمیض اور سفید رنگ کا تہبند باندھ رکھا ہے، دیکھتے ہی میں ادباً اُٹھ کھڑا ہوا اور خواب میں قدموں کو بوسہ دیا، میری خوشی کی کوئی حد نہ رہی، چند دن پہلے اپنے اندر پیدا ہونے والے خطرہِ قلب کا دیدار کی صورت میں جواب پا کر روحانی تسکین نصیب ہوئی۔ وقت دیکھا تو نمازِ تہجد کا تھا یعنی 04,45 ہو چکے تھے۔

راقم الحروف نے اس پر مزید غور کیا تو معلوم ہوا کہ اگر میں یہ سوال کسی سے کرتا تو کوئی اپنی فہم کے مطابق مجھے کیا جواب دیتا؟ میں پھر فرطِ عقیدت سمجھ کر اس جواب سے اعراض کر لیتا، حقیقت میں بندہ کی وجہِ مسرّت اور سعادت مندی ہی یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے خود اس خطرہِ قلب کا جواب بصورت خواب مجھے ہی دکھا دیا کہ تجھے اس سے خود سمجھ آجائے گا کہ قبلہ میاں صاحب ؒ کا مقام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کیا ہے؟ یہ خواب بھی تہجد کے وقت کا ہے، نیک خواب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دکھاتا رہتا ہے، یہ نبوّت کا چھیالیسواں (46) حصّہ ہے۔ انبیاء اور اولیاء کو زندگی میں نیک خواب آیا کرتے ہیں اور اِن میں اُن کے کئی سوالوں کے جواب بھی دے دیئے جاتے ہیں۔ قبلہ میاں صاحب ؒ کا تین (3) گنا قد کا لمبا ہونا اُن کے روحانی بلند مقام سے اِستعارہ ہے، صابری کلیجی رنگ کی ٹوپی سلسلہ عالیہ کی قبولیت کی خاص نشانی ہے کہ واقعی وہ خود یہ پہنتے تھے، سفید چادر آپ کی سفید پوشی اور عظمتِ کردار کی علامت سمجھی جا سکتی ہے، اس خواب سے میرے ایمان میں مزید پختگی آگئی، بندہ ان دِنوں سیاہ چن میں انوارِ سراجیہ کی جلد دوم پر کام کر رہا تھا، اس کی تصدیق بھی نصیب ہوگئی کہ پہاڑوں میں ہوتے ہوئے بھی تو ہماری نظر میں ہے۔

بیعت محبت ھے

18 مئی 2016ء کی رات الحاج محمد سعید چشتی کوٹ عبدالمالک لاہور کی اہلیہ محترمہ کو قبلہ حضرت میاں محمد ضمیر الحق چشتی ؒ کی خواب میں زیارت ہوئی۔ حاجی صاحب قبلہ میاں صاحب ؒ کے مرید ہیں، انہیں کی رہنمائی میں سفرِ حیات طے کر رہے ہیں، ان کی اہلیہ محترمہ تقریباً دو ماہ سے بیمار تھیں، ان کو قبلہ میاں صاحب ؒ کی بیعت ہونے کا بہت شوق تھا، آج یا کل کرتے سستی ہوتی گئی، یہاں تک کہ قبلہ کا وصال دسمبر 2015ء میں ہوگیا، ظاہری طور پر یہ حسرت پوری نہ ہو سکی۔ ایک رات خواب میں دیکھتی ہیں کہ حاجی صاحب اہلِ خانہ اور اپنی والدہ سمیت گھر کے چند اور افراد آستانہ عالیہ فیصل آباد ظہور ہال میں حاضر ہوئے ہیں۔

قبلہ میاں صاحب اپنے کمرے میں سفید قمیض اور چیک والی چادر باندھے دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھے ہیں، اِنہوں سلام کیا اور قریب بیٹھ گئے، حاجی صاحب کی اہلیہ عرض کرتی ہیں کہ حضور میں نے آپ کا بیعت ہونا تھا، اب تو آپ کا وصال ہوگیا ہے، میری حسرت پوری نہیں ہوئی۔ قبلہ پوچھتے ہیں، کیا آپ کو بیعت کا مطلب معلوم ہے؟ وہ خاموش رہیں، آپ نے فرمایا: ”بیعت کا مطلب محبت ہوتا ہے“۔ اگر آپ کو ہمارے ساتھ محبت ہے تو یہ بیعت ہی ہے۔ ایسی فکر نہ کیا کریں۔

حاجی صاحب کی والدہ نے عرض کیا، حضور! یہ کچھ ماہ سے بیمار رہتی ہے، آپ دعا فرما دیں، یہ ٹھیک ہو جائے، قبلہ نے اپنے گھٹنے کے پاس سے ایک سفید کاغذ کی پُڑی نکالی جس میں کچھ دوائی تھی، آپ نے فرمایا: یہ دوائی کھا لو، اللہ تعالیٰ مہربانی فرمائے گا۔ انہوں نے دوائی پکڑ کے اپنے قریب کی تو آدھی قالین پر ہی گر گئی، وہ پریشان ہوگئی کہ میاں صاحب کا قالین خراب ہوگیا ہے۔ قبلہ نے فرمایا: دربار پر چلے جاؤ، وہاں چراغوں سے تیل لگاؤ، ٹھیک ہو جاؤ گے۔ خواب میں ہی وہ دربار شریف پر آئے، سوچا کہ پہلے چراغوں میں تیل ڈالیں گے، پھر تیل لگائیں گے، اُنہوں نے ایسا ہی کیا، آنکھ کھلی تو اڑھائی (02,30) ہو چکے تھے۔

﴿باب سوم﴾

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلرُّوۡحُ مِنۡ اَمۡرِ رَبِّیۡ

روح میرے رب کے اَمر سے ہے۔

﴿بنی اسرائیل 17:85﴾

روحانی معمولات

- ☆ درود شریف کی فضیلت ☆ درود ماہی
- ☆ درود مقدّس ☆ درود تاج
- ☆ درود لکھی ☆ دعائے گنج العرش
- ☆ چند مفید وظائف ☆ اسماءالحسنیٰ جل جلالہ
- ☆ اسماءالنبی الکریم ﷺ ☆ شجرہ شریف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

﴿باب سوم﴾

روحانی معمولات

روحانی معمولات آخر کیوں؟

تمام صوفیاء اور اللہ والوں کے ہاں کچھ روحانی معمولات مروّج ہوتے ہیں، اس تذکرہ کی کتاب میں ان کو بیان کرنے سے قبل یہ معلوم کرلینا ضروری سمجھا گیا ہے کہ ان روحانی معمولات کو آخر صوفیائے کرام اور نیک لوگ اختیار کیوں کرتے ہیں؟ ان کو پڑھنے کی وجہ کیا ہے؟ جب ہم یہ وجہ جان لیں گے تو پھر ان کو پڑھنا نہ صرف آسان ہو جائے گا بلکہ بہت ہی مفید اور روحانی ترقی کا سبب بن جائے گا۔

عصرِ حاضر میں بچے، بچیاں، جوان، بوڑھے، مرد اور عورتیں الغرض نوعِ انسانی کا ہر شخص پریشانیوں، مصیبتوں اور دکھوں میں گھرا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ گھریلو، دفتری، معاشی اور معاشرتی مسائل کی ایک طویل فہرست ہر ایک نے تیار کر رکھی ہے۔ انسان ہر حال دریافت کرنے والے کو اپنا مخلص اور خیر خواہ سمجھ کر یہ فہرست پڑھ کر سنانا شروع کر دیتا ہے۔ اگر ہم گردن جھکا کر چند لمحوں کے لیے اپنے دل میں سوچیں کہ یہ پریشانیاں کیوں آئی ہیں؟

(الف) پہلی وجہ: زندہ ضمیر کی آواز سے پہلی وجہ تو یہ معلوم ہو جائے گی کہ یہ میرے رب کریم کی طرف سے میری آزمائش کے طور پر آئی ہیں، اگر ان مصیبتوں کو آزمائش اور امتحان سمجھ کر قرآن مجید کی یہ آیتِ مبارکہ پڑھیں:

وَلَنَبۡلُوَنَّکُمۡ بِشَیۡءٍ مِّنَ الۡخَوۡفِ وَالۡجُوۡعِ وَنَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَنۡفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیۡنَ o الَّذِیۡنَ اِذَآ اَصَابَتۡہُمۡ

مُصِیۡبَةٌ ۙ قَالُوۡۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡهِ رٰجِعُوۡنَ o (1)

اور ہم ضرور بالضرور تمہیں آزمائیں گے ، کچھ خوف اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کے نقصان سے، اور (اے حبیب!) آپ (ان) صبر کرنے والوں کو خوش خبری سنا دیں۔ جن پر کوئی مصیبت آپڑتی ہے تو کہتے ہیں: بے شک ہم بھی اللہ ہی کا (مال) ہیں اور ہم بھی اس کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں۔

تو انسانی دل پر سے ان پریشانیوں کا بوجھ کسی حد تک کم ہو جائے گا۔

1: حضرت آدم عَلَیۡهِ السَّلَام کی آزمائش

جدِ انسانیت حضرت آدم عَلَیۡهِ السَّلَام کو ایک اجتہادی خطا کی وجہ سے جنّت سے نکال کر دنیا کی آزمائش گاہ میں زمین پر رکھا گیا۔ آخر کار اُن کی سالہا سال پر مشتمل آہ وزاری کے بعد نبی کریم ﷺ کے نام کے وسیلے سے اللہ کریم نے اس امتحان میں ایسی کامیابی عطا فرمائی کہ نسل بنی آدم کے لیے وہ طریقہ خضرِ راہ بنا دیا گیا کہ اگر ان کی اولاد بھی اپنی ہی غلطیوں کے باعث کسی آزمائش یا پریشانی میں مبتلا ہو جائے تو سنّتِ آدم عَلَیۡهِ السَّلَام پر عمل کرے تو اُن کی پریشانی ختم ہو جائے گی۔

قَالَا رَبَّنَا ظَلَمۡنَاۤ اَنۡفُسَنَا ٜ وَ اِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡ لَنَا وَتَرۡحَمۡنَا لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ o

دونوں نے عرض کیا: اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اور اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ فرمائے تو ہم ضرور نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

(1) البقرہ 2 : 155. 156

(2) الاعراف 7: 23

(الف) نامِ محمد ﷺ وسیلہ آدم عَلَیۡهِ السَّلَام

امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی (م۔360ھ) اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب حضرت آدم عَلَیۡهِ السَّلَام سے (اجتہادی) خطا سرزد ہوگئی تو اُنہوں نے سر اُٹھا کر عرش کی طرف دیکھا اور کہا: میں تجھ سے (سیّدنا) محمد (ﷺ) کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے بخش دے، اللہ تعالیٰ نے اُن کی طرف وحی کی، محمد کیا ہے؟ اور محمد کون ہیں؟ تب اُنہوں نے کہا: تیرا نام برکت والا ہے، تو نے جب مجھے پیدا کیا تھا، تو میں نے عرش کی طرف سر اُٹھا کر دیکھا تو اس میں لکھا ہوا تھا: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ تو میں نے جان لیا کہ اس سے زیادہ مرتبے والا کون شخص ہوگا؟ جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ ملا کر لکھا ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے اُن کی طرف وحی کی، اے آدم! وہ تمہاری اولاد میں آخری نبی ہیں اور اُن کی اُمت تمہاری اولاد میں سے آخری اُمت ہے، اور اے آدم! اگر وہ نہ ہوتے تو میں تم کو (بھی) پیدا نہ کرتا۔ (1)

اگر نامِ محمد را نیا وُردے شفیع آدم   نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجّینا

اگر حضرت آدم عَلَیۡهِ السَّلَام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے اسمِ گرامی قدر کو بطور وسیلہ وسفارش اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش نہ کرتے تو نہ آدم عَلَیۡهِ السَّلَام کی توبہ قبول ہوتی اور نہ حضرت نوح عَلَیۡهِ السَّلَام کی کشتی طوفانِ نوح میں جودی پہاڑ پر کنارے لگتی۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت آدم عَلَیۡهِ السَّلَام نے پریشانی کے اس عالم میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبولیتِ دُعا کے لیے نام محمد ﷺ کا وسیلہ پیش کیا ہے۔ ہم اُن کی اولاد ہیں

(1) تبیان القرآن جلد 4 صفحہ نمبر 62۔ علامہ غلام رسول سعیدیؒ ناشر: فرید بک سٹال لاہور

،ہمیں بھی اپنے باپ کے طریقے کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیے، دُعا کی قبولیت کے لیے اوّل آخر درود شریف کے طریقے کو کامل یقین کے ساتھ بطورِ وسیلہ اختیار کرنا چاہیے۔

(ب) غلط فہمی کا ازالہ

بعض نادان اور کم فہم لوگوں کو یہ کہتے ہوئے بھی سنا گیا ہے کہ جب ہمارے باپ آدم سے گناہ ہوا ہے تو ہم ان کی اولاد ہیں، ہم سے کیوں گناہ نہ ہوگا؟ یادرکھیے یہ کہنا بہت بڑی غلطی اور ایک گناہ ہے، یہ کہنا آدم عَلَیْہِ السَّلَامَ کے حق میں گستاخی ہے۔ اس جملے سے توبہ لازم ہے، اُن کی برأت تو اللہ تعالیٰ نے خود قرآنِ مجید میں ہی بیان فرمادی ہے:

وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ۝ (1)

اور درحقیقت ہم نے اس سے (بہت) پہلے آدم (عَلَیْہِ السَّلَامَ) کو تاکیدی حکم فرمایا تھا، پس وہ بھول گئے، اور ہم نے ان میں (نافرمانی کرنے کا) کوئی ارادہ نہیں پایا (یہ محض ایک بھول تھی)۔

یعنی اُنہوں نے دانستہ، عمداً اور نافرمانی کرنے کے قصد سے اس درخت سے نہیں کھایا تھا۔ اس کو نسیان، بھول یا اجتہادی خطا کہتے ہیں، جو گناہ نہیں ہے، اعلانِ نبوّت سے قبل اور اعلانِ نبوّت کے بعد بھی اگر نبی سے کوئی ایسی بھول ہوجائے تو وہ نہ گناہِ صغیرہ ہوتی ہے اور نہ گناہِ کبیرہ ہوتی ہے۔ گناہ کی تعریف یہ ہے کہ "اپنے قصد اور اختیار سے اللہ تعالیٰ کے اَمر اور حکم کے خلاف کوئی کام کیا جائے تو وہ گناہ کہلاتا ہے"۔ اگر بھولے سے کوئی کام اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف ہوجائے تو وہ گناہ نہیں ہے، جیسے انسان رمضان کے روزے میں بھول کر کھا پی لے تو یہ گناہ نہیں ہے بلکہ اس کا روزہ بھی نہیں ٹوٹتا۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَامَ نے بھول کر اس درخت کو کھایا تھا یا قصداً اور عمداً کھایا تھا۔ قرآن مجید کی مذکورہ بالا سورہ طٰہٰ کی آیت نمبر 115 میں اللہ تعالیٰ نے

(1) طٰہٰ 20: 115

خود ذکر فرمادیا کہ اس سے پہلے ہم نے آدم عَلَیْہِ السَّلَامَ سے عہد لیا تھا کہ وہ اس درخت کے قریب نہ جائیں پس وہ بھول گئے اور ہم نے ان کا (نافرمانی کرنے کا) ارادہ نہیں پایا تھا۔

اُنہوں نے بھولے سے یہ فعل کیا تھا، اس لیے گناہ نہیں ہے اور نہ عصمتِ انبیاء کے خلاف ہے۔ نبی کے بھولنے سے شریعت کے کسی مسئلے کی وضاحت ہوتی ہے، جس طرح نبی کریم ﷺ کی نماز میں بھول سے اُمت کے لیے نماز میں بھول جانے کا حل نکل آیا، کہ اگر نماز میں واجب کی بھول ہوجائے تو سجدہ سہو کرنے سے نماز مکمل ہوجاتی ہے۔ اگر بھول کی وجہ سے بار بار نماز پڑھنے کی ضرورت پڑتی تو ہم میں سے شاید ہی کوئی پوری نماز پڑھ سکتا۔ ہم تو ایک نماز میں کئی کئی بار بھولتے ہیں، گویا اُمت کے حق میں یہ بھول رحمت بن گئی ہے، وہ بھول بھی سنّتِ انبیاء بن گئی ہے اور اس میں اُمت کے لیے آسانی بھی ہے۔

بڑے ادب سے گزارش ہے کہ زیرِ مطالعہ ایک تذکرہ کی کتاب ہے، اس میں آدم عَلَیْہِ السَّلَامَ کی بھول کے عنوان پر مزید کلام باعثِ طوالت ہوگا، شائقینِ مطالعہ سے گزارش ہے کہ تفسیر وحدیث اور فقہ وقانون اسلامی کے ماہر علاّمہ غلام رسول سعیدیؒ (م۔2016ء) نے بائیس معتبر حدیث، تفسیر، قدیم کتبِ تاریخ اور فتاوٰی کی کتب کے حوالے سے تفسیر تبیانُ القرآن، ناشر: فرید بک سٹال لاہور۔ میں یہ مسئلہ اور اس کے علاوہ کئی ایسے ہی پیچیدہ عنوانات پر مفصل کلام فرمایا ہے، وہاں سے مطالعہ فرمائیں، شکریہ۔

2: حضرت ابراهیم عَلَیْہِ السَّلَامَ کی آزمائش

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَامَ کو بھی آزمایا گیا، قرآن مجید میں ہے:

وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ۭ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ۭ (1)

اور (وہ وقت یاد کرو) جب ابراہیم (عَلَیْہِ السَّلَامَ) کو ان کے رب نے کئی

(1) البقرہ 2 : 124

باتوں میں آزمایا تو اُنہوں نے وہ پوری کر دیں (اس پر) اللہ نے فرمایا:

میں تمہیں لوگوں کا پیشوا بناؤں گا۔

طاؤس نے حضرت عبداللہ ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَامَ کی دس کلمات سے آزمائش کی گئی، پانچ کا تعلّق سر کی طہارت اور پانچ کا تعلّق باقی جسم کی طہارت سے ہے، ان دس کلمات کا ذکر اس حدیث شریف میں ہے:

حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا کا بیان ہے کہ دس چیزیں فطرت (سنّت) سے ہیں:

☆ مونچھیں کم کرنا ☆ ڈاڑھی بڑھانا ☆ مسواک کرنا

☆ ناک میں پانی ڈالنا ☆ ناخن ترشوانا ☆ انگلیوں کے جوڑ دھونا

☆ بغل کے بال نوچنا ☆ زیرِ ناف بالوں کو مونڈنا ☆ استنجا کرنا

☆ راوی نے کہا میں دسویں چیز بھول گیا، البتہ وہ کلی کرنا ہے۔ (1)

یہ بات ضرور یاد رکھیے کہ انبیاء کی آزمائش کسی گناہ کی وجہ سے نہیں ہوتی کیونکہ وہ زمین پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدّس اور گناہوں سے معصوم ہستیاں ہوتے ہیں بلکہ ان کی آزمائش فقط بلندی درجات کے لیے ہوتی ہے۔ حضرت ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَامَ کی اس آزمائش کا انعام بھی ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے ذکر کر دیا، کہ جب وہ آزمائش میں پورے اُترے تو ان کو انسانیّت کی امامت اور جدُّ الانبیاء کے لقب سے ملقب کیا گیا۔

☆ حضرت ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَامَ کا تذکرہ سُوْرَۃُ الشُّعَرَآء میں اللہ تعالیٰ نے یوں بھی بیان فرمایا کہ ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَامَ نے اپنی قوم کو بتوں کی عبادت کرنے سے منع فرمایا اور مشرکوں کو اُن کے شرکیہ افعال سے تائب ہونے کی دعوت دی، اپنے خالق کی عبادت کے استحقاق کو واضح عقلی دلائل کے ساتھ بیان فرمایا کہ اللہ کریم معبودِ حقیقی ہے، وہی پیدا کرتا ہے، وہی ہدایت دیتا ہے، وہی مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے اور میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا عطا فرماتا

(1) صحیح مسلم جلد 1 ص 139

ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِیْ هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِ o وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ o وَالَّذِیْ یُمِیْتُنِیْ ثُمَّ یُحْیِیْنِ o (1)

اور وہی مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔ اور وہی میری روح قبض کرے گا، پھر مجھے زندہ فرمائے گا۔

حضرت ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَامَ نے ان آیات میں اپنی خلقت، عبادت، ہدایت، موت و حیات، کھلانے اور پلانے کی نسبت اللہ کی طرف فرمائی، اگر غور سے دیکھا جائے تو حیات کا سبب والدین، موت کا سبب بیماری یا حادثہ، کھانے اور پینے کا سبب ہاتھ ہوتے ہیں مگر آپ نے ان ظاہری اسباب کو چھوڑ کر مسبّب کی طرف اپنی توجہ فرمائی اور بیماری کی نسبت اپنی طرف کر کے فوراً شفا کی نسبت پھر اللہ تعالیٰ کی طرف کی ہے۔ حضرت ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَامَ کا یہ اندازِ کلام ادب بارگاہِ الٰہی ظاہر کرتا ہے۔ کیونکہ عام طور پر انسان اپنے کھانے پینے کی بے اعتدالی سے طبیعت خراب کر لیتا ہے، یہ بیماری پریشانی کا سبب بنتی ہے، اس پریشانی کو دور کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ لہٰذا اس کے لیے دعا، التجا، استغفار کا انداز اختیار کیا جاتا ہے تاکہ اس پریشانی سے نکلا جا سکے۔ نتیجۃً حضرت ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَامَ کا اندازِ کلام اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کو ظاہر کرتا ہے۔

3: حضرت ایوب عَلَيْهِ السَّلَامَ کی آزمائش

حضرت ایوب عَلَيْهِ السَّلَامَ کا صبر تو کائناتِ صبر و ابتلاء میں ضرب المثل کی حیثیت رکھتا ہے، آپ طویل عرصہ تک بیمار رہے۔ قرآن مجید کی سورہ الانبیاء میں ہے:

وَاَیُّوْبَ اِذْ نَادٰی رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ o (2)

(1) الشعراء 26:79 تا 81

(2) الانبیاء 21:83

اور ایوب کو یاد کیجئے جب اُنہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ بے شک مجھے (سخت)
تکلیف پہنچی ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔

اُنہوں نے تکلیف و پریشانی اور مشکل و ابتلاء کی گھڑی میں اپنے رب سے ہی رجوع کیا تو رب تعالیٰ نے ان کی التجا کو سنا، قبول فرمایا اور تکلیف سے نجات عطا فرما دی۔

4: حضرت زکریا عَلَيْهِ السَّلَامَ کی آزمائش

حضرت زکریا عَلَيْهِ السَّلَامَ بڑھاپے تک اولاد کی نعمت کے نہ ہونے کی فکر و پریشانی میں رہے، معلوم نہیں اُنہوں نے خدا تعالیٰ کے حضور کتنی بار دُعا کی ہوگی؟ لیکن یاد رکھیے نبی کا فکر مند ہونا عیب نہیں ہوتا، وہ بے صبر نہیں ہوتے بلکہ صبر و استقامت کا پہاڑ اور قوم کے لیے عملی نمونہ ہوتے ہیں، وہ اپنی چاہت کا اظہار اپنے خالق سے تو کرتے ہیں مگر اپنی قوم کے سامنے کسی قسم کی پریشانی ظاہر نہیں کرتے، وہ راضی برضائے الٰہی رہتے ہیں۔ جب اُنہوں نے حضرت مریم عَلَيْهَا السَّلَامَ کے حجرۂ عبادت میں بے موسم کے پھل دیکھے، حالانکہ اِن کی کفالت حضرت زکریا عَلَيْهِ السَّلَامَ کے ذِمّہ تھی، تو وہاں ہی دل میں خیال آیا، جو خالق اِن کو بے موسم کے پھل دے سکتا ہے، وہ مجھے عالمِ ضُعف و پیری میں اولاد کیوں نہیں دے سکتا؟ تب وہاں ہی آپ نے دستِ طلب دراز کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس مقدّس مقام کے وسیلے سے دُعا کو اِجابت و قبولیت کا سہرا پہنا دیا اور حضرت جبریل عَلَيْهِ السَّلَامَ کو بشارت دے کے کر بھیج دیا، آپ کی فکر کو ختم کر کے مشکل کشائی فرما دی اور پریشانی کو دور کر دیا۔ نبی ابنِ نبی حضرت یحییٰ عَلَيْهِ السَّلَامَ بطور وارث عطا فرما دیئے۔ اس کا خوبصورت تذکرہ قرآنِ مجید میں ہے:

وَزَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِىْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ o
فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ز وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ط (1)

اور زکریا کو یاد کیجئے جب اُنہوں نے اپنے رب کو پکارا: اے میرے رب!

(1) الانبیاء 21: 83

مجھے اکیلا نہ چھوڑنا اور تو سب وارثوں سے بہتر وارث ہے۔

(الف) وسیلے سے دُعا کا صحیح طریقہ

مذکورہ بالا آیت کے مطالعہ سے قوم کے لیے اولاد کے نہ ہونے کی مشکل کو حل کرنے کے لیے سنّتِ نبی سے صحیح اور شرعی طریقہ سمجھ آ گیا کہ جب تمہیں بھی ایسی پریشانی ہو تو اللہ تعالیٰ کے حضور وسیلے سے حصولِ اولاد کے لیے دُعا کر لیا کرو۔ اگر یہ کام شرعاً ناجائز ہوتا یا اللہ تعالیٰ سے دُوری کا سبب ہوتا، یا شرک ہوتا، یا گناہ ہوتا، یا غلط ہوتا تو اللہ تعالیٰ یہ بیان کر کے حضرت زکریا عَلَيْهِ السَّلَامَ کو اس کام سے منع فرما دیتا، اللہ تعالیٰ کا آپ کو وسیلے سے دعا کرنے کو منع نہ کرنا ہی اس بات کی قوی دلیل ہے کہ یہ عمل بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہے، اس کا تذکرہ کرنا باعثِ تعلیمِ انسانیت اور اس کو اختیار کرنا قوم کے لیے باعثِ خیر اور بھلائی ہے۔ اولیائے کرام کے تذکرہ کی تمام کتب میں ایسی بے شمار مثالیں آپ پڑھ سکتے ہیں۔

پیدا ہونے والے بچے کے نام کے ساتھ حضور ﷺ کے مقدّس نام **مُحَمَّد** (ﷺ) کا رکھنا ایک مقبول وسیلہ ہے، نیک اولاد حاصل کرنے کے لیے اس نام کی اس طرح منّت ماننا کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے بیٹا عطا فرمائے گا تو میں اس کا نام محمد رکھوں گا یا رکھوں گی، اسی طرح محفلِ میلاد شریف کی منّت ماننا، درود شریف کا پڑھنا، کسی بزرگ سے زندگی میں دُعا کروانا، یا وصال کے بعد دربارِ عالیہ پر حاضری کی منّت ماننا، تعویز لینا، کسی آیت کا وظیفہ پڑھنا، دم کروانا، جس طرح بعض بزرگوں کے ہاں سائل کو کچھ آیتوں کے وظیفے پڑھنے کے لیے بتائے جاتے ہیں، بہر کیف اِن پر عمل کرنے سے خلقِ خدا کو فائدہ پہنچ رہا ہے، یہ سب جائز ہیں اور یہ سب اس مشکل کو حل کرنے کے روحانی طریقے ہیں۔

جس طرح اچھے ڈاکٹر، حکیم یا معالج سے علاج کروانا ایک مادی ذریعہ شفا ہے، اسی طرح آیاتِ قرآنیہ کو بطور وسیلہ اور واسطہ اچھی نیّت سے مقرر دنوں تک، مقررہ تعداد میں، با وضو ہو کر پڑھنا، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ یا نبی کریم ﷺ کے اسمائے مبارکہ کو پڑھنا

اُمتِ مسلمہ کے لیے بہت ہی بہتر اور مفید ثابت ہوتا ہے۔ جب انسان قرآن مجید کی کسی آیت کا وظیفہ پڑھتا ہے تو اس کو یہ بات کبھی فراموش نہیں کرنی چاہیے کہ قرآن مجید حقیقت میں کتابِ ہدایت ہے، یہ رحمتِ الٰہی ہے، یہ اللہ کا نور ہے، یہ کلامِ الٰہی ہے، یہ ضابطۂ حیات ہے، یہ من جانبِ اللہ ظاہری اور باطنی اَمراض کی شفا ہے۔ مؤثرِ حقیقی اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، اس نے ہی امراض سے شفا کی تأثیر بھی ان آیات میں رکھی ہے، جس طرح پانی کی دیگر تأثیرات میں سے ایک تأثیر پیاس بجھانا ہے، کھانے کی تأثیر بھوک ختم کرنا ہے، آگ کی تأثیر جلانا ہے، اسی طرح قرآنی آیات کی بہت زیادہ تأثیرات میں سے ایک جسم کی ظاہری اور باطنی امراض سے شفا ہے جو خلوص کے ساتھ ہر پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے۔

(ب) وسیلے میں صحیح عقیدہ

اس سلسلے میں یہ بات ضرور یاد رہے کہ وسیلہ اختیار کرنے والے کا اللہ تعالیٰ کی ذات پر عقیدہ صحیح ہونا چاہیے، عقیدے کو رطب و یابس اور افراط و تفریط سے محفوظ ہونا چاہیے اگر صحیح طریقے کی سمجھ نہ آ رہی ہو تو کسی مستند عالمِ دین، صحیح العقیدہ مفتی صاحب یا نیک جاننے والے آدمی سے سمجھ لینا باعثِ عار و شرم نہیں ہوتا۔ وسیلے کے لیے صحیح عقیدہ یہ ہے کہ اولاد اور ہر نعمتِ دین و دنیا دینے والی اور عطا فرمانے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے، انبیاء اور اولیاء کا یا ان کے ناموں کا وسیلہ یا مقدّس مقامات کا وسیلہ دُعا کی قبولیت کے لیے بہت ہی مفید ہے لیکن شرط نہیں۔ یہ کبھی نہیں سمجھنا چاہیے کہ جو وسیلے سے دعا نہیں کرتا وہ قبول نہیں ہوتی، اللہ تعالیٰ سب کا خالق ہے اور وہی سب کی سنتا ہے، جس کی چاہے وہ اس کے بغیر بھی دعا قبول فرما سکتا ہے۔

اُمتِ مسلمہ کا کثیر حصّہ قرآن و سنّت کے بڑے واضح اور غیر مبہم دلائل کے ساتھ وسیلے کو اختیار کرتا ہے۔ یہودی نبی کریم ﷺ کی پیدائش سے قبل بھی آپ ﷺ کے نام کے وسیلے سے دشمن پر فتح کی دعا مانگتے تو قبول ہوتی تھی۔ صحابہ کرام حضور ﷺ کے نام کا وسیلہ مانگتے تو میدانِ جنگ میں فتح مل جاتی تھی، قحط سالی میں بارش ملتی تھی۔ نابینا کو آنکھیں ملتی

تھیں، اسی طرح نیک اعمال اور نیک اعمال کرنے والے انبیاء اور اولیاء بھی بہترین اور مقبول وسیلہ ہوتے ہیں۔ ان کا فیضان ختم نہیں ہوتا، کمی مانگنے والوں کے خلوص میں ہو سکتی ہے، ان کے فیضان کا دریا تو آج بھی ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ انسان خلوصِ دل سے، رزقِ حلال کھا کر، یقین کی دولت سے لبریز ہو کر، آنسو بہا کر اور شرحِ صدر کے ساتھ قرآنی اوراد و وظائف پر عمل کرے تو تمام دینی اور دنیاوی فوائد و ثمرات حاصل کیے جا سکتے ہیں۔

☆ب: **دوسری وجہ** یہ معلوم ہو گی کہ یہ پریشانیاں انسان کے اپنے ہی اعمال و افعال کا نتیجہ ہوتی ہیں، انسان سے بھول کر، غفلت میں، کسی لالچ میں یا کسی وجہ سے کوئی لغزش ہو جاتی ہے، بندہ اپنی ہوشیاری، چالاکی، بڑی عقل مندی، علمی دلائل کے زور سے یا خارجی حالات سے متاثر ہو کر اس پریشانی کی کوئی اور وجہ قرار دیتا ہے، اگر میں یوں کرتا تو شاید یہ پریشانی نہ ہی آتی، جب کہ وہ وجہ بیرونی نہیں بلکہ اندرونی ہوتی ہے، یہ پریشانی بھی دراصل انسانی جسم کے نظام میں ایک قسم کا فساد برپا کر دیتی ہے، دل کا سکون و اطمینان تباہ کر دیتی ہے۔ عقل عیار ہے سو بھیس بدل لیتی ہے، وہ اسے سمجھانے کی کوشش کرتی ہے، کہ شاید تیرے پاس مال و دولت کم ہے، بہترین کار، بنگلہ اور کوٹھی نہیں ہے، بچے اعلیٰ تعلیم یافتہ نہیں ہیں، سوسائٹی میں اعلیٰ مقام نہیں ہے، حکومت میں کوئی منصب نہیں ہے، شاید اس لیے پریشانیوں نے مجھ پر ڈیرے ڈال لیے ہیں، قرآن مجید کی یہ آیات غور سے پڑھیے:

☆1: ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ
لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ (1)

بحر و بر (خشکی اور تری) میں فساد ان (گناہوں) کے باعث پھیل گیا ہے جو لوگوں کے ہاتھوں نے کما رکھے ہیں تا کہ (اللہ) انہیں بعض (بُرے) اعمال کا مزہ چکھا دے جو انہوں نے کیے ہیں، تا کہ وہ باز آ جائیں۔

(1) الروم 30:41

(1) بحرو بر کا فساد

علامہ غلام رسول سعیدیؒ (م۔2016ء) نے اس آیتِ کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے تفسیر تبیان القرآن جلد 9 صفحہ 199 پر تفصیل سے ''فساد'' کا مفہوم بیان کیا ہے۔ درج ذیل سطور میں اس کا خلاصہ قارئین کے سامنے پیش کیا جارہا ہے، ارشاد فرماتے ہیں:

مذکورہ آیت میں استعمال شدہ کلمہ ''فساد'' وسیع معانی کے لیے استعمال ہوا ہے، اس سے مراد ہر وہ خرابی اور بگاڑ ہے، جس سے انسانی معاشرے میں امن وسکون تباہ ہوجائے، یہ کبھی انسان کے ایک دوسرے پر ظلم کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے اور کبھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تنبیہ ہوتی ہے۔ جیسے نعمتوں کا زائل ہونا، آفات اور مصائب کا آنا، قحط پڑ جانا، زمین کی پیداوار کا نہ ہونا یا ضرورت سے کم ہونا، بارشوں کا رُک جانا یا اس قدر زیادہ برسنا کہ دریاؤں میں سیلاب ہی آجائیں، یا کبھی سمندری طوفانوں کا آنا، سمندروں میں جہازوں کا لُوٹ لینا، فوائد کم اور نقصانات زیادہ ہونا، زلزلوں کا آنا، فیکٹریوں اور مکانوں میں آگ لگ جانا، ڈوب جانا، مال کا چھن جانا، گاڑیوں کا چوری ہونا اور ڈاکے کے واقعات کا زیادہ ہونا، ملک میں دہشت گردی کا ہونا، مال وجان کا محفوظ نہ ہونا، شہروں میں سیاسی، معاشی، مذہبی اور لسانی اختلافات کی بنیاد پر لوگوں کا ایک دوسرے کو قتل کرنا اسی میں شامل ہے۔

اس پر بس نہیں بلکہ انسانوں کو زندہ جلادینا، جسم سے کھال اُتار دینا، ڈرل مشینوں سے انسانی جسم میں سوراخ کرنا، سگرٹوں سے داغ دینا، اغوا برائے تاوان کرنا یہ تمام خشک وتر اور بحرو بر میں فساد ہی کی تو مختلف صورتیں ہیں جو انسان ہی کررہا ہے۔ بحرو بر کنایہ ہے تمام دنیا سے، اس وقت ساری دنیا ہی فساد کی زد میں ہے اِلَّا مَاشَآءَ اللّٰہ جس کو اللہ محفوظ رکھے۔ ہم جنس پرستی کی بنا پر ایڈز کی بیماری کی وبا پھیل گئی ہے۔ فحاشی اور بے حیائی کے سیلاب بدتمیزی سے انسان بے راہ روی کا شکار ہورہا ہے اور زندگی سے سکون اطمینان عنقا ہورہا ہے، کیا انسان کو ہی ان کی سزا بھگتنی نہیں پڑے گی؟ دوسروں کو عذاب میں مبتلا کرکے خود سکون کی نیند سوجانا

کیسے ممکن ہے؟ نظامِ کائنات چلانے والی ذات نے مکافاتِ عمل کا اُصول بھی رکھا ہے، وہ ایسے ہی مواقع پر حرکت میں آتا ہے۔ تب خدا تعالیٰ کی بے آواز لاٹھی عذابِ الٰہی بن کر برستی ہے تو انسان دیکھتا ہی رہ جاتا ہے، اس وقت انسان کے طوطے اُڑ جاتے ہیں، وہ خود کو پہلوان اور بہادر کہلوانے والا حواس باختہ ہوجاتا ہے، ایک چیونٹی کا کاٹنا زہریلے اژدہا کے کاٹنے سے بھی تکلیف میں بڑھ جاتا ہے، وہ سب خاندان والوں میں ہوتا ہوا بھی خود کو تنہا اور بے سہارا پاتا ہے۔ یہ تمام ''فساد'' اللہ تعالیٰ کے احکام سے بغاوت وسرکشی اور اُسوۂ حسنہ ﷺ کی پیروی سے منہ موڑنے کا نتیجہ ہی تو ہے۔ (1)

☆2: وَمَا اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۝ (2)

اور تم کو جو بھی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے کرتوتوں کا نتیجہ ہے اور بہت سی باتوں کو تو وہ معاف فرمادیتا ہے۔

☆3: ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ (3)

پھر ہر شخص کو اس کی کمائی کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور اُن پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

☆4: فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ (4)

اور کیا حال ہوگا جب ہم اُن کو جمع کریں گے جس دن کے واقعہ ہونے میں کوئی شک نہیں اور ہر شخص کو اس کے کیے ہوئے کاموں کی پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔

ان آیات کو دوبارہ پڑھیے، تو یہ بات سمجھنے میں بڑی آسانی ہوگی کہ پریشانیاں اور مصیبتیں آتی کیوں ہیں؟ یقیناً انسان پر ان مصیبتوں کا آنا ظلم نہیں بلکہ قرینِ انصاف معلوم

(1) تلخیص تفسیر تبیان القرآن جلد 9 صفحہ 199 غلام رسول سعیدیؒ، ناشر فرید بک سٹال لاہور

(2) الشوریٰ 42: (3) البقرہ 2: 281

(4) ال عمران 3: 25

ہوتا ہے، تا کہ اس کو بھولا ہوا اپنا خدا یاد آجائے، اگر انسان کو ایک ایک سانس کا حساب دینا پڑ جاتا تو بڑی مشکل ہو جاتی۔ مگر اللہ تعالیٰ کی معاف کر دینے والی ذاتی صفت ہے جس وجہ سے انسان کو رزق مل رہا ہے، سورج کی روشنی پہنچ رہی ہے، بادلوں سے بارش برس رہی ہے، ٹھنڈی ہوائیں آرہی ہیں۔ برے اعمال کا بڑا ہی دخل ہوتا ہے۔

(2) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان:

کیا میں تم کو اس آیت کی خبر نہ دوں جو اللہ کی کتاب میں سب سے افضل ہے، ہمیں رسول اللہ ﷺ نے " وَمَا اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ o " کی تفسیر میں یہ بتایا: اے علی! تم پر جو بیماری آتی ہے یا کوئی سزا ملتی ہے یا دنیا میں کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ تمہارے ہاتھوں کی کرتوتوں کی وجہ سے ہے، اور اللہ تعالیٰ اس سے بہت زیادہ کریم ہے کہ وہ تم کو دوبارہ آخرت میں سزا دے اور اللہ تعالیٰ نے جس گناہ کو دنیا میں ایک بار معاف فرما دیا تو اللہ تعالیٰ اس سے بہت زیادہ حلیم ہے کہ وہ معاف کرنے کے بعد دوبارہ سزا دے۔(1)

حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بندہ کے گناہ زیادہ ہوں اور اس کے ایسے اعمال نہ ہوں جن سے اس کے گناہوں کا کفارہ ہو سکے تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ اس کو غم میں مبتلا کر دیتا ہے تا کہ وہ غم اس کے گناہوں کا کفارہ بن جائے۔(2)

(3) سکون کہاں ہے؟

انسان جب ان پریشانیوں سے دل برداشتہ ہوتا ہے تو سکون کی تلاش میں ہاتھ پاؤں مارتا ہے۔ اِدھر اُدھر دیکھتا ہے، کسی چیز سے بھی سکون نہیں پاتا، خواب آور گولیوں سے بھی نیند آتی ہے نہ سکون ملتا ہے تو ہر طرف سے مایوس ہو کر اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اس

(1) مسند احمد 649 (2) مسند احمد: 25237

نے تو سو قتل کرنے والوں پر بھی اپنا در توبہ کبھی بند نہیں کیا۔ آخر رحمتِ خدا اس کا ہاتھ پکڑتی ہے، قرآن مجید اس کی دستگیری فرماتا ہے، قرآنی آیات کو پڑھنے سے ٹوٹے ہوئے دل کو سہارا ملتا ہے، جو آیت دل گرفتہ انسان کو مایوسی کی دلدل سے نکال کر اُمید کی کرن دکھاتی ہیں، وہ یہ ہے:

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ o (1)

جو لوگ ایمان لائے اور اُن کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہوتے ہیں، جان لو کہ اللہ ہی کے ذکر سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔

دراصل انسانی جسم میں اطمینان روح کا ہی ہے، حواسِ خمسہ کے ذریعے جب انسان کسی چیز کا اضطراب یا اطمینان، نرمی یا سختی، اچھائی یا برائی، گرمی یا سردی، خوبصورتی یا بدصورتی کو محسوس کرتا ہے تو اس احساس کو وہ دماغ تک منتقل کرتا ہے، حواسِ خمسہ کے ذریعے دی جانے والی معلومات کی روشنی میں دماغ فیصلہ کرتا ہے کہ یہ خوشی کا لمحہ ہے یا غمی کا، یہ رونے کی جگہ ہے یا مسکرانے کی گویا خارجی معلومات سے متاثر ہو کر انسان پر یہ کیفیات طاری ہوتی ہیں، ان سب حواس کو فعال اور کارگر بنانے والی طاقت کو روح کہتے ہیں۔ کارخانۂ جسم کے تمام اعضاء کو متحرک رکھنے والی چیز رُوح ہے، رُوح اَمرِ ربّی ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ؕ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ . (2)

اور یہ (کفار) آپ سے رُوح کے بارے میں سوال کرتے ہیں، آپ فرما دیجئے: رُوح میرے رب کے اَمر (حکم) سے ہے۔

یہ رُوح ایسی عظیم طاقت ہے کہ اس کے جسم سے جدا ہونے سے تمام اعضاءِ جسم بے کار ہو جاتے ہیں، روح کے نکلنے سے اسی انسان کو میّت (مردہ) قرار دے کر غسل دے کر اور کفن پہنا کر دفن کر دیا جاتا ہے، اسے ایک دن بھی اپنے گھر میں رکھنا مشکل ہو جاتا ہے،

(1) الرعد 13: 28 (2) بنی اسرائیل 17: 85

پریشانیوں کا حل درود شریف

اس پندرھویں صدی ہجری میں روزانہ کی پریشانیوں سے محفوظ رہنے کے لیے بہترین طریقہ نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھ کر دُعا کرنا بھی ہے جو سوا چودہ صدیوں سے اُمتِ مسلمہ کا معمول چلا آرہا ہے۔ آستانہ عالیہ چشتیہ صابریہ سراجیہ کی طرف سے مریدین و متعلقین، اور متوسلین و محبین کو بھی درود شریف پڑھنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ درود شریف پڑھنے سے نبی پاک، احمدِ مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی محبت اور اطاعت پیدا ہوتی ہے۔ یہ قیامت کے دن قُربتِ مصطفیٰ ﷺ کا واحد بے مثال ذریعہ بھی ہے۔ ہر حاجت کے لیے اس کو پڑھنا از حد مفید سمجھا جاتا ہے، یقیناً اس کے پڑھنے سے دنیا کے غموں کے بادل چھٹ جاتے ہیں، یہ اطمینانِ قلب اور راحت و سکونِ جاں کا باعث ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں درود شریف پڑھنے کا حکم دیا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا o (۱)

بے شک اللہ اور اس کے (سب) فرشتے نبی (مکرم ﷺ) پر درود بھیجتے رہتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) اُن پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔

وظائف کی دنیا میں درود شریف وہ معزز و مکرم وظیفہ ہے جو سب وظائف سے افضل و اعلیٰ ہے۔ اس کے فضائل تعداد و شمار سے باہر ہیں۔ حقیقت میں جب اس کے فضائل سے واقفیت اور آگاہی نصیب ہوتی ہے تو باقی سب وظائف چھوٹ جاتے ہیں۔ جملہ صوفیائے کرام اور اولیائے عظام کا دیگر وظائف کے ساتھ ہزاروں، لاکھوں اور کروڑوں کی تعداد میں درود شریف وظیفہ بھی روزانہ کا معمول ہوتا ہے۔ آپ کے زیر مطالعہ یہ مختصر سا سوانحی

(۱) الاحزاب 33 : 56

مضمون ہے، اس میں طوالت سے بچتے ہوئے درود شریف کے متعلق احادیثِ مبارکہ اور صوفیائے کرام کے مشاہداتی واقعات لکھنے سے گریز کیا جا رہا ہے، یہاں اس کے بارے میں صرف چند آداب اور ضروری گزارشات درج کی جا رہی ہیں:

درود وسلام کے آداب

☆ غسل کرکے یا کم از کم باوضو ہو کر اگر ہو سکے تو قبلہ رُو ہو کر پڑھا جائے۔

☆ حضور پاک ﷺ کی محبت و عشق کے حصول کے لیے پڑھا جائے۔

☆ صاف کپڑے زیب تن کرکے مرشد کی اجازت سے پڑھا جائے۔

☆ گنبدِ خضریٰ کا تصوّر کرکے بہت ہی زیادہ شوق و محبت سے پڑھا جائے۔

☆ ممکن ہو تو فرائض کے بعد خوشبو لگا کر ہر وقت پڑھا جائے۔

☆ حضوری قلب اور جمعیّتِ خاطر سے پڑھا جائے۔

ان مذکورہ بالا آداب کو ملحوظِ خاطر رکھ کر درود شریف پڑھنے والوں کے لیے اُمیدِ واثق ہے کہ وہ نبی مکرم ﷺ کی بارگاہِ رسالت پناہ سے نہ صرف قُربِ خداوندی اور قُربِ مصطفوی ﷺ کی خیرات حاصل کریں گے بلکہ دین و دنیا کے تمام فوائد و ثمرات بھی اسی سے حاصل کریں گے۔

درود شریف لاجواب عمل

اس سے بڑھ کر اور کیا نعمت ہو سکتی ہے کہ اللہ کریم معبود و مسجود ہے، سب اس کی عبادت کرتے ہیں۔ وہ کسی کی عبادت نہیں کرتا، وہ عبادت کرنے سے پاک ہے، کیونکہ وہ معبودِ حقیقی ہے، وہ صرف اپنے محبوب و مطلوب نبی کریم ﷺ پر درود شریف بھیجتا ہے، وہ انسان کی طرح تسبیح لے کر درود شریف پڑھنے سے پاک ہے بلکہ وہ اپنی شان کے لائق ہر لحہ اپنے محبوب کریم کے درجات میں بلندی فرما رہا ہے۔ جیسے وہ چاہتا ہے اپنی کرم نوازیوں کی برسات ہمہ اوقات، بلا انقطاع اور بغیر کسی کمی کے جاری رکھتا ہے۔ اس کے سب فرشتے بھی

تاجدارِ کائنات ﷺ کی رفعتِ شان کے اس عمل میں اس کے ساتھ شریک ہیں، اس کے محبوب اور مکرّم و معظّم نبی ﷺ کی بارگاہ میں حکمِ خداوندی کے مطابق ہدیۂ درود وسلام پیش کرنے سے حکمِ خداوندی کی اطاعت ہوتی ہے اور محبتِ مصطفیٰ ﷺ بھی حاصل ہوتی ہے۔

درود شریف ایک دُعا ہے، اس کے لیے تو زبان کی بھی کوئی پابندی نہیں اردو، انگریزی، فارسی، پشتو، بلوچی، جاپانی اور علاقائی جس زبان میں درود شریف پڑھا جائے قبول ہوتا ہے، اگر انسان کی طبیعت بیٹھ کر پڑھنے پر آمادہ ہو تو بیٹھ کر پڑھ لے، کھڑے ہو کر، ہاتھ باندھ کر یا کھول کر پڑھے تو بھی شریعت میں ایسی کوئی پابندی نہیں ہے۔ نظم یا نثر میں درود شریف پڑھنا اور صیغوں کا انتخاب کرنا بھی ہر بندے کے طبعی ذوق پر منحصر ہے۔ اذان سے پہلے اور اذان کے بعد پڑھنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے بلکہ جس عمل کے اوّل و آخر درود شریف پڑھ لیا جائے اس نیک عمل کو ایک لاریب اور منفرد فضیلت یہ ملتی ہے کہ اس کو قبولیت کی سند مل جاتی ہے۔

دن رات پڑھو، صبح شام پڑھو　　پاک نبی ﷺ پہ درود وسلام پڑھو

اللہ کریم جَلَّ وَعَلَا اپنے محبوب کی اُمت کو بھی درود شریف پڑھنے کا حکم دیتا ہے کہ اس مبارک عمل میں تم میرے اور سب فرشتوں کے ساتھ شریک ہو جاؤ اور سلام پڑھو جس طرح سلام پڑھنے کا حق ہے۔ اس کے پڑھنے پر اپنی طرف سے خواہ مخواہ کی بے جا من مانی پابندیاں نافذ کرنا اور قرآن کے ایک مطلق حکم کو مقیّد کرنا محرومی اور بدبختی کے سوا کچھ نہیں ہے، بلکہ محبوب کریم ﷺ شوق سے پڑھنے والے اپنے اُمتی کے سلام کا جواب ارشاد فرماتے ہیں اور ان کو پہچانتے ہیں۔

درود شریف پڑھنے سے نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے، یہ وہ محبوب ترین عمل ہے جس سے گناہ معاف ہوتے ہیں، درجات بلند ہوتے ہیں، اس کے توسّل سے دُعائیں قبول ہوتی ہیں۔ غم غلط ہوتے ہیں محتاجی کا خاتمہ ہوتا ہے، پریشانیوں کے بادل چھٹ جاتے ہیں، رزق

میں اضافہ ہوتا ہے، دل کو سکون واطمینان نصیب ہوتا ہے۔ بے اولادوں کو اولاد نصیب ہوتی ہے۔ آسمان سے اس کے وسیلے سے بارش نازل ہوتی ہے۔ ہر حاجت کے لیے اس کو پڑھنا مفید ہے۔ بلاشک وشبہ یہ یقینی اور قطعی قبولِ عمل ہے، نماز جیسی ذیشان عبادت ظنّی القبول ہے، یعنی اس کے قبول ہونے میں گمانِ غالب ہے کہ اُمید ہے قبول ہو گئی ہو گی مگر درود وسلام کی قبولیت یقینی اور قطعی ہے، اس کے رَد ہونے کا کوئی اِمکان ہی نہیں کیونکہ اسی عمل کو تو خود اَللّٰہُ جَلَّ وَعَلَا اپنی شان کے مطابق کرتا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ خود ایک عمل کرے، اس کے فرشتے بھی کریں اور دوسروں کو کرنے کا حکم بھی دے، جب دوسرے کریں تو وہ رَد کر دے، یقیناً ایسا نہیں تو وہ درود شریف کو قبول ہی فرماتا ہے۔

رب آپ پڑھدا نالے ملائک پڑھدے نالے پڑھدیاں خلقتاں ساریاں نیں
سیّد فضل درُود توں پڑھ ہر دَم　　رب سُنے گا تیریاں زاریاں نیں

درود شریف تو ایسا مبارک اور اعلیٰ عمل ہے کہ سمندروں اور دریاؤں کی مچھلیاں پانی میں کسی پڑھنے والے سے سن لیں تو دنیا کی آگ اُن پر اثر نہیں کرتی، وہ چولہے کی آگ پر پڑی رہتی ہیں مگر کھانے کے لیے پکتی نہیں ہیں۔ اسی طرح اللہ کی رحمت سے یہ بھی اُمید ہے کہ وہ درود وسلام پڑھنے والے سرکارِ دوعالم ﷺ کے اُمتی کو جہنم کی آگ میں جلنے اور سڑنے سے محفوظ فرمالے گا۔ شہد کی مکھیاں مختلف پھولوں کا رس چوس کر اپنے چھتے میں لاتی ہیں، یہ اور ان کی ملکہ نبی پاک، صاحبِ لولاک ﷺ پر درود شریف پڑھتی ہیں تو وہ متعدد ذائقوں کا حامل رس شہد یعنی بہت میٹھا اور مریضوں کے لیے شفا بن جاتا ہے۔ عین ممکن ہے اُمتِ مسلمہ بھی شوق سے اور کثرت سے درود وسلام پڑھنا شروع کر دے تو اس کی باہمی نفرتیں محبتوں اور اُلفتوں کی مٹھاس میں تبدیل ہو جائیں۔ آمین بِجَاہِ طٰہٰ ویٰسٓ ﷺ

آقائے دوجہاں ﷺ کی بارگاہ میں یہ حاضری کا واحد مؤثر ترین ذریعہ ہے۔ درود وسلام سرکارِ دوعالم ﷺ کی بارگاہ میں پیش ہوتا ہے، محبت سے پڑھنے والوں کا دوردو

سلام نہ صرف خود سنتے ہیں بلکہ اُمتی کو اس کے سلام کے جواب سے سرفراز فرماتے ہیں۔ اللہ
کریم کے اطاعت گزار، کاملین وواصلین اور نیک بزرگ لوگ تو اپنے سلام کا جواب سنتے ہیں
، جب بھی آپ ﷺ ان کو جواب ارشاد فرماتے ہیں۔ اگر عام اُمتی کو اپنے شامتِ اعمال کی
وجہ سے جواب نہ بھی سنا جائے تو کیا یہ شرف کم ہے؟ کہ اس کا اور اس کے باپ دادا کا نام لے
کر اس کا درود شریف محبوبِ دوجہاں ﷺ کی بارگاہ میں فرشتوں کے ذریعے پیش کر دیا جاتا
ہے، اس اُمتی کا نام سرکارِ دوجہاں ﷺ کی بارگاہ میں لیا جاتا ہے۔ اُن کے لیے دور و نزدیک
اور بعید وقریب کا بھی کوئی فرق نہیں، یہ پردے تو ہماری مادی اور انسانی آنکھوں پر پڑے
ہوئے ہیں، وہاں تو ہر چیز روزِ روشن کی طرح عیاں ہے۔

دردِ دل

لہٰذا عصرِ حاضر میں اُمتِ مسلمہ کے تمام مسالک کو اس کے پڑھنے کے طریقوں پر
جھگڑنے کی بجائے اس متفقہ مسئلہ پر خلوص سے پڑھنے پر زور دینے کی ضرورت ہے، درود
شریف پڑھنے کے لیے اپنی طبع کے مطابق جو صیغے چاہیں استعمال کریں، ہزاروں صیغوں اور
طریقوں سے اُمتِ مسلمہ کے علمائے کرام، صوفیائے عظام اور اولیائے کرام درود شریف
پڑھتے اور اپنی کتب میں تحریر کرتے چلے آرہے ہیں۔ ہمیں بھی چاہیے کہ اُمتِ مسلمہ کے وسیع
تر مفاد کی خاطر باہمی مسالک کے درمیان تصادم وتخاصم کی راہ کو ترک کر کے درود شریف
پڑھیں تا کہ ظاہری وباطنی فوائد حاصل کیے جائیں، حصولِ برکت کے لیے ہم بھی ایک بار درود
شریف پڑھتے ہیں۔ اپنی مرضی سے ہر کوئی ہزاروں اور لاکھوں بار درود شریف پڑھ سکتا ہے۔
ہمارے ممدوح شیخ طریقت قبلہ حضرت میاں محمد ضمیر الحق چشتی صابری سراجی (م۔2015ء)
رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه بھی درود شریف پڑھتے تھے۔

صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ

درود ماهی

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ خَيْرَ
اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ پر درود بھیج اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر جو تمام
الْخَلَآئِقِ وَ اَفْضَلِ الْبَشَرِ وَ شَفِيْعِ الْاُمَمِ يَوْمَ
مخلوقات سے بہتر، تمام بشریّت سے افضل، قیامت کے دن تمام اُمتوں کے
الْحَشْرِ وَالنَّشْرِ وَصَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی
سفارش کرنے والے اور درود بھیج ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر اور ہمارے
اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَصَلِّ
سردار حضرت محمد ﷺ کی آل پر جتنے اعداد تجھے معلوم ہیں، اور درود بھیج حضرت
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَصَلِّ
حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر، اور برکتیں اور درود بھیج
عَلٰی جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَصَلِّ عَلٰی كُلِّ
تمام انبیاء اور مرسلین پر، اور درود بھیج تمام
الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ
مقربین فرشتوں پر، اور اللہ (کریم) کے نیک بندوں پر
وَ سَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا ط بِرَحْمَتِكَ
اور زیادہ سے زیادہ سلام بھیج جس طرح سلام بھیجنے کا حق ہے۔ تو اپنی رحمت کے
وَبِفَضْلِكَ وَ بِكَرَمِكَ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ
ساتھ، اور اپنے فضل کے ساتھ، اور اپنے کرم کے ساتھ، اے کرم کرنے والوں میں
بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝ يَا قَدِيْمُ يَا دَآئِمُ
سے سب سے زیادہ کرم کرنے والے، اور اپنی رحمت کے ساتھ اے سب سے زیادہ

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا وِتْرُ یَآ اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا مَنْ لَّمْ

رحم فرمانے والے، اے قدیم! اے دائم! اے حی! اے قیوم! اے وتر! اے یکتا!

یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُواً اَحَد" ۝ بِرَحْمَتِکَ

اے بے نیاز، اے وہ جو نہ کسی کا باپ، نہ کسی بیٹا، اور نہ ہی کوئی اس کی ہمسری

یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط

کرنے والا، تیری رحمت کے ساتھ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے!

☆☆☆☆☆

درودِ مقدّس

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یہ درود شریف شروع کرنے سے پہلے درج ذیل آیتِ مبارکہ ضرور تلاوت کر لیں۔ اس میں سرکار دوجہاں ﷺ کی صفات کے ساتھ آپ کے رؤف ورحیم ہونے کا ذکر موجود ہے۔

لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْل" مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْز" عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْص" عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْ مِنِیْنَ رَءُ وْ ف" رَّحِیْم" ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ط عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝ (۱)

بے شک تمہارے پاس تم میں سے (ایک باعظمت) رسول (ﷺ) تشریف لائے۔ تمہارا تکلیف ومشقت میں پڑنا ان پر سخت گراں (گزرتا) ہے۔ (اے لوگو!) وہ تمہارے لیے (بھلائی اور ہدایت کے) بڑے طالب وآرزو مند رہتے ہیں (اور) مومنوں کے لیے نہایت (ہی) شفیق بے حد رحم فرمانے والے ہیں۔ اگر (ان بے پناہ کرم

(۱) التوبہ 9 : 128، 129

نوازیوں کے باوجود) پھر (بھی) وہ رُوگردانی کریں تو فرما دیجئے: مجھے اللہ کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں اسی پر بھروسہ کیے ہوئے ہوں اور وہ عرشِ عظیم کا مالک ہے۔

یَآ اِلٰھِیْ بِحُرْمَۃِ اَقْوَالِ سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَّاَفْعَالِ

اے اللہ (جل جلالہ)! ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کے اقوال کے صدقے

سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَحْوَالِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحٰبِ

اور سیّدنا محمد ﷺ کے افعال کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کے احوال کے صدقے

سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ ﷺ

اور سیّدنا محمد ﷺ کے صحابہ کرام کے صدقے۔

یَآ اِلٰھِیْ بِحُرْمَۃِ بَدَ نِ سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَّبُطْنِ سَیِّدِ نَا

یاالٰہی جل جلالہ! سیّدنا محمد ﷺ کے جسم اقدس کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کے بطن کے

مُحَمَّدٍ وَّبَرَکٰتِ سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَّ بَیْعَۃِ سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ

صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کی برکت کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کی بیعت کے

وَّبَرَآءِ سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ ﷺ

صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کے بَری ہونے کے صدقے۔

یَآ اِلٰھِیْ بِحُرْمَۃِ تَوَلُّدِ سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَّ تَعَبُّدِ سَیِّدِ نَا

یاالٰہی جل جلالہ! سیّدنا محمد ﷺ کی ولادت کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کی عبادت کرنے

مُحَمَّدٍ وَّتَھَجُّدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ

کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کی تہجد گزاری کے صدقے۔

یَآ اِلٰھِیْ بِحُرْمَۃِ ثَنَآءِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّثَوَابِ سَیِّدِنَا

یاالٰہی جل جلالہ! سیّدنا محمد ﷺ کی تعریف کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کے ثواب کے

مُحَمَّدٍ وَّثِمَالِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ

صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کی فریادرسی کے صدقے۔

يَآ اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ جَلَالِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ جَمَالِ

یاالٰہی ﷻ! سیّدنا محمد ﷺ کے جلال کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کے جمال کے

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّجَلِّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّجِهَةِ سَيِّدِنَا

صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کی بزرگی کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کی جہت کے

مُحَمَّدٍ وَجَعْدِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ

صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کے گیسوئے پاک کے صدقے۔

يَآ اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّحُسْنِ سَيِّدِنَا

یاالٰہی ﷻ! سیّدنا محمد ﷺ کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کے حُسن کے صدقے

مُحَمَّدٍ وَّحَسَنَاتِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّحُرْمَةِ سَيِّدِنَا

اور سیّدنا محمد ﷺ کی نیکیوں کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کی حُرمت کے صدقے

مُحَمَّدٍ وَّحَالِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّحُلْيَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّد

اور سیّدنا محمد ﷺ کے حال کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کے حُلیہ مُبارکہ

ﷺ

کے صدقے۔

يَآ اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّخُلُقِ سَيِّدِنَا

یاالٰہی ﷻ! سیّدنا محمد ﷺ کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کے اَخلاق کے صدقے

مُحَمَّدٍ وَّ خَلْقِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّخُطْبَةِ سَيِّدِنَا

اور سیّدنا محمد ﷺ کی اعلیٰ تخلیق کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کے خطبہ کے

مُحَمَّدٍ وَّخَيْرَاتِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ

صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کی خیرات کے صدقے۔

يَآ اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ دِيْنِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّدِيَانَةِ سَيِّدِنَا

یاالٰہی ﷻ! سیّدنا محمد ﷺ کے دین کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کی دیانت کے

مُحَمَّدٍ وَّ دَوْلَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ دَرَجَاتِ سَيِّدِنَا

صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کی دولت کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کے بلند

مُحَمَّدٍ وَّدُعَآءِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ

درجات کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کی دعا کے صدقے۔

يَآ اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ ذِكْرِ سَيِّدِنَا

یاالٰہی ﷻ! سیّدنا محمد ﷺ کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کے ذکر مبارک

مُحَمَّدٍ وَّذَوْقِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ

کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کے ذوق کے صدقے۔

يَآ اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّرَأْسِ

یاالٰہی ﷻ! سیّدنا محمد ﷺ کی روح مبارکہ کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کے

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّرِزْقِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ رَفِيْقِ

سرِ انور کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کے رزق کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ رِضَآءِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ

کے رفیق کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کی رضا کے صدقے۔

يَآاِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ زُهْدِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّزَهَادَةِ

یاالٰہی ﷻ! سیّدنا محمد ﷺ کے زُھد کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کی

سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ زَهْرَةِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّزِیْنَةِ

قناعت کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کی (بیٹی فاطمہ) زہرہ ؓ کے

سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ

صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کی زینت کے صدقے۔

یَآ اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ سِیَادَةِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّسَعَادَةِ

یاالٰہی ﷻ! سیّدنا محمد ﷺ کی سیادت کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کی سراپائے

سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّسُنَّةِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّسِرِّ سَیِّدِنَا

سعادت ذات کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کی سنّت کے صدقے اور سیّدنا محمد

مُحَمَّدٍ وَّسَلَامِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ

ﷺ کے سِرّ (راز) کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کی سلامتی کے صدقے۔

یَآ اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ شَرْعِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّشَرَفِ

یاالٰہی ﷻ! سیّدنا محمد ﷺ کی شریعت کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کے شرف

سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّشَوْقِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّشَادِیِّ

کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کے شوق کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کی

سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ

شادی (خوشی) کے صدقے۔

یَآ اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ صِدْقِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّصَوْمِ

یاالٰہی ﷻ! سیّدنا محمد ﷺ کی صداقت کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کے روزے

سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّصَلٰوتِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّصَفَآءِ

کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کی رحمتوں (والی دعاؤں) کے صدقے اور سیّدنا

سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ

محمد ﷺ کی صفاء کے صدقے۔

یَآ اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ ضِیَآءِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّضَمِیْرِ

یاالٰہی ﷻ! سیّدنا محمد ﷺ کی ضیاء کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کے ضمیر (باطن)

سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّضِحَآءِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ ضِیَافِ

اور سیّدنا محمد ﷺ کے ہنسنے کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کی مہمان نوازی

سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ۔

کے صدقے۔

یَآ اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ طَلْعَةِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّطَهَارَةِ

یاالٰہی ﷻ! سیّدنا محمد ﷺ کے نظارہ و دیدار کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کی

سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ طُهْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّطَرِیْقِ

طہارت کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کی پاکیزگی کے صدقے اور سیّدنا محمد

سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّطَوَافِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ۔

ﷺ کے راستے کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کے طواف کے صدقے۔

یَآ اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ ظَاهِرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّظَهْرِ

یاالٰہی ﷻ! سیّدنا محمد ﷺ کے ظاہر کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کی پشتِ انور

سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّظِلِّ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّظُهُوْرِ سَیِّدِنَا

کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کے (روحانی) سائے کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ

مُحَمَّدٍ وَّظَفَرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ۔

کے ظہورِ قدسی کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کی کامیابی کے صدقے۔

یَآ اِلٰھِیْ بِحُرْمَۃِ عِشْقِ سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَّعِرْفَانِ

یاالٰہی ﷻ! سیّدنا محمد ﷺ کے عشق کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کے عرفان کے

سَیِّدِنَامُحَمَّدٍ وَّعِلْمِ سَیِّدِنَامُحَمَّدٍ وَّعُلُقِ سَیِّدِنَا

صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کے علم (اوّل وآخر) کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کے

مُحَمَّدٍ وَّعَوْنِ سَیِّدِنَامُحَمَّدٍ ﷺ.

علاقہ کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کی مدد کے صدقے۔

یَآ اِلٰھِیْ بِحُرْمَۃِ غُرْبَۃِ سَیِّدِنَامُحَمَّدٍ وَّغَارِ سَیِّدِنَا

یاالٰہی ﷻ! سیّدنا محمد ﷺ کی غربت (فقر اختیاری) کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ

مُحَمَّدٍ وَّغَرِیْرِ سَیِّدِنَامُحَمَّدٍ وَّغَیْرَۃِ سَیِّدِنَامُحَمَّدٍ

کی غار کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کی چمک کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کی

وَّغَنِیْمَۃِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ

غیرت کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کی غنیمت کے صدقے۔

یَآ اِلٰھِیْ بِحُرْمَۃِ قُرْبِ سَیِّدِنَامُحَمَّدٍ وَّقَدْرِ سَیِّدِنَا

یاالٰہی ﷻ! سیّدنا محمد ﷺ کے قُرب کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کی قدر (شان)

مُحَمَّدٍ وَّقَنَاعَۃِ وَقُوَّۃِ سَیِّدِنَامُحَمَّدٍ ﷺ.

کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کی قناعت وقوّت کے صدقے۔

یَآ اِلٰھِیْ بِحُرْمَۃِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّفَقْرِ سَیِّدِنَامُحَمَّدٍ

یاالٰہی ﷻ! سیّدنا محمد ﷺ کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کے فقر کے صدقے

وَّفِرَاقِ سَیِّدِنَامُحَمَّدٍ وَّفَضْلِ سَیِّدِنَامُحَمَّدٍ وَّ

اور سیّدنا محمد ﷺ کے فراق کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کے فضل کے

فَضِیْلَۃِ سَیِّدِنَامُحَمَّدٍ ﷺ.

صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کی فضیلت کے صدقے۔

یَآ اِلٰھِیْ بِحُرْمَۃِ کَلَامِ سَیِّدِنَامُحَمَّدٍ وَّکَشْفِ

یاالٰہی ﷻ! سیّدنا محمد ﷺ کے کلام کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کے کشف کے

سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّکِیَاسَۃِ سَیِّدِنَامُحَمَّدٍ وَّکِتَابَۃِ

کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کے کیاس (درست اندازے) کے صدقے اور سیّدنا

سَیِّدِنَامُحَمَّدٍ وَّکُنْیَّۃِ سَیِّدِنَامُحَمَّدٍ ﷺ.

محمد ﷺ کی کتابت کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کی کنیّت کے صدقے۔

یَآ اِلٰھِیْ بِحُرْمَۃِ لَیْلِ سَیِّدِنَامُحَمَّدٍ وَّلِقَآءِ سَیِّدِنَا

یاالٰہی ﷻ! سیّدنا محمد ﷺ کی رات کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کی ملاقات کے

مُحَمَّدٍ وَّلِیَاقَۃِ سَیِّدِنَامُحَمَّدٍ ﷺ.

صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کی لیاقت کے صدقے۔

یَآ اِلٰھِیْ بِحُرْمَۃِ مِعْرَاجِ سَیِّدِنَامُحَمَّدٍ وَّمُجَاھَدَاتِ

یاالٰہی ﷻ! سیّدنا محمد ﷺ کے معراج کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کے مجاہدات کے

سَیِّدِنَامُحَمَّدٍ وَّمُشَاھَدَاتِ سَیِّدِنَامُحَمَّدٍ وَّمُلَاحَظِ

اور سیّدنا محمد ﷺ کے مشاہدات کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کے ملاحظہ فرمانے

سَیِّدِنَامُحَمَّدٍ وَّمَسَاحَۃِ سَیِّدِنَامُحَمَّدٍ ﷺ.

کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کے چھونے کے صدقے۔

یَآ اِلٰھِیْ بِحُرْمَۃِ نُوْرِ سَیِّدِنَامُحَمَّدٍ وَّنَوَالِ سَیِّدِنَا

یاالٰہی ﷻ! سیّدنا محمد ﷺ کے نور کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کی عطا کے صدقے

مُحَمَّدٍ وَّنَصِيرِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّنَفِيرِ سَيِّدِنَامُحَمَّدٍ

اور سیّدنا محمد ﷺ کے مدد فرمانے کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کے (اللہ کے

ﷺ .

دشمنوں) سے نفرت فرمانے کے صدقے۔

يَآ اِلٰهِىْ بِحُرْمَةِ وَدُوْدِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّوَقَآءِ سَيِّدِنَا

یاالٰہی جل جلالہ! سیّدنا محمد ﷺ کی مودّت کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کے خوفِ خدا کے

مُحَمَّدٍ وَّوَجُوْدِ سَيِّدِنَامُحَمَّدٍ وَّوَدِيْعَةِ سَيِّدِنَامُحَمَّدٍ

صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کے وجودِ مسعود کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کی ودیعت

ﷺ

کے صدقے۔

يَآ اِلٰهِىْ بِحُرْمَةِ هِمَّةِ سَيِّدِنَامُحَمَّدٍ وَّهِدَايَةِ سَيِّدِنَا

یاالٰہی جل جلالہ! سیّدنا محمد ﷺ کی ہمّت کے صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کی ہدایت کے

مُحَمَّدٍ وَّهَدْيَةِ سَيِّدِنَامُحَمَّدٍ ﷺ

صدقے اور سیّدنا محمد ﷺ کے ہدیہ دینے کے صدقے۔

يَآ اِلٰهِىْ بِحُرْمَةِ يُتْمِ سَيِّدِنَامُحَمَّدٍ وَّيُسْرِ سَيِّدِنَا

یاالٰہی جل جلالہ! سیّدنا محمد ﷺ کی دُرِّ یتیمی (حالتِ یکتائی) کے صدقے اور سیّدنا محمد

مُحَمَّدٍ ﷺ ط

ﷺ کی آسانی (اُمت کے حق میں) فرمانے کے صدقے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ

عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَسَلَّمَ بِعَدَدِ مَا هُوَ

تعالیٰ درود بھیجے آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام

اَلْمَكْتُوْبُ فِى اللَّوْحِ وَ الْقَلَمِ فِىْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ

پر اور سلام بھیجے جو کچھ لوح وقلم میں لکھا ہوا ہے اس کی تعداد کے برابر

وَّسَاعَةٍ وَّ نَفْسٍ وَّمَحْيَا اَلْفَ اَلْفَ اَلْفِ مِائَةِ اَلْفِ مَرَّةٍ

ہر دن رات کی ہر ساعت میں ہر جان اور ہر زندہ ہزار ہزار ہزار اور سو (۱۰۰) ہزار بار

اِلٰى يَوْمِ الْعِلْمِ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

پر معلوم (قیامت) دن تک۔ سنو! بے شک اللہ کے دوستوں کو کوئی خوف نہیں

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ٥ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ اے ارحم الراحمین تیری رحمت کے صدقے۔

☆☆☆☆☆

دل بدست آور که حج اکبر است

از هزاران کعبه یک دل بهتر است

﴿مولانا رومؒ﴾

دل کا ہاتھ میں آجانا حجِ اکبر ہے بلکہ ہزاروں بار کعبہ کی زیارت سے بھی بہتر ہے۔

درود تاج

بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا وَ مَوْ لَانَا مُحَمَّدٍ

یا اللہ ﷻ تو درود بھیج ہمارے سردار و مولا حضرت محمد ﷺ پر (جو)

صَاحِبِ التَّاجِ وَ الْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ o

تاج والے ہیں ، اور معراج والے اور براق والے اور پرچم والے ہیں۔

دَافِعِ الْبَلَآءِ وَالْوَبَآءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ o

جو بلاؤں اور وباؤں اور قحط اور مرض اور تکلیفوں کو دور کرنے والے ہیں۔

اِسْمُهٗ مَکْتُوْب" مَّرْفُوْع" مَّشْفُوْع" مَّنْقُوْش"

اُن کا اسم گرامی تحریر شدہ ، بلند کیا ہوا، سفارش قبول کیا ہوا، نقش شدہ ہے

فِی اللَّوْحِ وَ الْقَلَمِ o سَیِّدِ الْعَرَبِ وَ الْعَجَمِ o

لوح و قلم میں ۔ (وہ) عرب و عجم کے سردار ہیں،

جِسْمُهٗ مُقَدَّس" مُعَطَّر" مُنَوَّر" فِی الْبَیْتِ وَ

اُن کا جسم مقدّس ، معطّر ، منوّر گھر میں اور حرم (کعبہ میں) ہے۔

الْحَرَمِ o شَمْسِ الضُّحٰی o بَدْرِ الدُّجٰی صَدْرِ

(وہ) آفتابِ چاشت، تاریکی میں چودھویں کا چاند، بلندیوں کے صدر،

الْعُلٰی o نُوْرِ الْهُدٰی o کَهْفِ الْوَرٰی o مِصْبَاحِ

ہدایت کے نور ، دور کی گہرائی رکھنے والے ، تاریکیوں کے چراغ۔

الظُّلَمِ o جَمِیْلِ الشِّیَمِ شَفِیْعِ الْاُمَمِ o

نیک اطوار کے مالک اُمتوں کے سفارش کرنے والے۔

صَاحِبِ الْجُوْدِ وَ الْکَرَمِ o وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ o

جو دوکرم کے مالک، اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرمانے والا،

وَ جِبْرِیْلُ خَادِمُهٗ o وَ الْبُرَاقُ مَرْکَبُهٗ o

اور جبریل (امین) ان کے خادم ہیں ، براق اُن کی سواری ہے،

وَ الْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ وَفَوْقَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی مَقَامُهٗ o ☆

معراج اُن کا سفر ہے، سدرۃ المنتہیٰ سے اوپر اُن کا مقام ہے،

وَقَابَ قَوْسَیْنِ مَطْلُوْبُهٗ o وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ

اور قاب قوسین پر وہ مطلوب ہیں، وہاں مطلوب ہونا ہی اُن کا مقصود ہے۔

وَ الْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ o سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ o

اور مقصود وہاں موجود ہے ،سیّد المرسلین،

خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ o شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ o اَنِیْسِ الْغَرِیْبِیْنَ

خاتم النبیّین، گنہگاروں کے سفارش فرمانے والے، غریبوں سے اُنس

رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ o رَاحَةِ الْعَاشِقِیْنَ o مُرَادِ

فرمانے والے، تمام جہانوں کی رحمت، عاشقوں کی راحت، مشتاقوں

الْمُشْتَاقِیْنَ o شَمْسِ الْعَارِفِیْنَ o سِرَاجِ السَّالِکِیْنَ

کی مراد، آفتابِ عارفین ، چراغِ سالکین،

مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِیْنَ o مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَ الْغُرَبَآءِ

مقربین کے چراغ (سحر) فقراء اور غرباء اور مساکین سے محبت

☆ بعض صوفیائے کرام نے یہاں فوق (بلند) کا کلمہ زیادہ کیا ہے۔

وَالْمَسَاكِيْنَ o سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ o اِمَامِ

کرنے والے، جن وانس کے سردار، حرمِ کعبہ مکرمہ وحرم مدینہ منورہ کے نبی، دو

الْقِبْلَتَيْنِ o وَسِيْلَتِنَا فِى الدَّارَيْنِ O صَاحِبِ قَابَ

قبلوں (بیت المقدس، خانہ کعبہ) کے امام، دونوں جہانوں میں ہمارے وسیلہ، قاب

قَوْسَيْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَ رَبِّ الْمَغْرِبَيْنِ

قوسین والے، دونوں مشرقوں کے رب اور دونوں مغربوں کے رب کے محبوب،

جَدِّ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ مَوْلٰنَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ اَبِى

حسن وحسین کے جدِّ امجد (نانا)، ہمارے مولیٰ اور جن وانس کے مولیٰ،

الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ نُوْرٍ مِّنْ نُوْرِ اللّٰهِ ط

ابوالقاسم محمد بن عبداللہ (جو اس کی شان کے لائق) نور ہیں اللہ تعالیٰ کے نور

يَآ يُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ ☆ صَلُّوْا عَلَيْهِ

سے۔ اے اس کے جمال کے نور کے مشتاقو! آپ ﷺ پر اور آپ کی آل پر

وَ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا o

اور آپ کے اصحاب پر درود بھیجو اور سلام پڑھو جس طرح سلام پڑھنے کا حق ہے۔

❁❁❁❁❁

☆

بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِهٖ
كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهٖ
حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ
صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

دورود لکھی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِ نَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

یاالٰہی! ﷻ تو درود اور سلام بھیج سیّد نا و مولانا محمد ﷺ پر

وَ عَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ۢ بِعَدَدِ رَحْمَةِ اللّٰهِ .اَللّٰهُمَّ

اور سیّدنا محمد ﷺ کی آل پر اللہ کی رحمت کی تعداد کے مطابق۔ یاالٰہی ﷻ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى

تو درود اور سلام بھیج سیّدنا و مولانا محمد ﷺ پر اور سیّدنا محمد ﷺ

اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ۢ بِعَدَدِ فَضْلِ اللّٰهِ . اَللّٰهُمَّ صَلِّ

کی آل پر اللہ تعالیٰ کے فضل کے مطابق۔ یاالٰہی ﷻ تو درود اور سلام

وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ

بھیج سیّدنا و مولانا محمد ﷺ پر اور سیّدنا محمد ﷺ کی آل پر

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ خَلْقِ اللّٰهِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

اللہ کی مخلوق کی تعداد کے برابر۔ یا الٰہی! ﷻ تو درود اور سلام بھیج

عَلٰٓى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا

سیّدنا و مولانا محمد ﷺ پر اور سیّدنا محمد ﷺ کی آل پر

مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ عِلْمِ اللّٰهِ . اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰٓى

اللہ کے علم کے مطابق۔ یاالٰہی! ﷻ تو درود اور سلام بھیج

سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

سیّدنا و مولانا محمد ﷺ پر اور سیّدنا محمد ﷺ کی آل پر

بِعَدَدِ كَلِمَاتِ اللّٰهِ . اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِ نَا
اللہ کے کلمات کی تعداد کے مطابق۔ یاالٰہی ﷻ تو درود اور سلام بھیج سیّدنا
وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍوَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كَرَمِ
ومولانا محمد ﷺ پر اور سیّدنا محمد ﷺ کی آل پر اللہ تعالیٰ کے کرم کی تعداد کے
اللّٰهِ . اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا
مطابق ۔ یاالٰہی !ﷻ تو درود اور سلام بھیج سیدّناومولانا محمد ﷺ پر
مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِ نَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ حُرُوْفِ
اور سیّدنا محمد ﷺ کی آل پر اللہ تعالیٰ کے کلام کے حروف کی
كَلَامِ اللّٰهِ . اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
تعداد کے مطابق ۔ یا الٰہی!ﷻ تو درود اور سلام بھیج سیدّنا
وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِ نَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ
و مولانا محمد ﷺ پر اور سیّدنا محمد ﷺ کی آل پر بارش کے قطروں کی
قَطَرَاتِ الْاَمْطَارِ . اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
تعداد کے مطابق ۔ یا الٰہی ! ﷻ تو درود اور سلام بھیج
سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ م
سیّدنا و مولانا محمد ﷺ پر اور سیّدنا محمد ﷺ کی آل پر درختوں
بِعَدَدِ اَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ . اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى
کے پتوں کی تعداد کے مطابق ۔ یاالٰہی !ﷻ تو درود اور سلام بھیج
سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
سیّدنا و مولانا محمد ﷺ پر اور سیّدنا محمد ﷺ کی آل پر چٹیل میدانوں

بِعَدَدِ رَمْلِ الْقِفَارِ . اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِ نَا
کی ریت کے ذرّات کے برابر۔ یاالٰہی ﷻ تو درود اور سلام بھیج
وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِ نَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَا
سیّدنا محمد ﷺ پر اور سیّدنا محمد ﷺ کی آل پر سمندروں کی مخلوقات
خُلِقَ فِي الْبِحَارِ . اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
کی تعداد کے مطابق ۔ یا الٰہی! ﷻ تو درود اور سلام بھیج سیّدنا
وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِ نَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ
محمد ﷺ پر اور سیّدنا محمد ﷺ کی آل پر دانوں اور پھلوں کی
اَلْحُبُوْبِ وَالثِّمَارِ . اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
تعداد کے مطابق ۔ یاالٰہی ! ﷻ تو درود اور سلام بھیج سیّدنا
سَيِّدِ نَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِ نَا مُحَمَّدٍ
محمد ﷺ پر اور سیّدنا محمد ﷺ کی آل پر دن اور رات کی
بِعَدَدِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ . اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
تعداد کے مطابق ۔ یا الٰہی! ﷻ تو درود اور سلام بھیج
سَيِّدِ نَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ م
سیّدنا و مولانا محمد ﷺ پر اور سیّدنا محمد ﷺ کی آل پر راتیں جس
بِعَدَدِ مَا اَظْلَمَ عَلَيْهِ الَّيْلُ وَ اَشْرَقَ عَلَيْهِ النَّهَارُ .
پر تاریک ہو گئیں اور دن جس پر روشن ہو گئے۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
یا الٰہی ! ﷻ تو درود اور سلام بھیج سیّدنا ومولانا محمد ﷺ پر

وَّ عَلٰیٓ اٰلِ سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ م بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ .

اور سیّدنا محمد ﷺ کی آل پر درود پڑھنے والوں کی تعداد کے مطابق۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

یا الٰہی ﷻ تو درود اور سلام بھیج سیّدنا و مولانا محمد ﷺ پر

وَّ عَلٰیٓ اٰلِ سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ .

اورسیّدنا محمد ﷺ کی آل پر درود نہ پڑھنے والوں کی تعداد کے مطابق۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ

یا الٰہی ﷻ تو درود اور سلام بھیج سیّدنا و مولانا محمد ﷺ پر

عَلٰیٓ اٰلِ سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ م بِعَدَدِ اَنْفَاسِ الْخَلَائِقِ .

اورسیّدنا محمد ﷺ کی آل پر سانس لینے والی مخلوقات کی تعداد کے مطابق۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

یا الٰہی ﷻ تو درود اور سلام بھیج سیّدنا و مولانا محمد ﷺ پر

وَّ عَلٰیٓ اٰلِ سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ م بِعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمٰوٰتِ.

اور سیّدنا محمد ﷺ کی آل پر آسمان کے تاروں کی تعداد کے مطابق۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

یا الٰہی ﷻ تو درود اور سلام بھیج سیّدنا و مولانا محمد ﷺ پر

وَّ عَلٰیٓ اٰلِ سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ م بِعَدَدِ کُلِّ شَیْءٍ فِی

اور سیّدنا محمد ﷺ کی آل پر دنیا اور آخرت کی ہر چیز کی تعداد کے مطابق

الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ مَلٰٓئِکَتِہٖ

اللہ تعالی کی رحمتیں اور اس کے فرشتوں کی اور اس کے

وَ اَنْبِیَآئِہٖ وَ رُسُلِہٖ وَ جَمِیْعِ الْخَلَآئِقِ عَلٰی سَیِّدِ

نبیوں کی اور اس کے رسولوں کی اور تمام مخلوقات کی تعداد کے مطابق (درود

الْمُرْسَلِیْنَ وَ اِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَ قَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ

بھیج) تمام رسولوں کے سردار اور متقیوں کے امام اور چمکتے ہوئے چہروں

وَشَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰیٓ

والوں کے قائد سیّدنا و مولانا محمد ﷺ پر اور آپ

اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ اَزْوَاجِہٖ وَ ذُرِّیَّتِہٖ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَاَھْلِ

کی آل پر اور آپ کے صحابہ کرام پر اور آپ کی بیویوں پر اور آپ کی اولاد پر

طَاعَتِکَ اَجْمَعِیْنَ مِنْ اَھْلِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِیْنَ

اور آپ کے اہلِ بیت پر اور تمام آسمانوں اور زمینوں میں آپ کی اطاعت کرنے

بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَیَآ اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ

والوں پر رحمت فرما: اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے اور اے کرم کرنے!

وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ

والوں میں سے سب سے زیادہ کرم کرنے والے اور اللہ درود بھیجے سیّدنا محمد ﷺ

اَجْمَعِیْنَ وَ سَلَّمَ تَسْلِیْمًا دَآئِمًا اَبَدًا کَثِیْرًا ط

پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے تمام اصحاب پر اور خوب سلام بھیجے ہمیشہ ہمیشہ

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ o ☆☆☆

کے لیے بہت زیادہ اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

نوٹ: درود لکھی کے بارے میں یہ بات معروف ہے کہ برِصغیر کے مشہور زمانہ علم دوست اور رعایا پرور بادشاہ سلطان محمود غزنوی اس درود شریف کو وردِ زبان رکھتے اور جو درود شریف کے فضائل کتب میں موجود ہیں جو وہ نظامِ سلطنت چلانے میں حاصل کرتے تھے۔ ❁❁❁

صَلاةً تُنَجِّيُنَا

یہ درود شریف اُمتِ مسلمہ میں **درودِ تُنَجِّینَا** کے نام سے مشہور ہے، اس کی برکات بیان سے باہر ہیں۔ ہر مشکل اور ہر مصیبت کو دور کرنے کے لیے اس کو ایک سو(100) بار پڑھنا بڑا ہی مجرب اور فائدہ بخش ہے۔ پانچ (500)، ہزار(1000) بار یا جتنی خوشی ہو منّت مان کر بھی پڑھا جاسکتا ہے، ان شاء اللہ منّت پوری ہوتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنَجِّيُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ

اے اللہ! تو ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ پر ایسا درود بھیج جس کی برکت سے تو ہمیں

الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِىُ لَنَا بِهَا جَمِيعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا

تمام خوفوں اور تمام آفتوں سے نجات دے دے، اور تو اس کے باعث ہماری ساری

بِهَا مِنْ جَمِيعِ السَّيِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَآ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا

حاجتیں پوری فرمادے، اور تو اس کی برکت سے ہمیں تمام گناہوں سے پاک کردے،

اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ

اور تو ہمیں اس کی برکت سے اعلیٰ درجات پر بلند کردے، اور تو ہمیں اس کی برکت سے

اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ" O

انتہائی درجوں پر پہنچادے، تمام خیرات سے دنیا اور آخرت میں۔ بے شک تو ہر چیز پر کامل قدرت رکھنے والا ہے۔

☆☆☆☆☆

دعائے گنج العرش

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک بادشاہ ہر عیب سے پاک

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک غالب زخموں پر مرہم رکھنے والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الرَّءُوْفُ الرَّحِيْمُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک نہایت مہربان رحم کرنے والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک بخشنے والا رحم کرنے والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْكَرِيْمُ الْحَكِيْمُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک کرم کرنے والا حکمت والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْقَوِىُّ الْوَفِىُّ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک توانا و فادار

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک بڑا مہربان ہر چیز سے باخبر

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الصَّمَدُ الْمَعْبُوْدُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک بے نیاز معبود حقیقی

لآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلْغَفُوْرُ اَلْوَدُوْدُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک بہت بخشنے والا، محبت کرنے والا

لآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلْوَكِيْلُ اَلْكَفِيْلُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک کارساز کفالت کرنے والا

لآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلرَّقِيْبُ اَلْحَفِيْظُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک نگاہ رکھنے والا، سب کا محافظ

لآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلدَّائِمُ اَلْقَائِمُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک ہمیشہ رہنے والا، قائم کرنے والا

لآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلْمُحْيِ اَلْمُمِيْتُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک زندہ کرنے والا، مارنے والا

لآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلْحَيُّ اَلْقَيُّوْمُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک خود زندہ، دوسروں کو قائم کرنے والا

لآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلْخَالِقُ اَلْبَارِئُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک پیدا کرنے والا، بنانے والا

لآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلْعَلِيُّ اَلْعَظِيْمُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک بلند عظمت والا

لآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلْوَاحِدُ اَلْاَحَدُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک اکیلا یکتا

لآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلْمُؤْمِنُ اَلْمُهَيْمِنُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک امن دینے والا نگہبان

لآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلْحَسِيْبُ اَلشَّهِيْدُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک، کفایت کرنے والا، ہر چیز کا مشاہدہ کرنے والا

لآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلْحَلِيْمُ اَلْكَرِيْمُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک بردبار کرم کرنے والا

لآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلْاَوَّلُ اَلْقَدِيْمُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک سب سے اول قدیم

لآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلْاَوَّلُ اَلْاٰخِرُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک سب سے اول سب سے پیچھے

لآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلظَّاهِرُ اَلْبَاطِنُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک آشکارا پوشیدہ

لآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلْكَبِيْرُ اَلْمُتَعَالُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک سب سے بڑا، سب سے بلند

لآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلْقَاضِيُّ اَلْحَاجَاتُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک تمام ضروریات پوری کرنے والا

لآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلرَّحْمٰنُ اَلرَّحِيْمُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا

لآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک عرشِ عظیم کا رب

لآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک میرا پروردگار بلند

لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلْبُرْهَانُ اَلسُّلْطَانُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک سب پر غالب دلیل

لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلسَّمِيْعُ اَلْبَصِيْرُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک سب کچھ سننے دیکھنے والا

لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلْوَاحِدُ اَلْقَهَّارُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک اکیلا طاقت ور

لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلْعَلِيْمُ اَلْحَكِيْمُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک سب کچھ جاننے والا حکمت والا

لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلسَّتَارُ اَلْغَفَّارُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک سب کچھ چھپانے والا پردہ ڈالنے والا

لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلرَّحْمٰنُ اَلدَّيَانُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک نہایت مہربان خوب بدلہ دینے والا

لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلْكَبِيْرُ اَلْاَكْبَرُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک بہت بڑا سب سے بڑا

لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلْغَفُوْرُ اَلشَّكُوْرُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک پردہ ڈالنے ولا بڑا قدردان

لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلْعَظِيْمُ اَلْعَلِيْمُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک سب سے بڑا جاننے والا

لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ ذِى الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک بادشاہتوں اور ملکوت والا

لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ ذِى الْعِزَّةِ الْعَظْمَةِ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک عزت وعظمت والا

لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلْعَلِيْمُ اَلْعَلَّامُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک سب کچھ بذات خود جاننے والا

لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلشَّافِىُّ الْكَافِىُّ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک ہر چیز کی کافی شفا دینے والا

لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلْعَظِيْمُ الْبَاقِىُّ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک عظیم ہمیشہ رہنے والا

لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلصَّمَدُ اَلْاَحَدُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک بے نیاز اکیلا

لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ رَبُّ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتِ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک زمین وآسمان کا رب

لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ خَالِقُ الْمَخْلُوْقَاتِ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک تمام مخلوقات کو پیدا کرنے والا

لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ مَنْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک جس نے دن اور رات کو بنایا

لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلْخَالِقُ اَلرَّازِقُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک سب کو پیدا کرنے والا رزق دینے والا

لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلْفَتَّاحُ اَلْعَلِيْمُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک کھولنے والا سب کچھ جاننے والا

لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلْعَزِيْزُ اَلْغَنِىُّ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک غالب غنی

لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ ذِى الْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک ہیبت اور قدرت والا

لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ ذِى الْكِبْرِيَآءِ وَالْجَبَرُوْتُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک کبریائی اور جبروت والا

لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ السَّتَّارُ اَلْعَظِيْمُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک چھپانے والا عظمت والا

لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلْعَالِمُ اَلْغَيْبُ .

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک ہر غیب کو بذات خود جاننے والا

لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلْحَمِيْدُ اَلْمَجِيْدُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک تعریف کیا ہوا بزرگی والا

لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلْحَكِيْمُ اَلْقَدِيْمُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک حکمت والا قدیم

لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلْقَادِرُ السَّتَّارُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک قدرت والا سب کچھ چھپانے والا

لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلسَّمِيْعُ اَلْعَلِيْمُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک سننے والا جاننے والا

لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلْغَنِىُّ اَلْعَظِيْمُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک غنی عظمت والا

لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلْعَلَّامُ اَلسَّلَامُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک سب کچھ جاننے والا سلامتی والا

لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلْمَلِكُ النَّصِيْرُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک سب سے بڑا بادشاہ مددگار

لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلْغَنِىُّ اَلرَّحْمٰنُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک غنی نہایت مہربان

لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ قَرِيْبُ الْحَسَنَاتِ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک نیکوکاروں کے قریب

لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ وَلِىُّ الْحَسَنَاتِ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک نیکوکاروں کا دوست

لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلصَّبُوْرُ اَلسَّتَّارُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک بڑا تحمل کرنے والا چھپانے والا

لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلْخَالِقُ النُّوْرُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک پیدا کرنے والا نور

لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلْغَنِىُّ اَلْمُعْجِزُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک غنی سب کو عاجز کرنے والا

لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلْفَاضِلُ اَلشَّكُوْرُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک فضیلت دینے والا قدردان

لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلْغَنِىُّ اَلْقَدِيْمُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک غنی قدیم

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ ذِی الْجَلَالِ الْمُبِیْنُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک روشن جلال والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلْخَالِصُ الْمُخْلِصُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک خالص مخلص

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ صَادِقُ الْوَعْدِ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک وعدے کا سچا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلْحَقُّ الْمُبِیْنُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک روشن حق

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ ذِی الْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک قوت ومتانت والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک غالب قوت والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک بذات خود غیبوں کو جاننے والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک زندہ جس کو موت نہیں

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ سَتَّارُ الْعُیُوْبُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک عیبوں کو چھپانے والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلْغُفْرَانُ الْمُسْتَعَانُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک بخشنے والا جس سے ہر کوئی مدد مانگے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک تمام جہانوں کا رب

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلرَّحْمٰنُ السَّتَّارُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک نہایت مہربان چھپانے والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلرَّحِیْمُ الْغَفَّارُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک نہایت رحم کرنے والا بخشنے والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلْعَزِیْزُ الْوَهَّابُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک سب پر غالب عطا کرنے والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک قدرت والا قوت والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ ذِی الْغُفْرَانِ الْحَلِیْمُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک بخشنے والا بردبار

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلْمَلِكُ الْمُلْكُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک ملکوں کا بادشاہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلْبَارِیُٔ الْمُصَوِّرُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک پیدا کرنے والا تصویر بنانے والا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک ٹوٹے دلوں کو جوڑنے والا متکبر

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَللّٰهُ عَمَّا یَصِفُوْنَ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک۔ اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے جو وہ کہتے ہیں۔

لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلْقُدُّوْسُ اَلسَّبُوْحُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک ہر عیب سے پاک تسبیح قبول کرنا

لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ ذِی الْاَ لَآءِ وَالنَّعْمَآءِ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک نشانیوں اور نعمتوں والا

لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلْمَلِکُ اَلْمَقْصُوْدُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک حقیقی بادشاہ مقصود

لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اَلْحَنَّانُ اَلْمَنَّانُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پاک بڑا مہربان خوب احسان کرنے والا

لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اٰدَمُ صَفِیُّ اللّٰهِ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں آدم صفی اللہ ہیں۔

لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نُوْحُ نَجِیُّ اللّٰهِ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں نوح نجی اللہ ہیں۔

لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِبْرَاهِیْمُ خَلِیْلُ اللّٰهِ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ابراہیم خلیل اللہ ہیں۔

لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِسْمٰعِیْلُ ذَبِیْحُ اللّٰهِ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اسماعیل ذبیح اللہ ہیں۔

لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُوْسٰی کَلِیْمُ اللّٰهِ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں موسیٰ کلیم اللہ ہیں۔

لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَاوٗدُ خَلِیْفَةُ اللّٰهِ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں داؤد خلیفۃ اللہ ہیں۔

لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عِیْسٰی رُوْحُ اللّٰهِ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں عیسیٰ روح اللہ ہیں۔

لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں **محمد** رسول اللہ ہیں۔

صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ وَنُوْرِ عَرْشِهٖ اَفْضَلِ

اللہ تعالیٰ درود بھیجے اپنی سب سے بہتر مخلوق پر اور اپنے عرش کے نور پر انبیاء و

الْاَنْبِیَآءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ حَبِیْبِنَا وَسَیِّدِنَا وَسَنَدِنَا

مرسلین میں سے افضل، ہمارے حبیب ہمارے آقا اور ہمارے لیے سند

وَشَفِیْعِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ

اور ہمارے شفیع اور ہمارے مولیٰ **محمد** پر اور آپ کی آل پر اور آپ

اَجْمَعِیْنَ ط بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ.

کے تمام صحابہ کرام پر۔ تو رحمت فرمائے ارحم الراحمین۔

❁❁❁❁❁
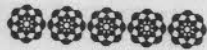
حضرت علی کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو میرے اہلِ بیت کے ساتھ اچھا سلوک کرے گا میں قیامت کے دن اُس کو اِس کا بدلہ دوں گا۔

(ابنِ عساکر، مکتوباتِ مجدّد الف ثانیؒ مکتوب نمبر 36)

ترکیب فاتحہ شریف قادریہ

اوّل آخر درودشریف قادریہ ۱۱،۱۱ بار:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہٖ وَسَلِّمْ۔

☆ ایک بارالحمدشریف ☆ ایک بارآیتُ الکرسی

☆ سات بارسورہِ اخلاص پڑھ کرباارواحِ پاک سیّدالمرسلین ﷺ انبیاء و مرسلین ،آل پاک اطہار ،ازواجِ مطہرات ،صحابہ کرام اور بزرگانِ عظام سلسلہ ھٰذا کوایصالِ ثواب کریں،اگر مرشد پاک زندہ ہوں تواُن کی سلامتی کی دعا کریں ، یارانِ طریقت اوراحبابِ سلسلہ کی سلامتی کی دعا کریں۔ ارواحِ بزرگانِ دین کے واسطے سے فیضانِ الٰہی کے حصول کی دعا کر کے اَلْحَمْدُ شریف اور آیت :نَصْرٌ" مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ" قَرِیْبٌ"وَّبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ط فَاللّٰہُ خَیْرٌ" حَافِظًا ط وَّھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ پڑھیں۔

❁❁❁❁❁

﴿اورادِ روز مرہ﴾

فجر کی سنت وفرض کے درمیان:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ

ستر(70) بار پڑھیں۔فرضوں کے بعد:

☆ یَا رَحْمٰنُ دوسو(200) بار

☆ یَا رَحِیْمُ دوسو(200) بار

☆ یَا حَلِیْمُ دوسو(200) بار پڑھیں۔

﴿پنج گنج﴾

بعدازنمازفجر یَا عَزِیْزُ ۱۱۱ بار یَا اَللّٰہُ ۱۱۱ بار

بعدازنمازظہر یَا کَرِیْمُ ۱۱۱ بار یَا اَللّٰہُ ۱۱۱ بار

بعدازنمازعصر یَا جَبَّارُ ۱۱۱ بار یَا اَللّٰہُ ۱۱۱ بار

بعدازنمازِمغرب یَا سَتَّارُ ۱۱۱ بار یَا اَللّٰہُ ۱۱۱ بار

بعدازنمازِعشاء یَا غَفَّارُ ۱۱۱ بار یَا اَللّٰہُ ۱۱۱ بار

سوتے وقت درودشریف قادریہ ۱۱۱ بار پڑھیں۔

نیز سونے سے قبل درود چشتیہ ۱۱۱ بار پڑھیں۔

☆☆☆☆☆

﴿افکارسراجیہ﴾

☆ زندگی ہے توعلم میں ☆ راحت ہے تومعرفت میں

☆ شوق ہے تومحبت میں ☆ ذوق ہے توذکر میں

☆ یادرکھو : **حضوری** صرف تنہائی میں ذکرالٰہی کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔

﴿فرمان بابافریدُ الدّین مسعودگنج شکرؒ﴾

☆☆☆

استخارہ کا طریقہ

کسی بھی نیک کام یعنی شادی، تجارت، نوکری، داخلہ، بیرونِ ملک سفر اور کسی جائز مقصد کے لیے اللہ کریم سے خیر کی طلب کرنے کے لیے استخارہ کیا جاسکتا ہے۔ استخارہ کی دعا کو درج ذیل طریقے سے پڑھنا مفید خیال کیا جاتا ہے، لیکن یہ بات یاد رکھیں جس کو ضرورت ہو وہ خود استخارہ کرے۔ کسی سے استخارہ کروانا زیادہ مفید نہیں، خود کرنا ہی اچھا ہے۔ جس کو تکلیف ہو وہی روئے تو اچھا لگتا ہے۔

عشاء کی نماز کے بعد سونے سے قبل دو رکعت نماز نفل ادا کریں۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ الکافرون (قُلۡ یٰۤاَیُّهَا الۡكٰفِرُوۡنَ ..... الخ) پڑھیں۔ دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص (قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَد" ..... الخ) پڑھیں۔ اس کے بعد سجدہ میں سر رکھیں اور اول و آخر درودِ خضری ۱۱، ۱۱ بار پڑھیں اور درج ذیل دعائے استخارہ اگر زبانی یاد ہو تو عربی میں پڑھیں۔ بصورتِ دیگر اردو میں یا اپنی مادری زبان میں اس کا صحیح مفہوم ہی اللہ کریم کے حضور پوری دلی حضوری کے ساتھ عرض کردیں۔ اخلاص اور رزقِ حلال کھا کر دعا کرنا دعا کی قبولیت کو یقینی بنا دیتا ہے، اگر ممکن ہو تو آنسو بہا کر دعا کریں۔

یہ پڑھ کر کسی سے بات کیے بغیر سنت کے مطابق دائیں کروٹ بستر پر سوجائیں۔

جب تک کوئی اشارہ نہ ہو اس وقت تک پڑھتے رہیں۔ سات دن یا گیارہ دن سے زیادہ بھی پڑھا جاسکتا ہے۔ دنوں کی قید کوئی ضروری نہیں، بعض اوقات جلدی پتا چل جاتا ہے اور بسا اوقات دیر بھی ہوجاتی ہے، یہ اللہ کی مرضی ہے۔ اگر خواب میں سبزہ، تلاوت قرآن پاک، خانہ کعبہ شریف، کسی بزرگ کا دربار، آباد زمین، پانی، مطلوبہ آباد مقام یا مطلوبہ شخص نظر آجائے تو وہ کام کرنا ٹھیک ہے۔ بصورتِ دیگر اگر بنجر زمین، جلا کٹا کھیت، اُجڑا ہوا مکان، جنگل، طوفان یا ناراض اور غصے میں کوئی شخص یا کوئی بزرگ نظر آئے تو اس کام کو چھوڑ دینے کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔

دعائے اِستخارہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسۡتَخِیۡرُکَ بِعِلۡمِکَ وَ اَسۡتَقۡدِرُکَ

اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کے ذریعے خیر اور قدرت طلب کرتا ہوں، اور تجھ

بِقُدۡرَتِکَ وَ اَسۡئَلُکَ مِنۡ فَضۡلِکَ الۡعَظِیۡمِ فَاِنَّکَ

سے تیری طاقت کے ذریعے تیرا فضلِ عظیم مانگتا ہوں، بے شک تو قدرت رکھتا ہے

تَقۡدِرُ وَ لَا اَقۡدِرُ وَ تَعۡلَمُ وَ لَا اَعۡلَمُ وَ اَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُیُوۡبِ

اور میں قدرت نہیں رکھتا، تو جانتا ہے، میں نہیں جانتا، تو تمام غیبوں کو جاننے والا

ط اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ لَا اَمۡلِکُ لِنَفۡسِیۡ ضَرًّا وَّلَا نَفۡعًا وَّلَا

ہے۔ اے اللہ ﷻ! میں اپنی ذات کے لیے کسی ضرر کا، اور نہ کسی نفع کا، نہ موت کا، نہ

مَوۡتًا وَّلَا حَیٰوةً وَّ لَا نُشُوۡرًا ط اَللّٰهُمَّ اِنۡ کُنۡتَ تَعۡلَمُ

زندگی کا اور نہ قبر سے جی اُٹھنے کا مالک ہوں۔ اے اللہ ﷻ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ

اِنَّ هٰذَا الۡاَمۡرَ خَیۡر" لِّیۡ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَ مَعَاشِیۡ وَعَاقِبَةِ

بات میرے لیے بہتر ہے، میرے دین میں، میری معاش میں اور میرے کام کے

اَمۡرِیۡ فَاقۡدِرۡهُ لِیۡ وَ یَسِّرۡهُ لِیۡ ثُمَّ بَارِکۡ لِیۡ فِیۡهِ

انجام کے لحاظ سے تو اس کو میرے لیے مقدر اور آسان فرمادے، اس میں میرے

وَاِنۡ کُنۡتَ تَعۡلَمُ اِنَّ هٰذَا الۡاَمۡرَ شَرّ" لِّیۡ فِیۡ دِیۡنِیۡ

لیے پھر برکت عطا فرما، اگر تو جانتا ہے یہ کام میرے لیے میرے دین میں، میری

وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَ اصْرِفْنِیْ

معاش میں اور میرے کام کے انجام کے لحاظ سے برا ہے ، پھر اس کو میری

عَنْهُ وَ اقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ ارْضِنِیْ بِهٖ ط

طرف سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیر دے، اور میرے لیے جہاں بھلائی ہو

بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ٥

وہ مقدر کر دے۔ پھر مجھے اس کے ساتھ راضی کر دے اپنی رحمت کے طفیل،

اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے۔

❀❀❀

وظائف کے لیے ضروری ہدایات

درج ذیل سطور میں تحریر شدہ وظائف و اوراد کے پڑھنے سے صحیح فوائد حاصل کرنے کے لیے مذکورہ ہدایات کا پڑھنا نہایت ضروری ہے۔ یاد رکھیے کہ اللہ کریم کا جو بھی ذاتی یا صفاتی نام ہو اس کی اپنی خاص تاثیر ہوتی ہے اور اس کے پڑھنے سے بے شمار فوائد و ثمرات حاصل ہوتے ہیں، جو پڑھنے والے کو درجہ بدرجہ نصیب ہو جاتے ہیں۔ اس کے لیے باوضو، رزقِ حلال، نماز کی پابندی، وظیفہ کے دوران دنیا کی کوئی بات نہ کرنا، حقوق اللہ اور حقوق العباد کا پورا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے۔ زبان کو چغلی، طعنہ زنی، عیب جوئی، کثرتِ کلام، بے ہودہ گوئی اور گالی گلوچ سے بچا کر رکھنا بھی بہت تاثیر رکھتا ہے۔ وظیفہ شروع کرنے سے قبل پیر اور جمعرات کا روزہ رکھنا بھی مفید ہے۔ ان شرائط اور وظائف کے بارے میں پند و نصائح کا خیال نہ کرنے والوں کو بابرکت ناموں سے بھی ہو سکتا ہے دیر کے بعد فوائد حاصل ہوں۔ کسی سے شکوہ شکایت کرنا کہ میں اتنی دیر سے یہ نام پڑھتا یا پڑھتی ہوں مجھے تو کچھ فائدہ نہیں ہوا، یہ اس کی برکات کے حصول کے لیے زہر قاتل ہے۔

☆☆☆☆☆

☆1۔ رزق کی کشادگی کے لیے

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ایک ہزار بار (1000) روزانہ پڑھیں۔

یَا وَهَّابُ ایک ہزار بار (1000) روزانہ پڑھیں۔

☆2۔ رزق اور منصب کی ترقی کے لیے

یَا مُغْنِیُ: اگر یہ تصوّر کر کے گیارہ سو (1100) بار پڑھے کہ میرے سامنے سنہری حروف میں یا مُغنی لکھا ہوا ہے، چند روز میں دولت مند ہو جائے گا۔ اگر اس قدر روزانہ پڑھتا رہے اور دولت کو جائز، حلال اور دینی کاموں پر خرچ کرے تو وہ غنی ہو جائے گا۔

☆3۔ دشمن سے حفاظت کے لیے

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ.

ہر فرض نماز کے بعد سات (7) بار پڑھ کر دونوں ہاتھوں کی اُنگلیوں کے پوروں پر دم کر کے دشمن کے تصوّر پر ٹھوکر لگائے۔

☆4۔ صحت کے لیے

یَا سَلَامُ: اوّل آخر ۱۱، ۱۱ بار درود شریف پڑھ کر ایک سو (۱۰۰) بار یَا سَلَامُ پڑھیں اور چالیس روز تک پڑھ کر دم کریں اور مریض کو پانی پلائیں۔ سوائے موت کے اللہ کریم نے ہر مرض سے صحت کے لیے اپنے اس صفاتی نام میں شفا رکھی ہے۔

☆5۔ نیک اولاد کے لیے

یَا مُصَوِّرُ: بانجھ اور بے اولاد عورت سات (7) دن تک مسلسل ہر روز روزہ رکھے، غروب آفتاب کے بعد افطاری سے پہلے اکیس (21)

مرتبہ اس وظیفہ کو پڑھ کر پانی پر دم کر کے اس پانی سے افطار کرے تو اللہ کریم ان شاءاللہ اولاد کی نعمت سے نوازے گا۔

☆6۔ حفاظت حمل کے لیے

یَا رَقِیبُ : دو(2) رکعت نماز نفل پڑھیں، اوّل آخر ۱۱،۱۱ بار درود شریف پڑھ کر کم از کم سات (7) دفعہ یا ایک سو(100) بار یَارَقِیبُ روزانہ یقین کے ساتھ سات (7) دانے کشمش اور تین چھوہاروں پر دم کر کے کھالیں۔ اللہ کریم اپنے صفاتی نام کی برکت سے بچے کو محفوظ رکھے گا۔

☆7۔ بچہ آسانی سے پیدا ہونے کے لیے

یہ نقش لکھ کر حاملہ ناف پر باندھیں یا سیدھے ہاتھ میں دبا کر رکھے۔ ولادت کے بعد اس تعویذ کو علیحدہ کر دیں اور حفاظت سے رکھ لیں۔

وَ شَقَّ لَہ، مِنْ اِسْمِہٖ لِیُجِلَّہ،
فَذُوالْعَرْشِ مَحْمُوْد" وَھٰذَا مُحَمَّد،
وَصَلَّ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

☆8۔ علم کے لیے

یَا عَلِیمُ: اوّل آخر ۱۱،۱۱ بار درود شریف پڑھ کر ایک سو(۱۰۰) بار **یَا عَلِیمُ** روزانہ پڑھیں۔ مسلسل اور یقین کے ساتھ پڑھنے سے اللہ کریم علم کے دروازے کھول دیتا ہے۔

☆9۔ قبولیّتِ دعا کے لیے

یَا سَمِیعُ : اوّل آخر ۱۱،۱۱ بار درود شریف پڑھ کر ایک سو(۱۰۰) بار **یَا سَمِیعُ** روزانہ مسلسل اور یقین کے ساتھ پڑھیں۔ اس سے دعا قبول ہوتی ہے اور سننے میں کوئی بوجھ ہو تو دور ہو جاتا ہے۔

☆10۔ بچیوں کے اچھے رشتے کے لیے

یَا عَدْلُ : دو رکعت نماز نفل پڑھیں، اوّل آخر گیارہ (۱۱،۱۱) بار درود شریف پڑھ کر ایک سو(100 بار یَا عَدْلُ روزانہ مقصد کے حصول تک پڑھیں ۔ اللہ کریم کے اس صفاتی نام کی برکت سے بیٹیوں کو خوش بخت نصیب والے رشتے مل جائیں گے۔

☆11۔ جس بچے یا بچی کو اچھے رشتے کی ضرورت ہو وہ خود باوضو یہ آیت مبارکہ ایک لاکھ پچیس بار(1,25000) پڑھیں۔ بے شک ہفتہ یا پندرہ دن لگ جائیں لیکن کسی کو گھر بلوا کر نہ پڑھوائیں۔

وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْۤ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْر" م بِالْعِبَادِ . (۱)

اور میں اپنا (سارا کام) اللہ کے سپرد کرتا ہوں بے شک اللہ تعالیٰ (اپنے) بندوں کو دیکھنے والا ہے۔

حاجت روائی کے لیے

یَا مُجِیبُ :اوّل آخر گیارہ (۱۱،۱۱) بار درود شریف پڑھ کر ایک سو(100) بار یَا مُجِیبُ روزانہ مقصد کے حصول تک پڑھیں۔ جو ضرورت ہو گی اللہ کریم پوری فرمانے کے اسباب پیدا فرمادے گا۔

☆12۔ میاں بیوی کی محبت کے لیے

یَا وَدُوْدُ: اوّل آخر گیارہ (۱۱ ، ۱۱) بار درود شریف پڑھ کر ایک سو(۱۰۰) بار یَاوَدُوْدُ روزانہ مقصد کے حصول تک یقین کے ساتھ پڑھیں۔ اللہ کریم کے اس صفاتی نام کی برکت سے میاں بیوی کی محبت میں اضافہ ہوگا۔ یہ جائز محبت ہے، شیطان کو اس کی وجہ سے بہت تکلیف

(1) المؤمن 40 : 44

ہوتی ہے، حوصلہ، صبر اور برداشت بھی اس کے لیے نسخہِ کیمیاء ہیں۔

☆13۔ نماز حاجت کا طریقہ

وضو کر کے دو رکعت نفل ادا کرے اور اول آخر درود پڑھ کر یہ دعا مانگے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیۡکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحۡمَةِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیۡ اَتَوَجَّهُ بُکَ اِلٰی رَبِّیۡ فِیۡ حَاجَتِیۡ هٰذِهٖ لِتُقۡضٰی لِیۡ اَللّٰهُمَّ وَشَفِّعۡهُ فِیَّ .

اے اللہ! ﷻ میں تجھ سے ہی سوال کرتا ہوں اور تیری طرف ہی متوجہ ہوتا ہوں ۔ تیرے نبی حضرت محمد ﷺ نبی رحمت کے وسیلے سے ۔ اے محمد ﷺ آپ کے وسیلے سے آپ کے رب کی طرف اپنی حاجت کے بارے میں متوجہ ہوتا ہوں تا کہ وہ پوری ہو جائے۔ اے اللہ! ﷻ تو میرے بارے میں آپ ﷺ کی شفاعت قبول فرما۔

☆14۔ ماں کا دودھ بڑھانے کے لیے

اگر کسی خاتون کو دودھ کی کمی کی شکایت ہو اور بچہ سیر نہ ہوتا ہو تو اس کے لیے درج ذیل وظیفہ نہایت مؤثر اور مفید ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّکُمُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا وَبَثَّ مِنۡهُمَا رِجَالًا کَثِیۡرًا وَّ نِسَآءً ج وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیۡ تَسَآءَلُوۡنَ بِهٖ وَالۡاَرۡحَامَ ط اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَلَیۡکُمۡ رَقِیۡبًا . (ا) اس کو گیارہ (۱۱) بار پڑھیں۔

اس کے بعد سورہ اَلۡحُجُرَات پارہ :26 ایک بار پڑھیں۔ اول

(ا) النساء 4:1

آخر ۱۱،۱۱ بار درود خضری پڑھیں۔

اس عمل کو کم از کم گیارہ (11) دن اور زیادہ سے زیادہ چالیس (40) تک پڑھیں تو دودھ کی شکایت ختم ہو جائے گی۔

☆15۔ بچے کو ماں کا دودھ پلانے کے لیے

اگر کوئی بچہ ماں کے دودھ کی رغبت نہ رکھتا ہو تو اس وظیفہ کے باعث وہ دودھ پینا شروع کر دیتا ہے۔ **یَاهَادِیُ**

- ☆ چالیس (40) بار پڑھ کر ماں اور بچے کو دم کریں اور پانی دم کر کے پلائیں۔
- ☆ اول آخر ۱۱،۱۱ بار درود خضری پڑھیں۔
- ☆ یہ وظیفہ 7 یا 11 یا 40 دن تک جاری رکھیں۔
- ☆ اس وظیفے کو سو (100) بار بھی پڑھا جا سکتا ہے۔

☆16۔ اَصحاب کہف کے ناموں کی برکات

اَصحابِ کہف (غار والوں) کے نام درج ذیل ہیں۔

صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیۡبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

یَمۡلِیۡخَا کَمۡشَلِیۡنَا مَشۡلِیۡنَیَا

مَرۡنُوۡش دَبَرۡنُوۡش شَاذۡنُوۡش

مَرۡتُوۡش

مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ

ان ناموں کو درج ذیل کاموں کے لیے استعمال کریں اور کام مکمل ہونے بعد اَصحابِ کہف کے ایصالِ ثواب کے لیے ختم دلوائیں۔

(1) بھاگے ہوئے کو بلانے کے لیے لکھیں۔

(2) دشمن کے ظلم و ستم سے محفوظ رہنے کے لیے لکھیں۔

(3) بچے روتے ہوں یا نظر لگ جائے تو لکھ کر گلے میں ڈال دیں۔

(4) تیسرے دن یعنی واری کے بخار کے لیے لکھ کر گلے میں باندھ دیں۔

(5) دردِ سر کے لیے لکھ کر دائیں بازو پر باندھیں۔

(6) جان و مال کی حفاظت اور عقل میں اضافے کے لیے بھی مفید ہے۔

☆17۔ سورہ فاتحہ شفاءِ امراض ہے

سورہِ فاتحہ کے کئی نام ہیں، ان میں سے ایک نام اَلشِّفَاء یعنی بیماریوں سے صحت بھی ہے، اس کی سات (7) بار تلاوت و دم کر کے پانی پلانے سے درد ختم ہوتے ہیں اور بیمار شفایاب ہوتے ہیں۔ اس کو دعا، خلاصہ ٔ قرآن اور اُمّ القرآن بھی کہتے ہیں۔ درج ذیل طریقے سے ہمیشہ ورد میں رکھیں۔

☆ اس کو مسلسل فجر کی سنتوں کے بعد چالیس (40) بار پڑھیں۔

☆ نمازِ ظہر یا عصر کے بعد ایک سو (۱۰۰) بار پڑھنے سے بہت فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ بیمار آدمی پر سات (7) بار سورہ فاتحہ پڑھ کر سات (7) دفعہ یہ دعا بھی پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنِّیْ سُوْءَ مَآ اَجِدُوَفُحْشَه' بِدَعْوَةِ نَبِیِّکَ الْمُبَارَکِ الْاَمِیْنِ الْمُسْکِیْنِ عِنْدَکَ .

اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْعَزِیْزُ بیمار آدمی صحت یاب ہوجائے گا۔

☆18۔ وظیفہ سورہِ اخلاص

سورہِ اخلاص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد''.....الخ) کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ قرآن کے تیسرے حصے کے برابر ہے۔ اس میں خالصۃً اللہ تعالیٰ کی توحید بواسطہِ زبانِ رسالت محمدی ﷺ بیان ہوئی ہے۔ اس کی تلاوت سے اللہ تعالیٰ کی محبت نصیب ہوتی ہے۔ اللہ کریم سے محبت رکھنے والے کے لیے جنّت واجب ہوجاتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت معاذ بن اَلْجُحْنِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سے

روایت ہے کہ سورہٗ اخلاص کو 11 یا 40 یا ایک سو (100) بار پڑھنے سے اللہ تعالیٰ جنّت میں محل بنا دیتا ہے، جو اس سے زیادہ بار پڑھے تو اللہ کریم اس سے زیادہ دینے پر بھی قادر ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لیے پڑھنا سب سے زیادہ ضروری ہے، اس کے ساتھ دیگر فوائد تو خود بخود ہی حاصل ہوجاتے ہیں۔

☆ غم و اندوہ کے وقت، کاروبار میں نقصان اور دیگر خطرات کے پیشِ نظر بھی اس کو پڑھا جاتا ہے۔ پریشانیوں، وساوس اور خواہشات سے خلاصی حاصل کرنے کے لیے مذکورہ بالا تعداد کے مطابق پڑھا جائے تو بہت مفید ہے۔

☆19۔ مُعَوَّذَتَین۔ سورہ اَلْفَلَق اور سورہ اَلنَّاس

حضرت عبداللہ بن حبیب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو سورہ اخلاص، فلق اور ناس صبح شام تین تین مرتبہ پڑھے تو یہ اس کے لیے ہر قسم کے آفات و بلیات سے حفاظت اور نجات کے لیے کافی ہے۔ ان تین سورتوں کی مثل کوئی سورت سابقہ کتبِ سماویہ میں کسی اور نبی پر نازل نہیں ہوئیں۔

حضور نبی اکرم ﷺ ہر رات سوتے وقت معوّذتین پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر پھونک مار کر جسم مبارک پر مسح فرماتے تھے۔(۱)

☆ ہر رات سونے سے قبل تینوں یہ سورتیں یا چاروں قل شریف پڑھنا بھی موجبِ برکاتِ کثیرہ ہے۔

☆ ان کو بھی اول آخر ۱۱، ۱۱ بار درود شریف پڑھ کر ہر روز کا معمول بنالیں تو بہت مفید وظیفہ ہے۔ ان کے ساتھ اِستغفار بھی ۱۱، ۱۱ بار شامل کرلیں۔

☆ دوسروں کے شر اور سحر یعنی جادو وغیرہ سے بچاؤ کے لیے اس کو پڑھا جاسکتا ہے۔

بچوں پر رات کو دم کر کے سلائیں، وہ اگر روئیں تو ان کو پڑھ کر دم کردیں۔

(۱) ابنِ ماجہ، السنن 2: 1275، رقم: 3875، عن عائشہ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا

☆20۔ **آیۃ الکرسی**

سورہ بقرہ کی آیت نمبر 255 کو (پارہ نمبر تین 3) آیۃ الکرسی کہتے ہیں، جو اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ج سے شروع ہوتی ہے، عام لوگ وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ o تک پڑھتے ہیں، جب کہ خواص آیت نمبر 257 یعنی ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ . تک پڑھتے ہیں۔

احادیثِ مبارکہ میں اس کے بے شمار فضائل بیان کیے گئے ،امتِ مسلمہ کے کثیر حصّہ نے اس کے ثمرات کا مشاہدہ بھی کیا ہے۔ بعض صوفیائے کرام سے نمازِ تہجد کا آغاز بھی اس کی تلاوت سے کرنے کا معمول منقول ہے۔ جان و مال کی حفاظت، ایمان پر خاتمہ، سوتے وقت پڑھ کر سونا، نماز کے بعد پڑھنا جنتی ہونے کی نشانی ہے۔ اس آیت میں سب سے زیادہ دفعہ یعنی سترہ (17) بار اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام، صفاتی نام یا اسم ضمیر کے ساتھ تذکرہ موجود ہے، اسی وجہ سے اس کی فضیلت ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی کرسی کی وسعتوں کا ذکر آیا ہے، اس لیے اس کو آیۃ الکرسی کہتے ہیں۔

☆21. **درودِ خضری**

(1) ہر حاجت کے لیے ایک سو (100) بار پڑھ کر دعا کریں۔

(2) کسی مشکل کے لیے تین سو تیرہ (313) بار پڑھ کر دعا کریں۔

(3) پانچ سو (500) بار روزانہ پڑھنے سے اللہ کریم محتاجی ختم کرتا ہے۔

(4) ہزار (1000) بار روزانہ پڑھنے سے موت سے پہلے سرکارِ دوعالم ﷺ یا حرمین شریفین کی اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْعَزِیْزُ زیارت کی سعادت حاصل ہوگی۔

☆ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

☆ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ

☆ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

☆ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحٰبِہٖ وَسَلَّمَ

☆ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحٰبِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ

یہ پانچوں ہی درودِ خضری ہیں، جو جی چاہتا ہے اختیار کرلیں۔ درود شریف بہت بڑا وظیفہ ہے، مگر دوسرے ہر وظیفہ کے لیے اول آخر دو درود شریف ۱۱، ۱۱ پڑھنا کبھی نہ چھوڑیں تاکہ عمل کی قبولیت یقینی اور مطلوبہ فوائد حاصل ہوجائیں۔

☆22۔ **یَا رَبِّ بِالْمُصْطَفٰی بَلِّغْ مَقَاصِدَنَا**
وَاغْفِرْ لَنَا مَا مَضٰی یَا وَاسِعَ الْکَرَمِ

بعض لوگ تو قصیدہ بُردہ شریف کے کئی اشعار روزانہ اپنے وِرد میں رکھتے ہیں، مگر یہ شعر صوفیائے کرام کے وظائف میں زیادہ اہمیّت کا حامل رہا ہے۔ اس کو جمیع مقاصد کے لیے اول آخر ۱۱، ۱۱ بار درود شریف کے ساتھ 313 بار پڑھ کر دُعا کریں، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْعَزِیْز اصحابِ بدر کے شرکائے کرام کے وسیلے سے دُعا قبول ہوگی۔

☆23۔ سَہِّلْ یَآ اِلٰھِیْ کُلَّ صَعْبٍ   بِحُرْمَۃِ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ سَہِّلْ

یہ دعائیہ شعر بھی جمیع مقاصد کے لیے اوّل آخر ۱۱، ۱۱ بار درودِ خضری کے ساتھ 313 بار پڑھ کر دعا کریں، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْعَزِیْزُ قبول ہوگی۔

☆24: چاروں قل شریف یعنی (۱) قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ ....الخ (2) قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد" . . . . الخ (3) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ....الخ (4) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ....الخ رات کو پڑھ کر سونے سے جادو اور آسیب سے حفاظت رہتی ہے۔

☆ **صدقہ**: ہر وظیفہ گیارہ (۱۱) یا چالیس (40) دن پڑھنے کی صورت میں ہر جمعرات کو کم از کم آدھا کلو بڑا گوشت صدقہ کے طور پر کسی غریب کو دے دیں۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو جس چیز کی اس علاقے کے غربا و فقرا زیادہ ضرورت محسوس کر رہے ہوں تو وہ صدقہ کرنا بھی خیر کے دروازے کھولنے کا سبب بن جاتا ہے۔

❁❁❁❁❁

روزانہ کے وظائف

1: پنجگانہ نماز کی پابندی کریں اور رزقِ حلال کمائیں اور کھائیں تو ہر نیک عمل اپنے عمدہ ثمرات ظاہر کرے گا۔

2: نمازِ فجر کی سنتیں ادا کر کے اکتالیس (41) بار سورہ فاتحہ اس طرح پڑھیں:
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ....وَلَا الضَّالِّين . آمین تک ۔یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کی میم کو اَلْحَمْدُ کی لام کے ساتھ ملا کر روزانہ پڑھیں، اکتالیس (41) دن بلا ناغہ پڑھنے کے بعد ہر مرض کے لیے پڑھ کر دم کیا جاسکتا ہے۔

3: نمازِ فجر کے بعد سورۂ یٰسٓ شریف پارہ نمبر 22 سے تلاوت کریں۔

4: نمازِ ظہر کے سورۂ الفتح (پارہ 26۔سورہ نمبر 48) کا آخری رکوع لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ سے اَجْرًا عَظِيْمًاo تک تلاوت کریں۔

5: نمازِ عصر کے بعد سورۂ النباء (پارہ نمبر 30) سے تلاوت کریں۔

6: نمازِ مغرب کے بعد سورۂ الواقعہ (پارہ نمبر 27) سے تلاوت کریں۔

7: نمازِ عشاء کے بعد سورۂ الملک (پارہ نمبر 29) سے تلاوت کریں۔

8: ہر نماز کے بعد کم از کم تین (3) بار تیسرا کلمہ پڑھیں: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ .

9: اللہ کریم کی اطاعت اور رسول کریم ﷺ کی محبت و اطاعت کے لیے کم از کم ہر روز پانچ سو (500) بار درج ذیل درودِ خضری پڑھیں:
صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ .

10: روزانہ کسی وقت بھی ایک سو (100) بار استغفار پڑھیں:
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّىْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ ۔

11: ہمیشہ زبان کی حفاظت کریں، چغلی، غیبت، جھوٹ، گالی گلاچ، عیب جوئی اور طعنہ

زنی سے اپنے آپ کو محفوظ رکھیں۔

12: نظر کی حفاظت کرنے سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عبادت کا ذوق وشوق ملتا ہے۔

13: زیادہ سے زیادہ باوضو رہیں اور ہر شخص کے ساتھ اعلیٰ اخلاق سے پیش آئیں۔

14: اپنے مرشد کی صحبت میں زیادہ سے زیادہ بیٹھا کریں۔

15: عام طور پر انسان اپنی خوبیاں اور دوسروں کی خامیاں تلاش کرتا ہے مگر اس سے ہزار ہا درجہ بہتر ہے کہ ہر دوسرے شخص کی خوبیاں اور اپنی خامیاں تلاش کریں کیونکہ:

تھے اپنے حال سے جب بے خبر، رہے ڈھونڈتے اوروں کے عیب و ہنر
پڑی اپنے گناہوں پہ جب نظر تو نگاہ میں کوئی بُرا نہ رہا

﴿بہادر شاہ ظفر﴾

❁❁❁❁❁

بندے کا اللہ تعالیٰ کے بارے میں گمان

وَفِىْ رِوَايَةِ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ؓ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ اللّٰهَ جل جلاله قَالَ : اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِىْ بِىْ ، اِنْ ظَنَّ بِىْ خَيْرًا فَلَهٗ ، وَاِنْ ظَنَّ شَرًا فَلَهٗ .

﴿مَعَارِجُ السُّنَنِ جلد 3 رقمُ الحدیث 535 .شیخ الاسلام الدکتور محمد طاھر القادری .ناشر: منہاج القرآن پبلی کیشنز لاہور. ﴾

ایک روایت میں حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں جو وہ میرے بارے میں رکھتا ہے، اگر وہ میرے بارے میں اچھا گمان رکھے تو اسی کو فائدہ ہے اور اگر وہ برا گمان رکھے تو اس میں اُسے ہی نقصان ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اسمائے حُسنیٰ

اللہ تعالیٰ کے بے شمار نام ہیں، ایک اس کا ذاتی اسم مبارک ہے، جسے اسمِ جلالت کہتے ہیں، وہ **اَللّٰہ** جَلَّ جَلَالُہٗ ہے۔ قرآن مجید میں یہ نام نوسواسی (980) بار آیا ہے، اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اس ذاتِ والا صفات کو اسم جلالت سے پکارتے ہیں، دن اور رات میں ہزاروں بار نہیں بلکہ لاکھوں بار پکارتے ہیں، ہر سانس کو اندر لاتے اور باہر لے جاتے وقت پکارتے ہیں، تب ہی تو ان کا ہر سانس عبادت بنتا ہے، ان لوگوں کی عبادت دَم دَم کی عبادت بن جاتی ہے، خدانخواستہ جو دَم غفلت میں گزر جائے، وہ اس لمحے خود کو مسلمان ہی نہیں سمجھتے گویا ان کی زندگی اسی نام سے عبارت ہوتی ہے جس کو سلطان العارفین حضرت سلطان باھوؒ (م۔1102ھ) نے یوں نظم فرمایا ہے:

جو دَم غافل سو دَم کافر سانوں مرشد اے پڑھایا ھو
سنیاں سخن گئیاں کھل اکھیں چت مولا وَل لایا ھُو
کیتی جان حوالے رب دے ایسا عشق کمایا ھُو
مَرن تھیں اَگے مَر گئے باھُو تاں مطلب نوں پایا ھُو

یہاں تک کہ ان کو لوگ دیوانہ اور پاگل کہنا شروع کر دیتے ہیں۔ بعض اوقات وہ اللہ تعالیٰ کو اسمائے صفاتی یعنی یا رحمٰن، یا رحیم یا اس جیسے دیگر ناموں سے یاد کرتے ہیں اور خوب جی بھر کر اس کے نام کی مالا جپتے ہیں۔ اسی نام کی برکات سے وہ اس کے قریب ہو جاتے ہیں اور اس کے مقرب بندے بن جاتے ہیں۔ مرکز خانقاہِ سراجیہ فیصل آباد میں اللہ تعالیٰ کا نام کثرت کے ساتھ لیا جاتا ہے، اس لیے راقم الحروف نے مناسب سمجھا کہ سراجیہ اولیائے کرام کے حالاتِ زندگی پر مشتمل کتاب **انوارِ سراجیہ** میں بھی اللہ تعالیٰ کے ذاتی اور صفاتی ناموں کا ذکر کر دیا جائے تاکہ صالحین کا تذکرہ پڑھنے والے نیک اور خوش نصیبوں کو اللہ تعالیٰ کے ناموں سے فوائد حاصل کرنا آسان ہو جائیں۔

اس بات میں ذرّہ برابر کوئی شک نہیں ہے کہ انسان اپنے خالق و مالک کا جو نام بھی خلوص کے ساتھ لینا شروع کر دے تو بندے کی ذات پر اس کے اثرات پڑنے شروع ہو جاتے ہیں پھر وہی نام اس کے لیے اسمِ اعظم بن جاتا ہے، اگر وہ نام جلالی ہے تو بندہ بھی جلالی ہونا شروع ہو جاتا ہے، اگر وہ نام جمالی ہے تو بندہ بھی جمالی ہونا شروع ہو جاتا ہے، اس نام کا عکس بندے کی شخصیّت پر نمودار ہونا لازمی امر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، تمام اچھے نام میرے ہیں، مجھے میرے اچھے ناموں سے یاد کیا کرو، سورۃ الاعراف میں ہے:

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ص (1)

اور اللہ تعالیٰ کے لیے اچھے اچھے نام ہیں، سو اُسے ان ناموں سے پکارا کرو۔

دوسرے مقام پر اسی بات کو یوں ذکر فرمایا:

لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ط (2)

سب اچھے نام اسی کے ہیں۔

سورۂ حشر کی آخری تین (3) آیات میں اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام جس کو اسمِ اعظم بھی کہتے ہیں ذکر کیا گیا ہے۔ کچھ صفاتی نام ترتیب کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے تعلیمِ مخلوق کے لیے خود بھی ذکر فرمائے ہیں تاکہ پڑھنے والوں کے ذہن میں یہ بھی نقش ہو جائے کہ اس کے ناموں کے ساتھ اس کو پکارنا خود اس کی سنّت بھی ہے:

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ ج هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ o هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ط سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ o هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ

(1) الاعراف 180:7

(2) الحشر 24:59

الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنیٰ ط يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ج وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ (1)

وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ، پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والا ہے، بے حد رحمت فرمانے والا، نہایت مہربان ہے۔ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، (حقیقی) بادشاہ ہے، ہر عیب سے پاک ہے، ہر نقص سے سالم (اور سلامتی دینے والا) ہے، امن و امان دینے والا ہے، محافظ و نگہبان ہے، غلبہ و عزّت دینے والا ہے، زبردست عظمت والا ہے، سلطنت و کبریائی والا ہے، اللہ ہر اس چیز سے پاک ہے جسے وہ اس کا شریک ٹھہراتے ہیں۔ وہی اللہ ہے جو پیدا فرمانے والا ہے، عدم سے وجود میں لانے والا ہے، صورت عطا فرمانے والا ہے، (الغرض) سب اچھے نام اسی کے ہیں، اس کے لیے وہ سب چیزیں تسبیح کرتی ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور وہ بڑی عزّت والا اور حکمت والا ہے۔

اسمائے حسنیٰ پڑھنے کا طریقہ اور آداب

اللہ کریم کا ذاتی یا اس کے صفاتی نام پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ:

☆ اللہ تعالیٰ کے تمام نام نہایت ہی ادب سے، روزانہ، باوضو، اگر چلتے پھرتے پڑھنا ہوں تو وضو شرط نہیں بلکہ مفید ضرور ہے، کسی مناسب وقت میں، اگر ممکن ہو سکے تو قبلہ رُو ہو کر، پاکیزہ جگہ پر بیٹھ کر، خاموشی کے ساتھ دنیا کی باتیں کیے بغیر پڑھے جائیں، ہر نام کے ساتھ جَلَّ جَلَالُهٗ ضرور پڑھا جائے۔ جیسے یا اللہ ﷻ۔ یا رحمٰن ﷻ۔ یا رحیم ﷻ۔

☆ اللہ تعالیٰ کا کوئی ایک یا دو نام ملا کر اپنے نام کے عدد کے مطابق پڑھے جائیں تو روزانہ، بلا ناغہ، سچ بولنے والی زبان، حلال رزق کھا کر اور اپنے خالق کی عظمتِ شان کا

(1) الحشر 59:22 تا 24

تصوّر رکھ کر پڑھے جائیں تو وہی نام پڑھنے والے کے لیے اسمِ اعظم بن جائے گا۔ ہر کام کے لیے اسی نام کو لاتعداد بار یا جتنا ممکن ہو سکے پڑھ کر اسی کے وسیلے سے اپنے خالق و مالک کی بارگاہ میں رجوع کرے تو دعائیں سننے والا اس کی ہر حاجت کو پورا فرما دے گا۔ اس وظیفے کے اول آخر 11.11 بار درود شریف پڑھنا کبھی نہیں بھولنا چاہیے۔

☆ اگر کوئی ایک نام وردِ زبان رکھنا ہو تو اس کے لیے زیادہ تر جمالی نام تجویز کریں، جیسے یَا وَدُوْدُ ﷻ۔ یَا کَرِیْمُ ﷻ۔ ایک نام پڑھنے کے لیے اپنی مطلوبہ تعداد سو(100)، تین سو تیرہ (313)، پانچ سو (500)، اگر دل کرے تو بے شک ایک ہزار (1000) بار پڑھ لے۔ ان میں سے کوئی تعداد اپنے لیے مخصوص کر لے، آخر میں ایک بار ﷻ پڑھ لے تو کافی ہے۔ کسی پڑھنے والے یا اپنے پیر و مرشد کے مشورے اور اجازت کے ساتھ پڑھنے سے قاری کے لیے اس نام کے فوائد دو چند ہو سکتے ہیں۔

☆ ایک حدیثِ قدسی ہے جس میں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قَالَ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَا مَعَ عَبْدِيْ مَا ذَكَرَنِيْ وَتَحَرَّكَتْ شَفَتَاهُ بِيْ.(1)

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے پاس ہوتا ہوں جب تک وہ میرا ذکر کرتا ہے، اور میرے ذکر سے اس کے دونوں ہونٹ حرکت کرتے رہتے ہیں۔

تو آیئے! ہم بھی اللہ تعالیٰ کے ناموں کے ساتھ اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتے ہیں، زبان کو تر کرتے ہیں، آج سے ہی نہیں بلکہ اسی وقت سے اس کا آغاز کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اچھے اور بابرکت نام یہ ہیں:

(1) مجموعہ وظائف مع دلائل الخیرات، ص:8۔ مترجم جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ناشر: ضیاء القرآن پبلی کیشنز: لاہور۔

اَسْمَآءُ اللّٰهِ الْحُسْنٰی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ	اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ ﷻ	الرَّحِیْمُ ﷻ	اَلْمَلِکُ ﷻ
وہ اللہ ہے جس کے (جلالی)	سوا کوئی معبود نہیں، رحم والا (جلالی)	بہت ہی مہربان (جمالی)	ہمیشہ رحم فرمانے والا (جمالی)
اَلْقُدُّوْسُ ﷻ	اَلسَّلَامُ ﷻ	اَلْمُؤْمِنُ ﷻ	اَلْمُهَیْمِنُ ﷻ
ہر عیب سے پاک (جمالی)	سلامت رکھنے والا (جمالی)	امن دینے والا (جمالی)	نگہبان (جمالی)
اَلْعَزِیْزُ ﷻ	اَلْجَبَّارُ ﷻ	اَلْمُتَکَبِّرُ ﷻ	اَلْخَالِقُ ﷻ
سب سے غالب (جمالی)	ٹوٹے دلوں کو جوڑنے والا (جلالی)	متکبر (جلالی)	پیدا کرنے والا (جمالی)
اَلْبَارِیءُ ﷻ	اَلْمُصَوِّرُ ﷻ	اَلْغَفَّارُ ﷻ	اَلْقَهَّارُ ﷻ
پیدا کرنے والا (جلالی)	تصویر بنانے والا (جلالی)	بخشنے والا (جمالی)	سب سے طاقت ور (جمالی)
اَلْوَهَّابُ ﷻ	اَلرَّزَّاقُ ﷻ	اَلْفَتَّاحُ ﷻ	اَلْعَلِیْمُ ﷻ
بے حساب دینے ولا (جلالی)	رزق دینے والا (جمالی)	کھولنے والا (جمالی)	سب کچھ جاننے والا (جمالی)
اَلْقَابِضُ ﷻ	اَلْبَاسِطُ ﷻ	اَلْخَافِضُ ﷻ	اَلرَّافِعُ ﷻ
بند کرنے والا (جلالی)	کشادہ کرنے والا (جلالی)	پست کرنے والا ()	بلند کرنے والا (جمالی)
اَلْمُعِزُّ ﷻ	اَلْمُذِلُّ ﷻ	اَلسَّمِیْعُ ﷻ	اَلْبَصِیْرُ ﷻ
عزت دینے والا (جمالی)	ذلیل کرنے والا (جمالی)	خوب سننے والا (جلالی)	خوب دیکھنے والا (جمالی)
اَلْحَکَمُ ﷻ	اَلْعَدْلُ ﷻ	اَللَّطِیْفُ ﷻ	اَلْخَبِیْرُ ﷻ
فیصلہ کرنے والا (جمالی)	عدل کرنے والا (جلالی)	بڑا مہربان (جمالی)	ہر چیز سے باخبر (جلالی)
اَلْحَلِیْمُ ﷻ	اَلْعَظِیْمُ ﷻ	اَلْغَفُوْرُ ﷻ	اَلشَّکُوْرُ ﷻ
بُردبار (جمالی)	بہت بڑا (جمالی)	بہت بخشنے والا (جلالی)	بڑا قدر دان (جمالی)
اَلْعَلِیُّ ﷻ	اَلْکَبِیْرُ ﷻ	اَلْحَفِیْظُ ﷻ	اَلْمُقِیْتُ ﷻ
بلند مرتبہ (جلالی)	سب سے بڑا (جمالی)	سب کا محافظ (جمالی)	قوت دینے والا (جلالی)

اَلْحَسِیْبُ ﷻ	اَلْجَلِیْلُ ﷻ	اَلْکَرِیْمُ ﷻ	اَلرَّقِیْبُ ﷻ
کفایت کرنے والا (جمالی)	بزرگ (جمالی)	کرم کرنے والا (جمالی)	نگاہ رکھنے والا (جمالی)
اَلْمُجِیْبُ ﷻ	اَلْوَاسِعُ ﷻ	اَلْحَکِیْمُ ﷻ	اَلْوَدُوْدُ ﷻ
قبول کرنے والا (جلالی)	وسعت دینے والا (جلالی)	بہت ہی دانا (جمالی)	محبت کرنے والا (جمالی)
اَلْمَجِیْدُ ﷻ	اَلْبَاعِثُ ﷻ	اَلشَّهِیْدُ ﷻ	اَلْحَقُّ ﷻ
بزرگ (جمالی)	رسولوں کو بھیجنے والا (جمالی)	ہر چیز کا مشاہدہ کرنے والا (جمالی)	حق (جلالی)
اَلْوَکِیْلُ ﷻ	اَلْقَوِیُّ ﷻ	اَلْمَتِیْنُ ﷻ	اَلْوَلِیُّ ﷻ
کارساز (جمالی)	توانا (جلالی)	مضبوط (جمالی)	دوست (جمالی)
اَلْحَمِیْدُ ﷻ	اَلْمُحْصِیُ ﷻ	اَلْمُبْدِیءُ ﷻ	اَلْمُعِیْدُ ﷻ
جس کی حمد کی گئی (جمالی)	گننے والا (جلالی)	آغاز کرنے والا (جلالی)	دوبارہ لوٹانیوالا (جمالی)
اَلْمُحْیِ ﷻ	اَلْمُمِیْتُ ﷻ	اَلْحَیُّ ﷻ	اَلْقَیُّوْمُ ﷻ
زندہ کرنے والا (جلالی)	مارنے والا (جلالی)	بذاتِ خود زندہ (جلالی)	دوسروں کو زندہ رکھنے والا (جلالی)
اَلْوَاجِدُ ﷻ	اَلْمَاجِدُ ﷻ	اَلْوَاحِدُ ﷻ	اَلْاَحَدُ ﷻ
پانے والا (جلالی)	بزرگی والا (جلالی)	اکیلا (جلالی)	یکتا (جلالی)
اَلصَّمَدُ ﷻ	اَلْقَادِرُ ﷻ	اَلْمُقْتَدِرُ ﷻ	اَلْمُقَدِّمُ ﷻ
بے نیاز (جلالی)	قدرت والا (جلالی)	قوت والا (جلالی)	آگے کرنے والا (جلالی)
اَلْمُؤَخِّرُ ﷻ	اَلْاَوَّلُ ﷻ	اَلْاٰخِرُ ﷻ	اَلظَّاهِرُ ﷻ
پیچھے کرنے والا (جلالی)	سب سے اوّل (جلالی)	سب سے پیچھے (جلالی)	آشکار (جلالی)
اَلْبَاطِنُ ﷻ	اَلْوَالِیُ ﷻ	اَلْمُتَعَالِیُ ﷻ	اَلْبَرُّ ﷻ
پوشیدہ (جمالی)	مالک (جمالی)	سب سے بلند (جلالی)	احسان کرنے والا (جلالی)
اَلتَّوَّابُ ﷻ	اَلْمُنْتَقِمُ ﷻ	اَلْعَفُوُّ ﷻ	اَلرَّءُوْفُ ﷻ
بہت توبہ قبول فرمانے والا (جلالی)	بدلہ لینے والا (جمالی)	معاف فرمانے والا (جلالی)	بہت مہربان (جلالی)

مَالِکُ المُلکِ ﷻ	ذُوالجَلَالِ ﷻ	وَالاِکرَامِ ﷻ	اَلمُقسِطُ ﷻ
سارے ملکوں کا مالک (جلالی)	بزرگی والا (جلالی)	انعام والا (جلالی)	انصاف کرنے والا (جلالی)
اَلجَامِعُ ﷻ	اَلغَنِیُّ ﷻ	اَلمُغنِی ﷻ	اَلمُعطِی ﷻ
جمع کرنے والا (جلالی)	غنی (جلالی)	غنی کرنے والا (جمالی)	عطا فرمانے والا (جمالی)
اَلمَانِعُ ﷻ	اَلضَّارُّ ﷻ	اَلنَّافِعُ ﷻ	اَلنُّورُ ﷻ
باز رکھنے والا (جلالی)	ضرر پہنچانے والا (جلالی)	نفع دینے والا (جلالی)	روشنی والا (جمالی)
اَلهَادِی ﷻ	اَلبَدِیعُ ﷻ	اَلبَاقِی ﷻ	اَلوَارِثُ ﷻ
راہ دکھانے والا (جمالی)	بالکل نیا پیدا کرنے والا (جمالی)	ہمیشہ رہنے والا (جلالی)	مالک (جمالی)
اَلرَّشِیدُ ﷻ	اَلصَّبُورُ ﷻ	اَلَّذِی لَیسَ کَمِثلِهٖ	شَیءٌ ﷻ
سب کی رہنمائی کرنے والا (جمالی)	بڑے تحمل والا (جلالی)	جس کی مثل کوئی (جلالی)	چیز نہیں ہے
وَهُوَالسَّمِیعُ ﷻ	اَلبَصِیرُ ﷻ	اَلغُفرَانُ ﷻ	اَلمَصِیرُ ﷻ
سب کچھ سننے والا (جلالی)	دیکھنے والا ہے (جمالی)	بخشش کرنے والا (جلالی)	جس کی طرف لوٹنا ہے (جمالی)
نِعمَ المَولیٰ ﷻ	وَنِعمَ النَّصِیرُ ﷻ	اَلقَدِیرُ ﷻ	اَلمُرِیدُ ﷻ
بہترین دوست (جمالی)	بہترین مددگار (جمالی	ہر چیز پر قدرت والا (جلالی)	ارادہ فرمانے والا (جلالی)
اَلمُتَکَلِّمُ ﷻ			
کلام کرنے والا (جلالی)			

اللہ اللہ کریئے تے تاں گل بن دی اے
کامل مرشد پھڑیئے تے تا ں گل بن دی اے
اللہ ھو دیاں ضرباں لا کے سینے
سینہ روشن کریئے تے تاں گل بن دی اے

اَسمَآءُ النَّبِیِّ الکَرِیمِ صلی اللہ علیہ وسلم

﴿نبی کریم ﷺ کے مبارک نام﴾

اللہ تعالیٰ کے اسمائے مبارکہ ایک ایک کر کے یا اجتماعی طور پر اُمتِ مسلمہ کے صالحین ومتقین اور پرہیزگار پرستارانِ خداوندِ کریم ﷻ کے وردِ زباں رہتے ہیں اور وہ ان سے قسم قسم کے روحانی وجسمانی امراض سے شفایابی کے فوائد بھی حاصل کرتے ہیں۔اسی طرح کونین کے والی، آقائے دوجہاں، احمدِ مجتبیٰ حضرت محمدِ مصطفیٰ ﷺ کے اسمائے مبارکہ بھی عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ کے وردِ زباں رہتے ہیں، یقیناً ان اسمائے گرامی کا وظیفہ پڑھنا بہت بڑی سعادت کا ذریعہ اور حصولِ برکت کا باعث ہے۔ان کو ایک ایک کر کے بھی پڑھا جا سکتا ہے اور اجتماعی طور پر اکٹھے بھی روزانہ کسی وقت بھی پڑھے جا سکتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ کے اسمائے گرامی کی تعداد تو بے شمار ہے، آپ ﷺ کا ہر نام آپ ﷺ کی کسی نہ کسی صفت کا اظہار کرتا ہے۔خالقِ ارض وسماء نے آپ کو بے شمار اور لاتعداد صفات عطا فرما رکھی ہیں جن کو گنتی اور شمار میں لانا اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔یہ بات بھی یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات اس کی ذاتی، دائمی، اَزلی، اَبدی، سرمدی اور غیر فانی ہیں۔اللہ تعالیٰ کی صفات پر کبھی ایسا وقت نہیں آیا اور نہ آ سکتا ہے کہ وہ موجود نہ ہوں پھر کچھ وقت کے بعد وجود میں آ گئی ہوں جبکہ نبی کریم ﷺ کی صفات کی حالت اللہ تعالیٰ کی صفات سے مختلف اس طرح ہے کہ کملی والے آقا ﷺ کی تمام صفات اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہیں، وہ صفات جس طرح اللہ تعالیٰ کی ہیں اس طرح نبی کریم ﷺ کی نہیں ہیں بلکہ اس نے جس طرح اور جس مقدار میں اپنے محبوب نبی ﷺ کو وہ صفت عطا فرمانی چاہی اسی طرح اور اسی مقدار میں عطا فرما دی ہے۔اس مقدار کو ماپنے کے لیے انسان کے پاس کوئی علمی وعقلی یا مادی وروحانی پیمانہ نہیں ہے بلکہ سب کچھ وہاں آ کے جھک جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ذات اور تمام صفات ہر قسم کی مثل اور مثال، ضد اور نِد سے پاک ہیں۔ علمُ الکلام یعنی عقائدِ اسلام پر گفتگو کرنے والے علمائے کرام نے سمجھنے کے لیے اس کو یوں بھی کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کو اگر سمندر کی طرح سمجھا جائے تو اس میں سے ایک چڑیا اپنی چونچ میں جو پانی لے گی، سمندر میں اس سے جو کمی واقع ہو گی اتنی بھی کمی نبی کریم ﷺ کو اس صفت سے متصف کرنے سے اللہ تعالیٰ کی اس صفت میں واقع نہیں ہوئی، اسی طرح تمام صفات کا حال بھی سمجھا جاسکتا ہے۔ مخلوق کے اعتبار سے دیکھیں گے تو وہ صفت سب سے کامل واکمل شکل میں نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ ستودہ صفات میں موجود ہوگی۔

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

حضرت یوسف عَلَیۡہِ السَّلَام کا حسن، حضرت عیسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام کا پھونک مار کر مردے زندہ کرنا اور حضرت موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام کا اپنی بغل میں ہاتھ دبا کر نکالنا اور ہاتھ کا چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکنا گویا وہ تمام کمالات اور خصائص ہیں جو پہلے تمام انبیائے کرام میں فرداً فرداً موجود تھے، وہ تمام معجزات وکمالات ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ میں تنہا موجود تھے۔ گویا کمالاتِ انبیاء و مرسلین کے جامع کمالاتِ محمدی ﷺ ہیں جو آپ ﷺ کے ہر صفاتی نام سے بھی روزِ روشن کی طرح عیاں ہیں۔

اس ضمن میں یہ حقیقت بھی ناقابلِ تردید ہے کہ محبوبِ دوجہاں ﷺ سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کو کوئی چیز محبوب نہیں ہے، جن کی وجہ سے خیمہ افلاک اِستادہ ہے اور فرشِ زمین بچھا ہوا ہے، تو اس نے جب کوئی صفت اپنے محبوب نبی اکرم ﷺ کو عطا فرمائی ہے تو مخلوق میں سے سب سے زیادہ مقدار میں اور خوب وسعت کے ساتھ عطا فرمائی ہے، مثلاً علم، عقل، فہم، تدبّر، صبر، رضا، حوصلہ، ضبط، رحم، کرم، حسنِ صورت وسیرت، شرم وحیا، عفت و پاکدامنی، شفقت، عنایت، طہارت، اَخلاق، نفاست، سخاوت، سیادت، شرافت، جرأت، بہادری، بسالت،

امانت، دیانت، امامت، نبوّت اور رسالت سب کچھ اس کمال سے عطا فرمایا کہ سیرتِ محمدی ﷺ کی کتب میں صفاتِ محمدی ﷺ کا مطالعہ کرنے سے پتا چلتا ہے کہ اللہ کریم کی ہر صفت کے مظہر کامل واکمل آپ ﷺ ہیں۔

محمد سرِّ وحدت ہیں کوئی حقیقت اُن کی کیا جانے
شریعت میں تو بندہ ہیں حقیقت میں خدا جانے

کچھ مبارک لوگوں کی کوششوں سے آپ ﷺ کے اسمائے مبارکہ کی کچھ تعداد جمع ہو سکی ہے۔ جن میں سے ایک حضرت شیخ علاّمہ ابوعمران زناتی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ تھے۔ جنھوں نے تلاشِ بسیار کے بعد دوسو ایک (201) اسمائے مبارکہ جمع کیے تھے۔ وہی اسماء حضرت امام محمد بن سلیمان جزولی سملالی حسنی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ (م۔870ھ) نے اپنی درود شریف پر مشتمل شہرہ آفاق کتاب دَلَائِلُ الۡخَیۡرَات میں تحریر کیے ہیں۔ یہ اسمائے مبارکہ دراصل کتاب کی آٹھ (8) منزلوں میں متفرق طور پر موجود ہیں، مگر آپؒ نے قارئین کی سہولت کے لیے کتاب کے شروع میں بھی یکجا بیان کر دیئے ہیں، مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات میں ان اسمائے مبارکہ کی مختصر تشریح بھی کی گئی ہے، جو ان کے مطالب سمجھنے کے لیے بڑی مفید ہے، اس دن کی منزل کے علاوہ جن کو حصولِ برکت کے لیے نیک لوگ روزانہ پڑھتے ہیں۔ اس سے آقائے دوجہاں نبی کریم ﷺ کی ذاتِ اقدس کی جلالتِ شان اور بزرگی کا اظہار ہوتا ہے، محبت اور تعظیم مصطفیٰ ﷺ کو جلا ملتی ہے۔ (1)

امام ابوالخیر شمس الدّین سخاویؒ (م۔904ھ) نے درود شریف کے فضائل پر تحریر کی جانے والی معروف کتاب اَلۡقَوۡلُ الۡبَدِیۡعُ فِی الصَّلٰوۃِ عَلٰی حَبِیۡبِ الشَّفِیۡعِ میں ساڑھے چار سو (450) سے زیادہ اسمائے نبی کریم ﷺ بیان فرمائے ہیں۔ اسی طرح امام جلال الدّین سیوطیؒ (م۔911ھ) نے آپ ﷺ کے تقریباً پانچ سو (500)

(1) مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات ص:37۔ نوریہ رضویہ پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور۔

اسمائے گرامی بیان کیے ہیں۔اسی نیک عمل کو جاری رکھتے ہوئے امام ابوعبداللہ محمد بن عبدالباقی زرقانیؒ (م۔1122ھ) نے اسماءُالنبی الکریم ﷺ کی تعداد معلوم کرنے میں مزید تحقیق کی تو شرح مواہب میں آٹھ سو (800) سے زیادہ تحریر کیے ہیں۔جبکہ سیرت، معجزات، محامد ،محاسن اور صفاتِ محمدی ﷺ پر فضائل وقصائد تحریر کرنے والے اور عرب دنیا میں سند کی حیثیت رکھنے والے ممتاز مذہبی سکالر، جیّد عالم دین حضرت علامہ یوسف نبہانیؒ (م۔1350ھ) سب سے سبقت لے گئے جنہوں نے ایک قصیدے میں آٹھ سوتیں (830) اسمائے شریفہ بیان کیے ہیں۔ (1)

ناموں کی کثرت مسمّٰی کی عظمتِ شان پر دلالت کرتی ہے، ابن عربی نے عارضۃُ الاحوذی میں نقل کیا ہے کہ بعض صوفیائے کرام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ایک ہزار (1000) نام ہیں اور نبی کریم ﷺ کے بھی ایک ہزار (1000) نام ہیں۔ابن فارس سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ کے اسمائے شریفہ دو ہزار بیس (2020) ہیں۔ (2)

یہاں چند وہ اسمائے گرامی تحریر کیے جا رہے ہیں جو قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے استعمال فرمائے اور اپنے محبوب ﷺ کے لیے بھی ان کو خود استعمال فرما کر ایک طرف آپ ﷺ کی تعریف وتوصیف بیان فرمائی ہے جسے عرفِ عام میں نعتِ رسولِ مقبول ﷺ بھی کہا جاتا ہے اور دوسری طرف بعض انسانی ذہنوں میں اُٹھنے والے کئی سوالات کے خاموش جوابات دے کر فاسد خیالات کو پیوندِ خاک کر دیا ہے۔

نمبر شمار	اللہ کریم کے اسمائے گرامی	محبوب کریم ﷺ کے اسمائے گرامی
1	اِنَّ اللّٰہَ بِالنَّاسِ لَرَءُ وۡ ف" رَّحِیۡم". (البقرہ: 143)	وَبِالۡمُؤۡ مِنِیۡنَ رَءُ وۡف" رَّحِیۡم". (التوبة :128)

(1) مطالع المسرات۔ص38 .علاّمہ محمد مہدی فاسیؒ ، نوریہ رضویہ پبلی کیشنز۔گنج بخش روڈ، لاہور

(2) مطالع المسرات۔ص193 .علاّمہ محمد مہدی فاسیؒ ، نوریہ رضویہ پبلی کیشنز۔گنج بخش روڈ، لاہور

نمبر شمار	اللہ کریم کے اسمائے گرامی	محبوبِ کریم ﷺ کے اسمائے گرامی
2	وَهُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِيۡمِ (التوبة: 129)	وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ (القلم : 4)
3	وَ کَفٰی بِاللّٰهِ شَهِيۡدًا (الفتح :28)	وَيَكُوۡنَ الرَّسُوۡلُ عَلَيۡكُمۡ شَهِيۡدًا (البقرہ : 143)
4	وَاللّٰهُ عَزِيۡز" ذُوانۡتِقَامٍ (المائدہ :95)	عَزِيۡز" عَلَيۡهِ مَا عَنِتُّمۡ (التوبہ :128)
5	اِنَّکَ اَنۡتَ الۡعَلِيۡمُ الۡحَكِيۡم (البقرہ : 32)	وَعَلَّمَکَ مَا لَمۡ تَكُنۡ تَعۡلَمُ (النساء :113)
6	رِضۡوَان" مِّنَ اللّٰهِ اَكۡبَرُ (التوبہ :72)	وَاللّٰهُ وَرَسُوۡلُه' اَحَقُّ اَنۡ يُّرۡضُوۡهُ (التوبہ :62)
7	ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَالۡحَقُّ (الحج :6)	قَدۡجَآءَ كُمُ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّكُمۡ (یونس :108)
8	اَلرَّحۡمٰنُ عَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ (الرحمن :1)	وَيُعَلِّمُكُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ (الجمعہ : 2)
9	وَاللّٰهُ يَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ (البقرہ : 213)	و اِنَّکَ لَتَهۡدِىۡ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ (الشوریٰ : 52)
10	وَهُوَ الۡحَكِيۡمُ الۡخَبِيۡرُ (الانعام :18)	اَلرَّحۡمٰنُ فَسۡئَلۡ بِهٖ خَبِيۡرًا. (اس خبیرا سے مراد نبی کریم ﷺ ہیں۔فرقان 59)

نمبر شمار	اللہ کریم کے اسمائے گرامی	محبوب کریم ﷺ کے اسمائے گرامی
11	فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا (النساء : 139)	وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ (المنافقون : 8)
12	اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (النور : 35)	قَدْ جَآءَ کُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ (المائدہ : 15)
13	اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَکُوْرٌ (الشوریٰ : 23)	اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا (الحدیث)
14	اَلْجَبَّارُ (الحشر : 23)	زبور میں حضور ﷺ کو اس نام سے یاد فرمایا: تَقَلَّدْ اَیُّهَا الْجَبَّارُ سَیْفَکَ.
15	اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (البقرہ : 253)	اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ (المائدہ : 55)
16	رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْم. (المؤمنون : 116)	اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ (الحاقہ : 40)

ان اسمائے گرامی کے مشترک ہونے کے باوجود شرک و بدعت کا کوئی شائبہ موجود نہیں ہے کیونکہ یہ ساری شانیں خود اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم ﷺ کو عطا فرمائی ہیں۔ قارئین کرام اس ادب کا ضرور خیال رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ جل جلالہ پڑھتے ہوئے جَلَّ جَلَالُهٗ ضرور پڑھیں، جیسے اَلْکَرِیْمُ جل جلالہ۔ اس کے محبوب نبی کریم ﷺ کے بھی اسمائے گرامی کو پڑھتے ہوئے بڑے ہی ادب کے ساتھ شروع میں سَیِّدُ نا اور نام لے کر درود شریف ﷺ بھی ساتھ ضرور پڑھیں، جیسے سَیِّدُ نَا کَرِیْم ﷺ۔ روزانہ وظیفہ میں رکھنے والوں کے لیے دوسو ایک (201) اسمائے نبی کریم ﷺ آپ کے زیرِ مطالعہ انوارِ سراجیہ جلد اوّل میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جا رہی ہے۔

اَسْمَآءُ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ صلی اللہ علیہ وسلم

﴿نبی کریم ﷺ کے مبارک نام﴾

تِلْکَ اَسْمَآءُ سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِائَتَانِ
ہمارے آقا، ہمارے نبی، ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کے یہ اسمائے مبارکہ ہیں۔ ان کی تعداد دوسو (201)
وَّوَاحِدٌ وَّهِیَ هٰذِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰی مَنِ اسْمُهٗ سَیِّدُنَا
ایک ہے، اور وہ یہ ہیں۔ اے اللہ تو درود و سلام بھیج اور برکتیں نازل فرما اس ذاتِ اقدس پر جس کا نام مبارک
مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. سَیِّدُنَا اَحْمَدُ ﷺ. سَیِّدُنَا حَامِدٌ ﷺ
محمد ﷺ (جن کی بار بار تعریف کی جائے) ہے۔ رب کی سب سے زیادہ تعریف کرنے والے، اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے والے

سَیِّدُنَا مَحْمُوْدٌ ﷺ	سَیِّدُنَا اَحِیْدٌ ﷺ	سَیِّدُنَا وَحِیْدٌ ﷺ
جس کی سب تعریف کریں	اُمت کو دوزخ سے بچانے والے	گوہر یکتا
سَیِّدُنَا مَاحٍ ﷺ	سَیِّدُنَا حَاشِرٌ ﷺ	سَیِّدُنَا عَاقِبٌ ﷺ
کفر کو مٹانے والے	مردوں کو اُٹھانے والے	پیچھے آنے والے
سَیِّدُنَا طٰهٰ ﷺ	سَیِّدُنَا یٰسٓ ﷺ	سَیِّدُنَا طَاهِرٌ ﷺ
چودھویں کے چاند	نوعِ انسانی کے سردار	پاک و صاف کرنے والے
سَیِّدُنَا مُطَهَّرٌ ﷺ	سَیِّدُنَا طَیِّبٌ ﷺ	سَیِّدُنَا سَیِّدٌ ﷺ
ہر عیب سے پاک	سب سے پاکیزہ	سب کے آقا
سَیِّدُنَا رَسُوْلٌ ﷺ	سَیِّدُنَا نَبِیٌّ ﷺ	سَیِّدُنَا کَامِلٌ ﷺ
اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے	غیب کی خبریں دینے والے	سب کمالوں میں مکمل
سَیِّدُنَا قَیِّمٌ ﷺ	سَیِّدُنَا جَامِعٌ ﷺ	سَیِّدُنَا مُقْتَفٍ ﷺ
اُمت کے سربراہ	تمام کمالات کے جامع	سب انبیاء کے بعد آنے والے
سَیِّدُنَا مُقَفٍّ ﷺ	سَیِّدُنَا اَلْکَلِیْلُ ﷺ	سَیِّدُنَا مُدَّثِّرٌ ﷺ
پیچھے آنے والے	انبیاء کے سرتاج	چادر اوڑھنے والے

سَیِّدُ نا مُحی ﷺ	سَیِّدُنامُنجِ ﷺ	سَیِّدُنا مُذَکِّر ﷺ
مردہ دلوں کو زندہ کرنے والے	نجات دینے والے	نصیحت فرمانے والے
سَیِّدُنا ناصِر ﷺ	سَیِّدُنامَنصُور ﷺ	سَیِّدُنا مَعلُوم ﷺ
مدد کرنے والے	جن کی مدد کی گئی	جنہیں ساری کائنات جانتی ہے
سَیِّدُنا شَہِیر ﷺ	سَیِّدُنا شاہِد ﷺ	سَیِّدُناشَہِید ﷺ
سب سے زیادہ مشہور	گواہی دینے والے	اُمّت کے گواہ
سَیِّدُنا مَشہُود ﷺ	سَیِّدُنا بَشِیر ﷺ	سَیِّدُنا مُبَشِّر ﷺ
جن سچائی کی گواہی دی گئی ہے	خوش خبری دینے والے	مژدہ سنانے والے
سَیِّدُنا نَذِیر ﷺ	سَیِّدُنا مُنذِر ﷺ	سَیِّدُنا نُور ﷺ
بروقت آگاہ کرنے والا	ڈرانے والا	اللہ تعالیٰ کے نور
سَیِّدُنا سِراج ﷺ	سَیِّدُنا مِصباح ﷺ	سَیِّدُنا ھُدًی ﷺ
نبوّت کے آفتاب	روشن چراغ	سراپاہدایت
سَیِّدُنامَہدِی ﷺ	سَیِّدُنا مُنِیر ﷺ	سَیِّدُنادَاعِ ﷺ
ہدایت یافتہ	روشن کرنے والے	اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے
سَیِّدُنامَدعُو ﷺ	سَیِّدُنا مُجِیب ﷺ	سَیِّدُنامُجاب ﷺ
پکارے گئے	عرض قبول کرنے والے	جن کی دعا قبول ہو
سَیِّدُنا حَفِی ﷺ	سَیِّدُنا عَفُو ﷺ	سَیِّدُنا وَلِیّ ﷺ
مہربان	معاف فرمانے والے	اللہ تعالیٰ کے دوست
سَیِّدُنا حَق ﷺ	سَیِّدُنا قَوِیّ ﷺ	سَیِّدُنااَمِین ﷺ
سراپاحق	زور آور	امانت دار
سَیِّدُنا مَاْمُون ﷺ	سَیِّدُنا کَرِیم ﷺ	سَیِّدُنا مُکَرَّم ﷺ
نڈر کیے ہوئے	ہر چیز کے سخی	بزرگی دیے ہوئے
سَیِّدُنا مَکِین ﷺ	سَیِّدُنا مَتِین ﷺ	سَیِّدُنا مُبِین ﷺ
مرتبہ اور دبدبہ والے	اُستوار(مضبوط)	ظاہر

سَیِّدُنا مُؤَمَّل ﷺ	سَیِّدُنا وَصُول ﷺ	سَیِّدُنا ذُوقُوَّة ﷺ
اُمیدوار	اللہ تعالیٰ سے واصل	طاقت ور
سَیِّدُنا ذُوحُرمَة ﷺ	سَیِّدُنا ذُومَکانَة ﷺ	سَیِّدُناذُوعِزّ ﷺ
عزت والے	بلند رتبہ والے	عزت والے
سَیِّدُنا ذُوفَضلٍ ﷺ	سَیِّدُنامُطاع ﷺ	سَیِّدُنامُطِیع ﷺ
بزرگی والے	جن کی سب اطاعت کریں	اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار
سَیِّدُنا قَدَمُ صِدقٍ ﷺ	سَیِّدُنا رَحمَة ﷺ	سَیِّدُنا بُشریٰ ﷺ
سچائی کے پیش رو	سراپا رحمت	سراپامژدہ
سَیِّدُنا غَوث ﷺ	سَیِّدُنا غَیث ﷺ	سَیِّدُنا غِیاث ﷺ
فریادرس	رحمت کی بارش	سراسر فریادرس
سَیِّدُنامُشَفَّع ﷺ	سَیِّدُنا شَفِیع ﷺ	سَیِّدُناصَالِح ﷺ
جن کی شفاعت مقبول ہے	شفاعت کرنے والے	نیکوکار
سَیِّدُنا مُصلِح ﷺ	سَیِّدُنا مُہَیمِن ﷺ	سَیِّدُناصَادِق ﷺ
اصلاح کرنے والے	نگہبان	ہمیشہ سچے
سَیِّدُنا مُصَدَّق ﷺ	سَیِّدُنا صِدق ﷺ	سَیِّدُنا بَرّ ﷺ
جن کی تصدیق کی گئی	سراپا سچائی	نیکوکار
سَیِّدُنا مُبِرّ ﷺ	سَیِّدُنا وَجِیہ ﷺ	سَیِّدُنانَصِیح ﷺ
نیکی کرنے والے	خوبصورت	نصیحت فرمانے والے
سَیِّدُنامُتَوَکِّل ﷺ	سَیِّدُنانَاصِح ﷺ	سَیِّدُنامُقَدَّس ﷺ
اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے والے	نصیحت فرمانے والے	ہر عیب سے پاک
سَیِّدُنامُقِیمُ السُّنَّة ﷺ	سَیِّدُنا کَفِیل ﷺ	سَیِّدُنا وَکِیل ﷺ
سنّت قائم فرمانے والے	اُمت کے ضامن	اُمت کے کارگزار

سَیِّدُنَا شَفِیق ﷺ	سَیِّدُنَا رُوحُ الْقُدُس ﷺ	سَیِّدُنَا رُوحُ الْحَقّ ﷺ
شفقت فرمانے والے	پاکیزگی کی جان	حق کی جان
سَیِّدُنَا رُوحُ الْقِسْط ﷺ	سَیِّدُنَا کَاف ﷺ	سَیِّدُنَا مُکْتَف ﷺ
عدل وانصاف کی جان	دونوں جہانوں میں کافی	کفایت کرنے والے
سَیِّدُنَا بَالِغ ﷺ	سَیِّدُنَا مُبَلِّغ ﷺ	سَیِّدُنَا شَاف ﷺ
بلند مرتبہ پر پہنچنے والے	اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والے	صحت بخشنے والے
سَیِّدُنَا وَاصِل ﷺ	سَیِّدُنَا مَوْصُول ﷺ	سَیِّدُنَا سَابِق ﷺ
اللہ تعالیٰ سے ملانے والے	اللہ تعالیٰ سے ملے ہوئے	سب سے آگے
سَیِّدُنَا سَائِق ﷺ	سَیِّدُنَا هَاد ﷺ	سَیِّدُنَا مُهْد ﷺ
سب کو چلانے والے	راہنما	راہ دکھانے والے
سَیِّدُنَا فَاضِل ﷺ	سَیِّدُنَا مُفَضَّل ﷺ	سَیِّدُنَا مُقَدَّم ﷺ
سب سے بزرگ	بزرگی دیئے ہوئے	پیشوا
سَیِّدُنَا عَزِیز ﷺ	سَیِّدُنَا مُصْطَفٰی ﷺ	سَیِّدُنَا مُجْتَبٰی ﷺ
غالب	(نبیوں میں) چنے ہوئے	برگزیدہ

سَیِّدُنَا صِرَاطُ اللّٰهِ ﷺ	سَیِّدُنَا صِرَاط مُسْتَقِیم ﷺ
راہِ خدا	راہِ راست
سَیِّدُنَا ذِکْرُ اللّٰهِ ﷺ	سَیِّدُنَا سَیْفُ اللّٰهِ ﷺ
ذکرِ الٰہی کا سبب	اللہ تعالیٰ کی برہنہ تلوار
سَیِّدُنَا حِزْبُ اللّٰهِ ﷺ	سَیِّدُنَا النَّجْمُ الثَّاقِب ﷺ
اللہ تعالیٰ کا لشکر	چمکتا ہوا ستارہ
سَیِّدُنَا مُنْتَقٰی ﷺ	سَیِّدُنَا اُمِّی ﷺ
ہر اعتبار سے چنے ہوئے	اُمّی (دنیا میں کسی اُستاد سے نہ پڑھنے والے مگر اُستاد)

سَیِّدُنَا رَسُولُ الرَّحْمَة ﷺ	سَیِّدُنَا رَسُولُ الْمَلَاحِم ﷺ
رحمت کے پیغامبر	جنگوں کے پیغامبر
سَیِّدُنَا رَسُولُ الرَّاحَة ﷺ	سَیِّدُنَا عَبْدُ اللّٰهِ ﷺ
راحت وآرام کے پیغامبر	اللہ تعالیٰ کے بندے
سَیِّدُنَا حَبِیبُ اللّٰهِ ﷺ	سَیِّدُنَا صَفِیُّ اللّٰهِ ﷺ
اللہ تعالیٰ کے پیارے	اللہ تعالیٰ کے چنے ہوئے
سَیِّدُنَا نَجِیُّ اللّٰهِ ﷺ	سَیِّدُنَا کَلِیمُ اللّٰهِ ﷺ
اللہ تعالیٰ کے ہم راز	اللہ تعالیٰ سے باتیں کرنے والے
سَیِّدُنَا خَاتَمُ الْاَنْبِیَآءِ ﷺ	سَیِّدُنَا خَاتَمُ الرُّسُلِ ﷺ
سب نبیوں کے آخری	سب رسولوں کے آخری
سَیِّدُنَا نَبِیُّ الرَّحْمَة ﷺ	سَیِّدُنَا نَبِیُّ التَّوْبَة ﷺ
رحمت کے نبی	درِ توبہ کھولنے والے نبی
سَیِّدُنَا حَرِیص عَلَیْکُمْ ﷺ	سَیِّدُنَا مُزَّمِّل ﷺ
تمہاری ہدایت کے لیے حرص کرنے والے	کملی اوڑھنے والے
سَیِّدُنَا سَیِّدُ الْمُرْسَلِینَ ﷺ	سَیِّدُنَا اِمَامُ الْمُتَّقِینَ ﷺ
سارے رسولوں کے سردار	سارے متقیوں کے پیشوا
سَیِّدُنَا قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِینَ ﷺ	سَیِّدُنَا خَلِیلُ الرَّحْمٰنِ ﷺ
روشن پیشانی اور چمکتے ہاتھ پاؤں والوں کے رہنما	رحمٰن کے خلیل
سَیِّدُنَا نِعْمَةُ اللّٰهِ ﷺ	سَیِّدُنَا هَدِیَّةُ اللّٰهِ ﷺ
اللہ تعالیٰ کی رحمت	اللہ تعالیٰ کا تحفہ
سَیِّدُنَا عُرْوَة وُثْقٰی ﷺ	سَیِّدُنَا صَحِیحُ الْاِسْلَام ﷺ
مضبوط دستاویز	دُرست اسلام والے

سَیِّدُنا مُخْتار ﷺ	سَیِّدُنا اَجِیر ﷺ
اختیار دیے گئے	اُجرت دیے گئے
سَیِّدُنا جَبَّار ﷺ	سَیِّدُنا اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ
شکستہ دلوں کو جوڑنے والے	حضرت قاسم کے باپ
سَیِّدُنا اَبُو الطَّاهِرُ ﷺ	سَیِّدُنا اَبُو الطَّیِّبِ ﷺ
حضرت طاہر کے باپ (ایک بیٹے کے طاہر وطیب لقب تھے)	حضرت طیب کے باپ (طیب وطاہر کا نام عبداللہ تھا۔)
سَیِّدُنا اَبُو اِبْرَاهِیمَ ﷺ	سَیِّدُنا فَاتِح ﷺ
حضرت ابراہیم کے باپ	رحمت کے دروازے کھولنے والے
سَیِّدُنا مِفْتَاح ﷺ	سَیِّدُنا مِفْتَاحُ الرَّحْمَةِ ﷺ
اسرار الٰہی کی کنجی	خزانۂ رحمت کی کنجی
سَیِّدُنا مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ ﷺ	سَیِّدُنا عَلَمُ الْاِیْمَانِ ﷺ
جنت کی کنجی	ایمان کے پرچم
سَیِّدُنا عَلَمُ الْیَقِیْنِ ﷺ	سَیِّدُنا دَلِیْلُ الْخَیْرٰتِ ﷺ
یقین کے جھنڈے	نیکیوں کے رہنما
سَیِّدُنا مُصَحِّحُ الْحَسَنَاتِ ﷺ	سَیِّدُنا مُقِیْلُ الْعَثَرٰتِ ﷺ
نیکیوں کو درست کرنے والے	لغزشوں سے درگزر کرنے والے
سَیِّدُنا صَفُوح عَنِ الزَّلَّاتِ ﷺ	سَیِّدُنا صَاحِبُ الشَّفَاعَةِ ﷺ
خطاؤں کو معاف کرنے والے	مقام شفاعت کے مالک
سَیِّدُنا صَاحِبُ الْمَقَامِ ﷺ	سَیِّدُنا صَاحِبُ الْقَدَمِ ﷺ
مقام محمود کے مالک	پیشوائی کے مالک
سَیِّدُنا مَخْصُوص بِالْعِزِّ ﷺ	سَیِّدُنا مَخْصُوص بِالْمَجْدِ ﷺ
جن کو عزت کے ساتھ خاص کیا گیا	جنہیں بزرگی کے ساتھ مختص کیا گیا
سَیِّدُنا مَخْصُوص بِالشَّرَفِ ﷺ	سَیِّدُنا صَاحِبُ الْوَسِیْلَةِ ﷺ
جنہیں شرف کے ساتھ مختص کیا گیا	وسیلہ کے مالک

سَیِّدُنا صَاحِبُ السَّیْفِ ﷺ	سَیِّدُنا صَاحِبُ الْفَضِیْلَةِ ﷺ
تلوار کے مالک	بزرگی والے
سَیِّدُنا صَاحِبُ الْاِزَارِ ﷺ	سَیِّدُنا صَاحِبُ الْحُجَّةِ ﷺ
تہ بند زیب تن فرمانے والے	پختہ دلیل والے
سَیِّدُنا صَاحِبُ السُّلْطَانِ ﷺ	سَیِّدُنا صَاحِبُ الرِّدَآءِ ﷺ
غلبہ اور قدرت والے	چادر اوڑھنے والے
سَیِّدُنا صَاحِبُ الدَّرَجَةِ الرَّفِیْعَةِ ﷺ	سَیِّدُنا صَاحِبُ التَّاجِ ﷺ
بلند درجے کے مالک	تاجدار (انبیاء ومرسلین)
سَیِّدُنا صَاحِبُ الْمِغْفَرِ ﷺ	سَیِّدُنا صَاحِبُ اللِّوَآءِ ﷺ
سرِ انور پر خود پہننے والے	(قیامت کے دن) لواءِ حمد کے مالک
سَیِّدُنا صَاحِبُ الْمِعْرَاجِ ﷺ	سَیِّدُنا صَاحِبُ الْقَضِیْبِ ﷺ
صاحب معراج	عصا اور تلوار کے مالک
سَیِّدُنا صَاحِبُ الْبُرَاقِ ﷺ	سَیِّدُنا صَاحِبُ الْخَاتَمِ ﷺ
براق کے شہسوار	مہر نبوت کے مالک
سَیِّدُنا صَاحِبُ الْعَلَامَةِ ﷺ	سَیِّدُنا صَاحِبُ الْبُرْهَانِ ﷺ
علامت نبوت کے مالک	روشن دلیل کے مالک
سَیِّدُنا صَاحِبُ الْبَیَانِ ﷺ	سَیِّدُنا فَصِیْحُ اللِّسَانِ ﷺ
واضح بیان کے مالک	فصیح زبان والے
سَیِّدُنا مُطَهَّرُ الْجَنَانِ ﷺ	سَیِّدُنا رَءُوْف ﷺ
پاک دل والے	بہت ہی مہربان
سَیِّدُنا رَحِیْم ﷺ	سَیِّدُنا اُذُنُ خَیْرٍ ﷺ
ہمیشہ رحم فرمانے والے	نیکیوں کے سننے والے
سَیِّدُنا سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ ﷺ	سَیِّدُنا عَیْنُ النَّعِیْمِ ﷺ
دو جہانوں کے سردار	نعمت کے سرچشمہ

سَیِّدُنَاعَیْنُ الْغُرِّ ﷺ	سَیِّدُنَاعَلَمُ الْھُدٰی ﷺ
روشن جبینوں کی چشم بینا	ہدایت کے پرچم
سَیِّدُنَا سَعْدُ اللّٰہِ ﷺ	سَیِّدُنَاسَعْدُ الْخَلْقِ ﷺ
اللہ تعالیٰ کی برکت	مخلوق کی سعادت
سَیِّدُنَا خَطِیْبُ الْاُمَمِ ﷺ	سَیِّدُنَارَافِعُ الرُّتَبِ ﷺ
اُمتوں کے خطیب	درجوں کو بلند کرنے والے
سَیِّدُنَاکَاشِفُ الْکُرَبِ ﷺ	سَیِّدُنَاعِزُّ الْعَرَبِ ﷺ
مصیبتوں کو دور کرنے والے (اللہ تعالیٰ کے اذن سے)	عالمِ عرب کی آبرو
سَیِّدُنَاصَاحِبُ الْفَرَجِ ﷺ	سَیِّدُنَاکَرِیْمُ الْمَخْرَجِ ﷺ
ہر کشادگی کے مالک	آپ کی جائے ولادت بڑی عزت والی ہے۔

دُعا: اَللّٰھُمَّ یَارَبِّ بِجَاہِ نَبِیِّکَ الْمُصْطَفٰی ۝ وَرَسُوْلِکَ الْمُرْتَضٰی ۝

دُعا: اے اللہ تعالیٰ! اے میرے رب! اپنے برگزیدہ نبی ﷺ کے صدقے سے اور اپنے پسندیدہ رسول ﷺ کے صدقے

طَھِّرْ قُلُوْبَنَا مِنْ کُلِّ وَصْفٍ یُّبَاعِدُنَاعَنْ مُشَاھَدَتِکَ وَمَحَبَّتِکَ وَاَمِتْنَا عَلَی

سے ہمارے دلوں کو ہر اس وصف سے پاک کردے جو ہمیں تیرے دیدار سے اور تیری محبت سے دور کردے، اور ہمیں اہلِ سنت و

السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَالشَّوْقِ اِلٰی لِقَائِکَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ۝ وَصَلَّی اللّٰہُ

جماعت کے طریقے کے مطابق وفات عطا فرما، اور اپنی ملاقات کے شوق پر (موت عطا فرما)، اے بزرگی والے اور اے بخشش

عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا ۝ وَالْحَمْدُ

کرنے والے! اللہ تعالیٰ درود بھیجے ہمارے آقا، ہمارے مولیٰ حضرت محمد ﷺ پر، اور آپ کی آل پر، اور آپ کے صحابہ کرام پر،

لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۝ ☆☆☆

اور سلام بھیجے بہترین سلام، اور تمام تعریفیں عالمین کو پالنے والے کے لیے ہیں۔

حصار قائم کرنا

حِصار عربی زبان کا لفظ ہے، جس کے معنیٰ قلعہ، احاطہ، چاردیواری، گھیرے میں لینا اور شہر پناہ کے ہیں۔ صوفیاء اور نیک لوگ اپنے گھر کا، اپنی ذات کا چاروں طرف کچھ پڑھ کر خیالی خط کھینچ لیتے ہیں جس سے وہ انسان بیرونی چیزوں کے خطرات، ہر قسم کے جانی یا مالی نقصان، کسی قسم کی چوری، دورانِ سفر گاڑی کے حادثے، شیطانی یا انسانی دشمن کے حملوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

☆ سورہ فاتحہ پڑھ کر حِصار اس طرح قائم کیا جاتا ہے کہ خیال میں پورے گھر کو یا گاڑی کو تین حصوں میں تقسیم کرے، گھر یا گاڑی کے چاروں طرف چل کر خود جانا ضروری نہیں ہے، چارپائی پر بیٹھ کر یا لیٹ کر گاڑی کی سیٹ پر بھی پڑھا جاسکتا ہے۔ خیال میں شہادت والی اُنگلی کے اشارے سے اپنے گھر کے مرکزی دروازے سے سورہ فاتحہ یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پڑھنا شروع کرے، ایک دفعہ پوری سورت آمین تک پڑھ کر آہستہ آواز میں سُبْحَانَ اللّٰہ کہے، دوبارہ پھر سورہ فاتحہ پڑھنا شروع کرے جب سورت ختم ہو تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے، تیسری بار پھر اسی طرح خیال میں مکان کے گرد پوری سورہ فاتحہ پڑھے اور آخر میں اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے۔ اس طرح دو بار پورے مکان، گاڑی یا انسانی جان کا حصار پڑھ کر اس کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کردینے سے وہ چیز ہر خطرے سے بچ جاتی ہے۔ اسی طرح آیۃ الکرسی پڑھ کر بھی حصار قائم کیا جاسکتا ہے۔ ☆☆☆

یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَیَا سَیِّدَ الْبَشَرِ
مِنْ وَّجْھِکَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرُ
لَا یُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّہٗ
بَعْدُ اَزْ خُدَا بَزُرْگ تُوئی قِصَّہ مُخْتَصَر

﴿حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ﴾

﴿دُعا کرنے کا طریقہ﴾

روزانہ کے وظائف، ختم شریف پڑھنے کے بعد یا قرآنِ مجید میں سے جو کچھ آپ نے پڑھا ہے، اس کو ایصالِ ثواب کرنے کے لیے دُعا کرنے کا صحیح طریقہ یہ ہے:

سب سے پہلے درود شریف پڑھیں صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ ۔ اس کے بعد عربی میں قرآنی جو دُعا آتی ہو وہ پڑھیں جیسے رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔ یا جتنی دُعائیں آتی ہوں وہ سب پڑھ لیں۔ پھر حدیث میں ذکر کی ہوئی کوئی دُعا اگر یاد ہو تو وہ پڑھ لیں، پھر کہیں: یا اللہ! جو کچھ میں نے پڑھا یا جو کچھ میرے مِلک کیا گیا، اس میں اگر کسی زبر، زیر، پیش، شد یا مد کی کوئی غلطی ہو گئی ہو تو تو ہمیں معاف فرما، جو صحیح صحیح پڑھا گیا وہ ہدیۃً، تحفۃً، نذرانۂ عقیدۃً اور محبۃً تیرے پیارے حبیب ﷺ کی بارگاہِ عالیہ میں پیش کرتا ہوں یا اللہ تو اُسے قبول فرما، نبی پاک ﷺ کے وسیلے سے آپ کے والدین کریمین، ازواجِ مطہرات، حضور ﷺ کے تمام بیٹے اور بیٹیوں، اہلِ بیتِ اَطہار، خلفائے راشدین، تمام صحابہ کرام، ساداتِ کرام، تابعین، تابع التابعین، بزرگانِ دین، اولیائے کرام، والدین اور تمام فوت شدگان، اگر پیرو مرشد (فوت ہو چکے ہوں تو ان کا نام لے کر دعا کرے) یا اللہ کریم ان سب کی روحوں کو پیش کرتا ہوں تو اسے قبول فرما، یا اللہ نبی کریم ﷺ کے وسیلے سے آدم عَلَیْہِ السَّلَامُ سے لے کر آج تک جتنے اہلِ ایمان لوگ فوت ہو چکے ہیں، ان سب کی روحوں کو پیش کرتا ہوں تو اسے قبول فرما۔

یا اللہ! ہمارے ملک پاکستان کی خیر فرما، اس کو ترقی عطا فرما، اس کی نظریاتی یا جغرافیائی حدود کی حفاظت کرنے والی افواج کی خیر فرما، اس کو دہشت گردی سے محفوظ فرما۔ یا اللہ! ہمارے گناہ ریت کے ذرّوں سے زیادہ بھی زیادہ ہیں، مگر تیری رحمت ان پر غالب ہے، ہم ان گناہوں کی معافی مانگتے ہیں، یا اللہ! تجھے تیری رحمت کا واسطہ تو ہمیں معاف فرما۔ یا اللہ ہم جنّت کا سوال کرتے ہیں، تو ہمیں عطا فرما، ہم جہنم سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں، تو ہمیں

اپنی پناہ عطا فرما۔ ہم نبی کریم ﷺ کی محبت مانگتے ہیں اور درود شریف کی توفیق طلب کرتے ہیں، یا اللہ ہمیں عطا فرما، یا اللہ کریم تو ہمیں حجِ بیتُ اللہ کی بار بار توفیق عطا فرما۔

یا اللہ ہم سب کو حاسدین کے حسد سے اور شریروں کے شر سے محفوظ فرما۔ روزگار کے سلسلہ میں تمام پریشان لوگوں کو وسیع رزقِ حلال عطا فرما، ہمیں کسی کا محتاج نہ کر، تمام ذہنی اور فکری پریشان حال لوگوں کی پریشانیاں دور فرما، جو بے اولاد ہیں ان کو نیک اولاد عطا فرما، جو والدین اپنے بچوں اور بچیوں کے نیک رشتوں کی انتظار میں ہیں یا اللہ تو ان کو نیک اور صالح رشتے عطا فرما، یا اللہ تو ہمیں پنجگانہ نماز کی توفیق عطا فرما اور تو ہمیں تلاوتِ قرآن اور نیک اعمال کرنے کی توفیق عطا فرما، تو ہماری کمزوریاں اور سُستیاں دور فرما، ہم دنیا میں زندہ رہیں تو شان سے اور دُنیا سے رُخصت ہوں تو ایمان سے، یا اللہ ہمارا خاتمہ بالخیر اور کلمہ طیّبہ پر فرما دینا، بیماروں کو شفائے کاملہ عطا فرما۔ یا اللہ جو کچھ ہم نے مانگا وہ بھی عطا فرما، اپنی کوتاہ علمی سے جو ہم نہیں مانگ سکے اور تو ہمارے حق میں بہتر سمجھتا ہے وہ بھی عطا فرما۔

اگر دعائیہ شعر آتے ہوں وہ پڑھ لیں۔ جس طرح یہ ہے:

الٰہی بحقِ بنی فاطمہ — کہ بر قولِ ایماں کنی خاتمہ
اگر دعوتم رد کنی ور قبول — منم دست و دامانِ آلِ رسول ﷺ

یا اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خاں بریلویؒ کے یہ دعائیہ اشعار بھی پڑھے جا سکتے ہیں:

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو — جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو
گرمیٔ محشر میں جب بھڑکیں بدن — دامنِ محبوب ﷺ کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی بھول جائیں نزع کی تکلیف کو — شادیٔ دیدارِ حسنِ مصطفیٰ ﷺ کا ساتھ ہو

اگر دعا کا ترجمہ معلوم نہ ہو تو برکت کے لیے صرف قرآن کی ایک دُعا پڑھ لیں، دعا اپنی زبان میں مانگیں، اپنی ضرورت کی ہر چیز مانگیں، اللہ عطا فرمانے والا ہے۔ آخر میں درود شریف صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ پڑھ کر اپنی دعا مکمل کریں۔

اجازت نامہ

جووظائف "جمالِ ضمیر الحق" میں تحریر کیے گئے ہیں، وہ ہرصحیح العقیدہ مسلمان کو پڑھنے کی اجازت ہے ، جو مذکورہ شرائط کالحاظ کر سکے۔اللہ کریم کی محبت اوراس کے محبوب کریم ﷺ کی محبت اور اِطاعت رسول ﷺ حاصل کرنے کی نیّت سے پڑھیں ۔ اس کے ساتھ دیگر فوائد خود بخود حاصل ہو جائیں گے۔یہ اجازت خانقاہِ چشتیہ صابریہ سراجیہ ظہور ہال پیپلز کالونی (1) فیصل آباد کے شیخ طریقت، یادگارِ اَسلاف، مرشدِ برحق، جناب قبلہ حضور:

الشّاہ میاں محمد ضمیرُ الحق چشتی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

کی طرف سے ہے۔وہ یہ تاکید بھی کرتے ہیں کہ ان کو پڑھ کر مشائخِ سلسلۂ چشت، اہلِ ارادت، اُمتِ مسلمہ، اپنے ایمان کی سلامتی، پاکستان کی سالمیّت اور خاص کر جس مقصد کے لیے پڑھ رہے ہیں اس کے لیے دُعا فرمائیں۔ ہر پڑھنے والا وظیفہ مکمل ہونے کے بعد ایصالِ ثواب کا اہتمام کرے۔اللہ کریم ہر قاری کو ہر عِلّت، قِلّت اور ذِلّت سے محفوظ فرمائے۔

آمِین بِجَاہِ طٰہٰ ویٰس ﷺ

اجازت حاصل کنندہ اور طالبِ دعا :

خاک پائے راہِ صاحبدلاں: **محمد حنیف چشتی غُفِرَ لَہٗ**

28 شوّالُ المکرّم 1432ھ، بمطابق

27 ستمبر 2011ء بروز منگل رات ۱۰ بجے

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مُرشد کامقام

اللہ اللہ کریئے تے تاں گل بن دی اے
کامل مُرشد پھڑیئے تے تاں گل بن دے اے
اللہ ھُو دیاں ضرباں لا کے سینے وِچ
سینہ روشن کریئے تے تاں گل بن دی اے
دل وچ نام لکھا کے سوہنے مُرشد دا
مرشد مرشد کریئے تے تاں گل بن دی اے
سر نذرانہ کریئے سر دیاں سائیاں نوں
جان تلی تے دھریئے تے تاں گل بن دی اے
اپنا آپ مٹا کے سوہنے مرشد توں
مَرن توں پہلے مَریئے تے تاں گل بن دی اے
مُرشد کا کُم حق دے رَستے پا دینا
پَیر سنبھل کے دھریئے تے تاں گل بن دی اے
سو گلاں دی اِکو گل تنویر میاں
سچّی توبہ کریئے تے تاں گل بن دی اے

شجرہ چشتیہ صابریہ سراجیہ

حمد بے حد ہے خدائے پاک کو اور سلام اس سیّدِ لولاک کو

رحمتِ حق ہو جیو ان پر مدام آل اور اَصحاب پر اُن کے تمام

بعد اس کے شجرۂ پیرانِ چشت نظم میں پڑھ تو جو ہو اہلِ بہشت

کرتو اوّل نام مرشد کا شروع اور جنابِ کبریا میں ہو رجوع

صاحبِ نورِ بصیرت اورخُلقِ مصطفیٰ تھے ضمیر الحق ؒ ہادی باصفا

منبع ِ جود و سخا عالی مقام شاہ ظہورُ الحق ؒ ہادی ذوالکرام

ہادی ِ راہ ِ خدا و مصطفیٰ ! ہیں سراج ُ الحق ؒ با نورو ضیاء

مُرشدِ پاکاں محمد با حسین ؒ ابنِ حیدر مصطفیٰ ؒ کے نور ِ عین

دستگیرِ دوجہاں حافظ حسین ؒ شاہ فقیر بادشاہ ؒ کے نورِ عین

ہادی ِ راہِ خدا و دستگیر ! مقتدا و پیشوا و شاہ فقیرؒ !

مقتدا و پیشوا ء نورِ عین یعنی تھے وہ حضرت شاہ حسین ؒ

مُرشد ان کے حافظِ قرآن تھے عبد الرحمٰنؒ کامل انسان تھے !

مُرشد اللہ ان کے تھے ملّا فقیرؒ نام خاص عبد الکریم ؒ دستگیر !

مُرشد اُن کے شاہ عنایت اللہؒ تھے رات دن مشغول ذکر اللہ تھے

عُرف میں میراں جی سیّد شاہ بیکھؒ بو سعیدؒ نام ِ پاک اُن کا تو سیکھ

شاہ ابو المعالی ؒ وہ مقبولِ خدا یاد میں حق کی وہ تھے صبح و مسا

شیخ داؤدؒ اور گنگوہ ان کی جاہ شیخ صادق بو سعیدؒ با صفا !

اور نظام ُ الدّین بلخی ؒ رہنما ! تھے جلال ُ الدّینؒ تھانیسر تھی جا

قطب عالم عبد القدّوسؒ ان کا نام تھے محمد عارفؒ ذوالکرام

احمد عبد الحق ؒ ردَولی اُن کی جا تھے جلال ُ الدّینؒ کامل اولیاء

تھے وہ شمس الدّینؒ شمس حق و دیں عارف باللہ تھے وہ بالیقیں !

احمد صابر علاء و الدّین علی ؒ حضرت مخدوم بے شک ہیں ولی

تھے فرید الدّیں وہ گنجِ شکرؒ خواجہ قطب الدّینؒ دہلی پُر اثر

تھے معین ُ الدّینؒ امامِ چشتیاں خواجہِ ہند ُ الولی فخرِ زماں

خواجہ عثمان ہارَونؒ اُن کا مقام تھے شریف الدّین زندنیؒ حاجی تھا نام

خواجہ قطبُ الدّیں مودودیؒ لقب خواجہ یوسف ناصرُ الدّینؒ با ادب

تھے محمد زاہدؒ مقبول ِ دیں تھے ابی احمدؒ وہ ابدال اوّلیں

تھے ابو اسحاقؒ شام اُن کا مقام تھے علو ممشادؒ دینوری تھا نام !

تھے ہبیرہؒ نام بصرہ ان کی جا تھے حُذیفہؒ مرعشی اہلِ صفا !

حضرت سلطان ابراہیم شاہ ؒ ابنِ اَدہم بلخیؒ با عزو جاہ !

تھے فضیل ابنِ عیاضؒ با خدا ! عبد الواحدؒ ابنِ زید رہنما !

تھے حسن بصری وہ ہادی پیشوا تھے امام دوجہاں وہ مقتدا

تھے امیر ُ المؤ منین مشکل کشاؓ بو تراب مرتضیٰ شیرِ خدا

ہیں محمد مصطفیٰ ﷺ صلو ا علیہ ہیں رسول ِ رہنما صلو ا علیہ

اِن کی ارواحوں کی برکت سے سدا دین و دنیا میں رہوں میں با خدا

آرزو میری یہی ہے اے خدا آپ سے مجھ کو نہ کر اِک دم جدا

شجرہ شریف کے بعددرج ذیل **درودِ خضری** پڑھ کردُعا کریں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ

☆☆☆☆☆

شجرہ کے اولیائے کرام سال بہ سال

☆1: حضرت میاں محمد ضمیر الحق چشتیؒ جائے ولادت گورداس پور، تاریخِ ولادت 1926ء، تاریخِ وصال 16 دسمبر 2015ء، جائے تدفین فیصل آباد۔

☆2۔ حضرت الشاہ محمد ظہور الحقؒ، جائے ولادت بٹالہ، تاریخِ ولادت تقریباً 1896ء، تاریخِ وصال 10 ذوالحجہ 1404ھ، 7 ستمبر 1984ء، مدفن فیصل آباد۔

☆3۔ حضرت الشاہ محمد سراج الحقؒ، جائے ولادت، کرنال تاریخِ ولادت 1287ھ، تاریخِ وصال 28 شوال المکرّم 1350ھ، مدفن گورداس پور ہندوستان۔

☆4۔ حضرت صوفی سیّد محمد حسین شاہؒ، جائے ولادت مراد آباد، تاریخِ وصال 29 ربیع الاوّل 1331ھ، تدفین محلّہ مغل پورہ شہر مراد آباد، ہندوستان۔

☆5۔ حضرت حافظ سیّد علی حسینؒ، جائے ولادت مراد آباد، تاریخِ وصال 5 رمضان المبارک، جائے تدفین شہر مراد آباد، ہندوستان۔

☆6۔ حضرت شاہ غلام حسینؒ، جائے ولادت، رام پور، تاریخِ ولادت 7 شعبان المعظم 1203ھ، تاریخِ وصال 19 رمضان المبارک 1269ھ، جائے تدفین، رام پور، ہندوستان۔

☆7۔ حضرت خواجہ عبدالرحمٰنؒ، جائے ولادت، ہندوستان، تاریخِ وصال 13 رمضان المبارک ۔

☆8۔ حضرت خواجہ عبدالکریمؒ، جائے ولادت، گجرات پاکستان، تاریخِ ولادت 4 رجب المرجب 1123ھ، جائے تدفین، رام پور ہندوستان، تاریخ وصال 3 شعبان المعظم 1246ھ۔

☆9۔ حضرت شاہ عنایت اللہؒ، جائے ولادت، قندھار، تاریخِ ولادت 27 رجب المرجب 1109ھ، جائے تدفین، بہلول پور نزد لدھیانہ

ہندوستان، تاریخِ وصال 5 رمضان المبارک 1195ھ۔

☆10۔ حضرت سیّد بھیکھ میراںؒ، جائے ولادت، سرہند، تاریخِ ولادت 13 جمادی الآخر 1058ھ، تاریخِ وصال 5 رمضان المبارک 1169ھ، جائے تدفین، کھڑام، ہندوستان۔

☆11۔ حضرت شاہ ابوالمعالیؒ، جائے ولادت، سہارن پور، تاریخِ ولادت 11 شوال المکرّم 1025ھ، تاریخِ وصال 11 ربیع الاول 1160ھ، جائے تدفین، انبٹہ، ہندوستان۔

☆12۔ حضرت شاہ داؤد عزیزؒ، جائے ولادت، گنگوہ شریف، سال ولادت 1025ھ، تاریخِ وصال 6 رمضان المبارک 1080ھ۔

☆13۔ حضرت شاہ محمد صادقؒ، جائے ولادت، گنگوہ شریف، تاریخِ ولادت 17 ربیع الاوّل 987ھ، تاریخِ وصال 9 محرم الحرام 1053ھ، جائے تدفین، گنگوہ شریف، ہندوستان۔

☆14۔ حضرت خواجہ ابوسعید گنگوہیؒ، جائے ولادت، گنگوہ شریف، تاریخِ ولادت 14 شعبان المعظم 959ھ، تاریخِ وصال یکم ربیع الثانی 1043 یا 1049ھ، جائے تدفین، گنگوہ شریف، ہندوستان۔

☆15۔ حضرت نظام الدّین بلخیؒ جائے ولادت، روزن، تاریخِ ولادت 12 رجب المرجب 912ھ، تاریخِ وصال 7 رجب المرجب 1017 یا 1051ھ، جائے تدفین بلخ شریف۔

☆16۔ حضرت شاہ جلال الدّین تھانیسریؒ، جائے ولادت دہلی، تاریخِ ولادت یکم رجب المرجب 867ھ، تاریخِ وصال 15 یا 25 ذوالحجہ 989ھ، جائے تدفین تھانیسر، ہندوستان۔

☆17۔ حضرت شاہ قطبِ عالم عبدالقدوس ؒ، جائے ولادت، ردولی، تاریخِ ولادت 23 جمادی الثانی 842ھ، تاریخِ وصال 23 جمادی الثانی 944یا945ھ، جائے تدفین، گنگوہ شریف، ہندوستان۔

☆18۔ حضرت شیخ محمد عارف ؒ (کمال الدّین محمد)، تاریخِ ولادت 25 جمادی الثانی 837ھ، تاریخِ وصال 21 شعبان المعظم 898ھ، جائے تدفین، ردولی شریف، ہندوستان۔

☆19۔ حضرت شاہ عارف ؒ (احمد عارف)، جائے ولادت، ردولی شریف، تاریخِ ولادت 20 صفر المظفر 812ھ، تاریخِ وصال 17 صفر المظفر یا 21 شوال المکرّم 882ھ، جائے تدفین، ردولی شریف، ہندوستان۔

☆20۔ حضرت شاہ مخدوم عبدالحق ؒ، تاریخِ ولادت، 21 ذیقعد 737ھ، تاریخِ وصال 15 جمادی الثانی 837ھ، جائے تدفین، ردولی شریف، ہندوستان۔

☆21۔ حضرت شاہ جلال الدّین کبیر الاولیاء ؒ، تاریخِ وصال 13 ربیع الاول 765ھ، جائے تدفین، پانی پت، ہندوستان۔

☆22۔ حضرت شاہ شمس الدّین ترک ؒ، جائے ولادت، سرخس، تاریخِ ولادت، 21 جمادی الثانی 597ھ، 10 جمادی الثانی 699ھ یا 19 شعبان المعظم 718یا716ھ، جائے تدفین، پانی پت، ہندوستان۔

☆23۔ حضرت سیّد علاؤالدّین علی احمد صابر کلیری ؒ، جائے ولادت، ہرات، تاریخِ ولادت 19 ربیع الثانی 592ھ، تاریخِ وصال 13 ربیع الاول 690ھ، جائے تدفین، کلیر شریف، ہندوستان۔

☆24۔ حضرت فریدُ الدّین مسعود گنج شکر ؒ، جائے ولادت، کوٹھووال نزد ملتان، تاریخِ ولادت 4 ذوالحجہ 566ھ، تاریخِ وصال 5 محرم الحرام 661یا664ھ،

عمر 95 سال، جائے تدفین، پاک پتن شریف، پاکستان۔

☆25۔ حضرت خواجہ قطبُ الدّین بختیار کاکی ؒ، جائے ولادت، اوش شریف ہندوستان، تاریخِ ولادت 24 رمضان المبارک 548ھ، تاریخِ وصال 14 ربیع الاول 634ھ یا 633ھ، جائے تدفین، مہرولی شریف دہلی ہندوستان۔

☆26۔ حضرت سلطانُ الہند خواجہ معینُ الدّین چشتی اجمیری ؒ، جائے ولادت، سنجر شریف، تاریخِ ولادت 9 جمادی الثانی 542ھ، تاریخِ وصال 6 رجب المرجب 633ھ، عمر 91 سال، جائے تدفین، اجمیر شریف، ہندوستان۔

☆27۔ حضرت شاہ عثمان ہارونی ؒ، جائے ولادت، ہارون شریف، تاریخِ ولادت 13 رمضان المبارک 500ھ، تاریخِ وصال 6یا5 شوال المعظم 599ھ، یا 617ھ عمر سو سال، جائے تدفین، مکۂ معظمہ، سعودی عرب۔

☆28۔ حضرت خواجہ مخدوم حاجی شریف زندنی ؒ جائے ولادت، قوام، تاریخِ ولادت 21 رمضان المبارک 453ھ، تاریخِ وصال 10 رجب المرجب 650ھ، جائے تدفین، شہر زندان قنوج۔ بعمر 120 سال۔

☆29۔ حضرت قطبُ الدّین مودود چشتی ؒ، تاریخِ ولادت 13 شعبان المعظم 419ھ، تاریخِ وصال یکم رجب المرجب 537یا527ھ، جائے تدفین، چشت۔

☆30۔ حضرت ناصر الدّین ابو یوسف چشتی ؒ، جائے ولادت، نواحِ چشت، تاریخِ ولادت 13 شعبان المعظم 325ھ، تاریخِ وصال 3 رجب المرجب 459ھ، جائے تدفین، چشت شریف، افغانستان۔

☆31۔ حضرت شاہ محمد زاہد ؒ، جائے ولادت، خاص چشت، تاریخِ ولادت 22 محرم الحرام 299ھ، تاریخِ وصال 15 رجب المرجب 411، جائے تدفین، چشت شریف، افغانستان۔

☆32۔ حضرت شاہ ابی احمد بن سلطان ابدال چشتیؒ ، جائے ولادت، بدخشاں،
تاریخِ ولادت 6 رجب المرجب 202ھ، تاریخِ وصال یکم جمادی الثانی
یا 14 ربیع الثانی 355ھ، جائے تدفین، چشت شریف، افغانستان۔

☆33۔ حضرت شاہ ابو اسحاق شامی چشتیؒ ، جائے ولادت، دمشق، تاریخِ ولادت
17 ذوالحجہ 237ھ، تاریخِ وصال 14 محرم الحرام 343 یا 351ھ،
جائے تدفین، عکہ، ملکِ شام۔

☆34۔ حضرت سیدنا شاہ ممشاد علو دینوریؒ ، جائے ولادت، کوفہ، تاریخِ ولادت،
12 رجب المرجب 196ھ، تاریخِ وصال 4 یا 14 محرم الحرام 299ھ،
جائے تدفین، دینور۔

☆35۔ حضرت خواجہ امین الدّین ابو ہبیرہ بصریؒ ، جائے ولادت، بصرہ، تاریخِ
ولادت 22 رجب المرجب 152ھ، تاریخِ وصال، 7 شوال 279ھ،
جائے تدفین، بصرہ، عراق۔

☆36۔ حضرت شاہ حذیفہ مرعشیؒ ، جائے ولادت، بدخشاں، تاریخِ ولادت
13 ذوالحجہ 117ھ، تاریخِ وصال 5 شوال 203ھ/24 شوال 256ھ،
جائے تدفین، مرعش پہاڑ حذیفہ۔

☆37۔ حضرت شاہ ابراہیم اَدہمؒ ، جائے ولادت، بلخ، تاریخِ ولادت 9 شوال
110ھ تاریخِ وصال 26 جمادی الاول 166 یا 180ھ، جائے تدفین،
شام بلادِ روم۔

☆38۔ حضرت خواجہ فضیل ابنِ عیاضؒ ، جائے ولادت کوفہ، تاریخِ ولادت
11 ذی قعدہ 7ھ، تاریخِ وصال 3 ربیع الثانی 187ھ یا 70ھ، جائے
تدفین، جنت المعلیٰ مکۃ المکرّمہ، سعودی عرب۔

☆39۔ حضرت خواجہ عبدالواحدؒ ، تاریخِ ولادت 9 شعبان المعظم 3ھ، تاریخِ
وصال 16 یا 27 صفر المظفر 177 یا 171ھ، جائے تدفین، قبرستان
کعبہ شریف یعنی جنت المعلیٰ، سعودی عرب۔

☆40۔ حضرت شاہ حسن بصریؒ ، جائے ولادت، طائف، تاریخِ ولادت 11
رمضان المبارک 13ھ، تاریخِ وصال 4 محرم الحرام 110 یا 111ھ،
جائے تدفین، بصرہ (صحرائے عراق)۔ آپ نے 450 صحابہ کرام عَلَیْہِمُ
الرِّضْوَان کی زیارت کی۔

☆41۔ حضرت ابوالحسن **علی المُرتضٰی** کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ، جائے
ولادت خانہ کعبہ، تاریخِ ولادت 18 رجب المرجب، تاریخِ وصال 21
رمضان المبارک 40ھ، جائے تدفین، نجفِ اشرف، عراق۔

☆42۔ **حضرت محمد رسول اللہ** ﷺ جائے ولادت، مکۃ المکرّمہ
، تاریخِ ولادت 12 ربیع الاوّل، تاریخِ وصال 12 ربیع الاوّل 11ھ،
جائے تدفین، سکونِ جان وایماں مدینۃ النبی ﷺ۔

❁❁❁❁❁

نوٹ :

تواریخِ ولادت ووصال میں ممکن ہے بعض اہلِ تحقیق کو اختلاف رائے ہو
جو ان کا علمی حق ہے، مگر یہاں جمہور محققین تذکرہ نگاروں کے مطابق تحریر کرنے
کی کوشش کی گئی ہے، اللہ تعالیٰ ہر لغزش اور سہو کو معاف فرمائے، آمین ثم آمین۔

☆☆☆☆

شجرہ شریف میں موجود بزرگانِ دین یا کسی بھی نیک اور بزرگ آدمی کا ذکر کرنے ، لکھنے، سننے اور سنانے سے ذکر کرنے اور سننے والے کا بھی فائدہ ہوتا ہے کیونکہ:

رُباعی

رانجھا رانجھا کردی نی میں آپے رانجھا ہوئی

سدّو نی مینوں دھیدو رانجھا ہیر نہ آکھے کوئی

رانجھا میں وچ میں رانجھے وچ ہور خیال نہ کوئی

میں نہیں او آپ ای اپنی، آپ کرے دل جوئی

﴿ بابا بلّھے شاہؒ ﴾

☆☆☆☆☆

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ،اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰ خِرَۃِ،اَللّٰھُمَّ اسْتُرْنَا بِسِتْرِکَ الْجَمِیْلِ، اَللّٰھُمَّ لَا تَکِلْنَا اِلٰی غَیْرِکَ یَا رَبَّنَا طُرْفَۃَ عَیْنٍ ، اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلِلْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابِ ، بِحُرْمَۃِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ، وَخَاتَمِ النَّبِیِّنَ ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی قَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ، وَبِحُرْمَۃِ اَوْلِیَآءِ الْکَامِلِیْنَ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ.اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اتِّبَاعَہٗ ،اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَہٗ O

❁❁❁❁❁

جماعتِ سراجیّہ کا پیغام

جماعت سراجیہ اپنے تمام متعلّقین اور متوسّلین ،مریدین اور منسلکین کو جو پیغام دیتی ہے،اس کے چند اہم نکات درج ذیل ہیں:

☆ اتحاد بین المُسلمین

مسلم دشمن قوتوں کی سازشوں اور شاطرانہ چالوں کو ناکام بنانے کے لیے فرقہ واریت،تعصب اور تنگ نظری کے زہر کا تریاق اتحاد بین المسلمین ہے۔

☆ تعلیم

اسلام کے غلبہ کے لیے ہر مسلمان کا تعلیم یافتہ ہونا ضروری ہے۔ علم (سائنس) کے ہتھیار سے اسلام غالب اور پاکستان مستحکم ہوگا۔

☆ خدمتِ خلق

اپنی صلاحیّت اور طاقت کے مطابق عوام کی خدمت سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

☆☆☆☆☆

جماعتِ سراجیّہ کا منشور

جماعتِ سراجیّہ کے منشور کے چیدہ چیدہ نکات درج ذیل ہیں:

☆ نمازکی پابندی

قرآن پاک میں ہے:''بے شک نماز اہلِ ایمان پر مقرّرہ وقت کے

کے لحاظ سے فرض ہے"۔ (النساء 103:4)

☆ حصولِ تعلیم

کوئی سراجی بچہ اَن پڑھ نہ ہو۔ فرمان رب العالمین ہے:

"کیا عالم اور اَن پڑھ (سب) برابر ہو سکتے ہیں"؟ (الزمر 9:39)

☆ فرقہ واریّت اور تعصّب سے مکمل اجتناب

اسلام دشمن قوّتیں ایک سازش کے تحت مسلمانوں میں فرقہ واریّت اور تعصّب کا زہر گھول رہی ہیں، جس کا مقابلہ صرف اتحاد و اتفاق بین المسلمین سے ہو سکتا ہے، قرآن پاک میں ہے: "تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈالو۔ (آل عمران 103:3)

☆ ایثار و خدمت

جماعتِ سراجیہ کے ہر رکن کا امتیاز یہ ہے کہ جماعتی ارکان کے دکھ سکھ میں شرکت، عوام کی خدمت، ایثار و قربانی جو ایمان والوں کی علامت ہے یعنی: "اپنی شدید حاجت کے باوجود دوسروں کو اپنے پر ترجیح دیتے ہیں"۔ (الحشر 9:59)

☆ حُسنِ اَخلاق

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے: "(اے حبیبِ مکرّم!) آپ درگزر فرمانا اختیار کریں، نیکی کا حکم دیتے رہیں اور جاہلوں سے کنارہ کشی اختیار کریں۔ (الاعراف 199:7)

❀❀❀❀❀

مآخذ مراجع

1 قرآن مجید

2۔ کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن، الشاہ احمد رضا بریلوی ؒ (م۔1340ھ)

3۔ جمال القرآن، ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری ؒ (م۔1418ھ)

4۔ عرفان القرآن، شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مَدَّظِلَّہ، لاہور

5۔ تبیان القرآن۔ شیخ الحدیث علامہ غلام رسول سعیدی مَدَّظِلَّہ، کراچی

6۔ ضیاء القرآن۔ ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری ؒ (م۔ 1418ھ)

7۔ تفسیر منہاج القرآن، البقرہ۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مَدَّظِلَّہ،

8۔ الجامع الصحیح البخاری۔ امام ابو محمد بن اسمٰعیل بخاری ؒ (م۔256ھ)

9۔ الجامع الصحیح المسلم۔ امام ابوالحسین مسلم بن الحاج قشیری ؒ (م۔ 261ھ)

10۔ شرح صحیح مسلم ۔ شیخ الحدیث علامہ غلام رسول سعیدی، مَدَّظِلَّہ، کراچی

11۔ جامع الترمذی۔ ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ؒ (م۔279ھ)

12۔ سنن النسائی۔ ابوعبدالرحمان احمد بن شعیب ؒ (م۔303ھ)

13۔ مسند احمد بن حنبل۔ امام احمد بن محمد حنبل ؒ (م۔241ھ)

14۔ مشکوٰۃ المصابیح۔ امام ولی الدین محمد بن عبداللہ تبریزی ؒ (م۔742ھ)

15۔ مجمع الزوائد۔ حافظ نورالدّین علی بن ابی بکر ؒ (م۔607ھ)

16۔ ریاض الصالحین علامہ محی الدین یحیٰ بن شرف النووی ؒ (م۔676ھ)

17۔ عرفان السنہ۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری۔ منہاج پبلیکیشنز لاہور۔

18۔ منہاج السوی من الحدیث النبوی۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری۔

19۔ عوارف المعارف۔ شیخ شہاب الدّین عمر سہروردی ؒ (م۔632ھ)

20۔ کیمیائے سعادت۔ حجۃ الاسلام امام محمد بن محمد غزالی ؒ (م۔505ھ)

21- غنیۃ الطالبین۔ غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ (م۔561ھ)

22- اسلامی تربیّتی نصاب۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مَدَّظِلُّہ'

23- تحقیقاتِ چشتی۔ نور احمد چشتی، الفیصل غزنی سٹریٹ لاہور۔

24- اقتباسُ الانوار۔ تصنیف شیخ محمد اکرم قدوسی ؒ
مترجم کپتان واحد بخش سیال، ضیاء القرآن پبلیکیشنز

25- مرأۃُ الاسرار۔ تصنیف شیخ عبدالرحمٰن چشتی ؒ (م۔1064ھ)
مترجم کپتان واحد بخش سیال، ضیاء القرآن پبلیکیشنز۔

26- فیضانِ میروی۔ خواجہ محمد فخر الدّین چشتی ؒ بیربلوی۔(م۔1364ھ)
مترجم۔ پروفیسر محمد نصر اللہ معینی، مکتبہ مرتضویہ بیربل، سرگودھا۔

27- آبِ کوثر۔ شیخ محمد اکرام۔ادارہ ثقافتِ اسلامیہ، کلب روڈ لاہور

28- موجِ کوثر۔ ------ ---- --- ---

29- رودِ کوثر۔ ------ ---- --- ---

30- حجۃُ اللہ البالغہ۔شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ؒ (م۔1174ھ)

31- تاریخ الخلفا۔علامہ جلالُ الدّین سیوطی ؒ (م۔911ھ)

32- مثنوی مولوی معنوی، امام جلالُ الدّین رومی ؒ، (م۔672ھ)
انوارُ العلوم، مترجم علامہ عالم امیری ؒ، خدیجہ پبلیکیشنز لاہور۔

33- جمالِ کرم۔ پروفیسر حافظ احمد بخش، ضیاء القرآن پبلیکشنز، لاہور۔

34- جواہرِ نقشبندیہ۔ محمد یوسف نقشبندی، مکتبہ انوارِ مجددیہ، فیصل آباد۔

35- اردو انسائیکلو پیڈیا، چوتھا ایڈیشن، فیروز سنز لاہور

36- انبیائے کرام علیہمُ السلام کا انسائیکلو پیڈیا، ڈاکٹر ذوالفقار کاظم،
بیت العلوم، پرانی انار کلی، لاہور۔

37- مجموعہ وظائف مع دلائل الخیرات شریف، مترجم حضور ضیاء الامت
پیر محمد کرم شاہ الازہری ؒ (م۔1998ء) ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور۔

38- ماہنامہ ضیائے حرم کا ضیاء الامت نمبر، لاہور۔

39- سہ ماہی مجلّہ معین الاسلام، بیربل شریف، ضلع سرگودھا۔

40- کلیاتِ اقبال اردو۔ علامہ ڈاکٹر محمد اقبال ؒ (م۔1938ء)

41- شرح قصیدہ بردہ شریف، ابوالحسنات محمد احمد قادری ؒ(م۔1380ھ) لاہور

42- نصابِ عشق۔مرتب: محمد محبّ اللہ اظہر، منہاج پبلی کیشنز، لاہور۔

43- ماہنامہ مجلّہ منہاج القرآن مئی، 2007ء۔منہاج القرآن پبلیکیشنز لاہور۔

44- ختم نبوّت نمبر 1974ء۔ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور

45- سالانہ رپورٹ سراجیہ مدارس۔2004ء 2005ء

46- ماہنامہ السراج۔ پیپلز کالونی ظہور ہال، فیصل آباد۔

1952ء 1980ء
1985ء 1988ء
1989ء 1993ء
1994ء 1995ء
1997ء 1998ء
2000ء 2002ء
2003ء 2004ء

☆☆☆☆☆

بفیضان نظر
قبلہ عالم حضرت
الشاہ محمد سراج الحق
چشتی گورداس پوری
نظر عنایت
شیخ المشائخ حضرت قبلہ
الشاہ محمد ظہور الحق
چشتی قلندری فیصل آباد
نظر کرم
نقشِ ظہور الحق حضرت قبلہ
الشاہ میاں محمد ضمیر الحق
چشتی فیصل آباد